احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

قائد ڈے نمبر

فروری 2014ء

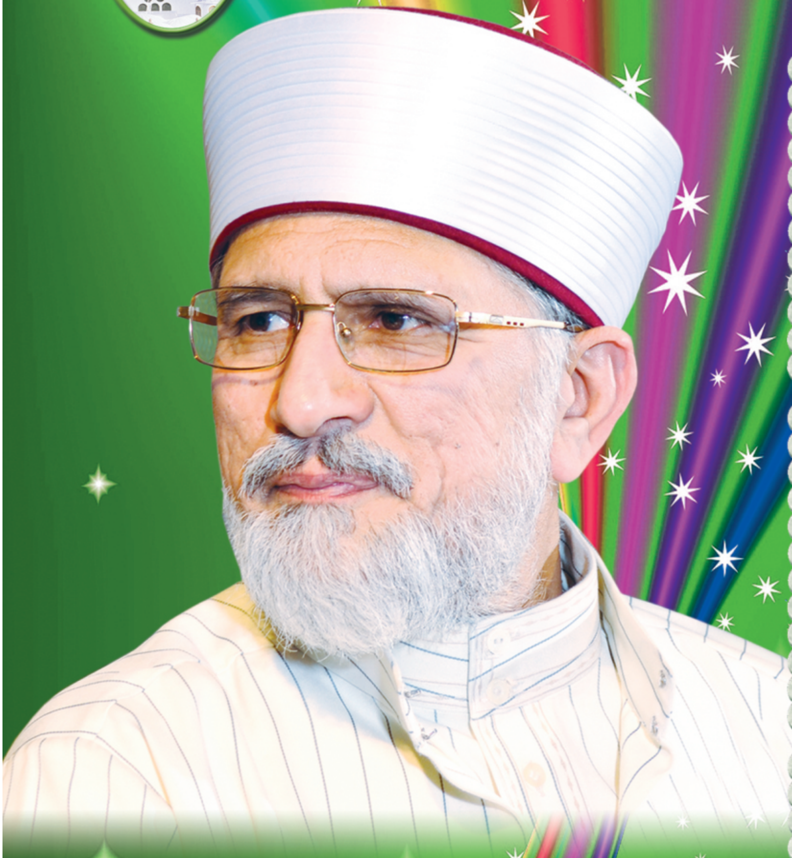

ملت کی کشتیوں کو گردابِ ابتلاء میں
طیبہ کے ساحلوں کا رستہ دکھا رہا ہے

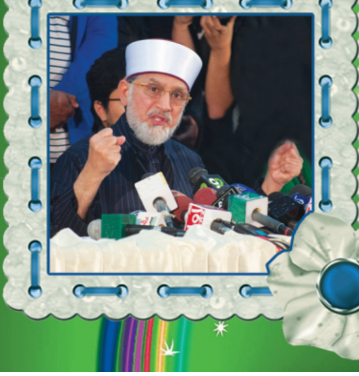

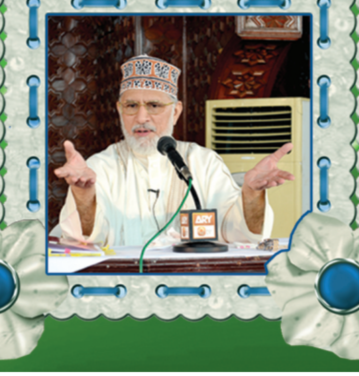

نگہ بلند سخن دلنواز جاں پرسوز
یہی رختِ سفر ہے میرِ کارواں کیلئے

ہم عالمی سفیرِ امن،
بین المذاہب وبین المسالک ہم آہنگی کے عظیم علمبردار

شیخ الاسلام ڈاکٹر مُحمّد طاہرالقادری

کو ان کی 63ویں **سالگرہ**
کے پرمسرت موقع پر
دل کی عمیق گہرائیوں سے

ہدیہ تبریک

پیش کرتے ہیں

امن عالم اور اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ میں شیخ الاسلام کی کاوشوں کو سلام پیش کرتے ہیں اور اس عظیم مصطفوی مشن کے سفر میں اُن کے ہمراہ رہنے کا عہد کرتے ہیں

منہاج القرآن یوتھ لیگ
فرانس

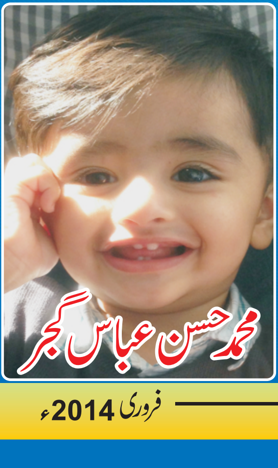

احیائے اسلام اور امن عالم کا داعی کثیر الاشاعت میگزین

ماہنامہ منہاج القرآن لاہور

جلد 28 شمارہ 2 ربیع ثانی ۱۴۳۵ھ فروری 2014ء

بفیضانِ نظر
قدوۃ الاولیاء شیخ المشائخ حضرت سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادی قدس سرہ العزیز

زیرِ سرپرستی
شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ

www.facebook.com/minhajulquran
www.minhaj.info Info@minhaj.info

چیف ایڈیٹر
ڈاکٹر علی اکبر قادری الازہری

ایڈیٹر
محمد یوسف

اسسٹنٹ ایڈیٹر
محمد طاہر معین

مجلس مشاورت
صاحبزادہ فیض الرحمن درانی، خرم نواز گنڈاپور
شیخ زاہد فیاض، جی ایم ملک، سرفراز احمد خان
حاجی منظور حسین مشہدی، غلام مرتضیٰ علوی
قاضی فیض الاسلام، راضیہ نوید

مجلس ادارت
علامہ محمد معراج الاسلام، مفتی عبدالقیوم خان ہزاروی
پروفیسر محمد نصر اللہ معینی، ڈاکٹر طاہر حمید تنولی

کمپیوٹر آپریٹر	محمد اشفاق انجم
گرافکس	عبدالسلام
خطاطی	محمد اکرم قادری
معاون طباعت	محمد ارشد
عکاسی	محمود الاسلام قاضی

قائد ڈے نمبر

حسن ترتیب

اداریہ:	چیف ایڈیٹر	4
مِلت کی کشتیوں کو گرداب اِبتلاء میں۔ طیبہ کے ساحلوں کا رستہ دکھا رہا ہے		
عصر حاضر میں فیضِ نبوت کے امین	ڈاکٹر حسن محی الدین قادری	7
روحِ امم کی حیات کشمکشِ انقلاب	ڈاکٹر ابوثمر الازہری	12
''معارج السنن''۔ احادیث نبویؐ پر ایک جامع کتاب	پروفیسر محمد نصر اللہ معینی	19
2013ء۔ عالمی سطح پر شیخ الاسلام کی علمی، فکری، سیاسی جدوجہد پر ایک نظر		27
''طاہر القادری ٹھیک کہتے تھے''۔ ملک کے نامور دانشور حضرات اور کالم نگاران کی آراء		67
منہاج القرآن انٹرنیشنل کا عظیم منصوبہ ''منہاج ایجوکیشن سٹی''		95
2013ء TV چینلز کو شیخ الاسلام کے تاریخی انٹرویوز		101
2013ء میں شیخ الاسلام کی شائع شدہ نئی تصانیف		103

قیمت خصوصی شمارہ: 50 روپے
سالانہ زرتعاون: 250 روپے

ملک بھر کے تعلیمی اداروں اور لائبریریوں کیلئے منظور شدہ

بدل اشتراک
مشرق وسطی جنوب مشرقی ایشیاء، یورپ، افریقہ، آسٹریلیا، کینیڈا، مشرق بعید جنوبی امریکہ و ریاستہائے متحدہ امریکہ 30 امریکی ڈالر سالانہ
اکاؤنٹ نمبر 01970014575103 حبیب بینک منہاج القرآن برانچ ماڈل ٹاؤن لاہور پاکستان

ترسیل زر کا پتہ

فون: UAN: 111-140-140 فیکس: 35168184

ناشر: محمد اشرف قادری، مطبع: منہاج القرآن پرنٹرز 365 ایم ماڈل ٹاؤن لاہور

حمد باری تعالیٰ جل جلالہٗ

میں ہوں کیا، میری اوقات کیا، حرفِ نامعتبر
تیرا فضل و کرم، شاملِ حال ہے، قصۂ مختصر
یا خدا! تیرے در پر کھڑا ہوں، کروں کیا طلب
میری محرومیوں، میری مجبوریوں کی تجھے ہے خبر
تیرا دَر چھوڑنا، میرے بس میں نہیں، اے خدائے ازل
تیرا سائل ہوں، منگتا ہوں تیرا، میں جاؤں کدھر
میرا کاسہ بھی، دامن بھی، خالی ہوا، یا خدا!
یا خدا! اپنی رحمت کے دینا ہزاروں مجھے بحر و بر
تیرے لطف و کرم کا میں محتاج تھا اور محتاج ہوں
میرے آنگن کے پیڑوں کو دے یا خدا آج برگ وثمر
میری بنجر زمینیں پکاریں تجھے ہر گھڑی، یا خدا!
ابرِ رحمت کو دے ان زمینوں کی جانب بھی اذنِ سفر
میرا دامن تو پہلے سے ہی تنگ ہے، میرے اچھے خدا
ایک تیرا ہی در ہے کھلا، ہر گھڑی، اے خدائے سحر
تیری رحمت برستی رہے، یا خدا! یا خدا، ہر گھڑی
منتظر ہوں کھڑا، تیرے در پر بچھا کر، میں دامانِ تر
مشکلیں آج آسان کردے مری، مہرباں اے خدا
بعدِ محشر بھی مجھ پر کھلا ہی رہے، تیری رحمت کا در
میں ریاضؔ آج ہوں، تیرے گھر کے مصلّے پہ نوحہ کناں
میرے بچوں کا اپنا کوئی گھر نہیں، دے انہیں ایک گھر

(ریاض حسین چودھری)

نعت بحضور سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

چلے ہوائے مدینہ بہار آجائے
نظر کی عید ہو، دل کو قرار آجائے
جلو میں ہوں مرے شمس و قمر مدینے کے
کچھ ایسی گردش لیل و نہار آجائے
وہ نام سن کے مری روح میں دھنک اترے
قلم رواں ہو، سخن میں نکھار آجائے
میں اُنؐ کی بات کروں تو دہن میں شہد اترے
میں اُنؐ کی نعت سنوں تو خمار آجائے
میں دیکھتا ہی رہوں اور میرا جی نہ بھرے
مقامِ قرب نظر ایک بار آجائے
میں جب سے کوچۂ جاناں سے ہوکے آیا ہوں
تڑپ رہا ہوں کہ پھر سے بہار آجائے
میں اپنی پلکوں سے چوموں نقوش پا اُنؐ کے
کبھی نصیب میں وہ رہگذار آجائے
درود پڑھنا شرابِ طہور پینا ہے
پڑھو کہ نشۂ موجِ قرار آجائے
وفورِ کربِ ندامت، غمِ رضائے نبیؐ
جو کر کے جائے مجھے اشکبار آجائے
یقین ہے کہ بلالیں گے اب حضورؐ مجھے
جو آئے آخرِ شبِ اضطرار، آجائے
سحر قریب ہے، سوئے حرم چلیں گے عزیزؔ
اُفق سے رحمتِ پروردگار آجائے

(شیخ عبدالعزیز دباغ)

دعائے پدر

بھیگی پلکیں، شب کا منظر، صحنِ کعبہ اور پدر
امتِ محبوب کے غم میں سلگتا اک جگر
درد میں ڈوبی ہوئی آواز سے لپٹا اثر
ہاتھ اٹھائے اور یوں گویا ہوا وہ دیدہ ور
اے خدائے ذوالمنن! دے مجھ کو وہ لختِ جگر
پھونک دے دنیا کی اس ظلمت میں جو رنگِ سحر
پھینک دے کاشانۂ باطل میں جو حق کا شرر
وہ چلے تو سارے جذبے ہوں اُسی کے ہم سفر
وہ جو بولے تو گریں ہونٹوں سے حکمت کے گہر
وقت کی مایوسیوں میں دے اجالوں کی خبر
ٹال دینا جو بھی راہوں میں کہیں الجھے بھنور
سوئے طیبہ جارہی ہو اُس کی ہر اک رہگذر
مصطفیٰ کے عشق سے لبریز وہ آواز ہو
روح کی تسکین ہو وہ دھڑکنوں کا ساز ہو
قدسیوں کے سنگ اڑتی فکر کی پرواز ہو
وقت کے ماتھے پہ روشن اس کا ہر انداز ہو
برکتوں میں اس کا ہر انجام، ہر آغاز ہو
تیرے دیں کا ترجماں، میرے وطن کا ناز ہو
سب سے ہو وہ منفرد اور سب سے وہ ممتاز ہو
علم کا دھارا ہو وہ، دانش کا وہ شہباز ہو
شورِ باطل کو وہ لرزاتا ہوا جاں باز ہو
دیدۂ بینا کے بھی اُس پار کا ہمراز ہو
پھر کرم نے دیکھ لی سوئے فلک اٹھتی نظر
رکھ دیا دستِ دعا میں، دستِ قدرت نے ثمر
وقت آیا تو زمانے بھر میں ظاہر کردیا
روح سے نکلی صدا کو رب نے ''طاہر'' کردیا

(انوارالمصطفی ہمدمی)

میرا قائد

اُمت کے مقدر کا ستارا مرا قائد
اس دور کے ہر دُکھ کا مداوا مرا قائد
اِس عہد میں ہے دین کے ماتھے کا وہ جھومر
اسلام کی خاتم کا نگینہ مرا قائد
اقبالؒ جسے ڈھونڈتا پھرتا تھا جہاں میں
اُس مردِ قلندر کا نمونہ مرا قائد
ظلمات میں ڈوبا ہوا تاریک جہاں ہے
امید کی کرنوں کا اجالا مرا قائد
ہوجاتے ہیں سرشار سبھی عشقِ نبیؐ سے
جب دیتا ہے وِجدان کا جُرعہ مرا قائد
سرگرم عمل اور بھی لیڈر تو ہیں دیکھے
پر سب سے جدا سب سے نرالا مرا قائد
بھٹکی ہوئی مِلت کو یہ منزل کا نشاں دے
ہے رُشد و ہدایت میں یگانہ مرا قائد
امت کے لئے ماہیءِ بے آب کی مانند
دن رات تڑپتا ہے سلگتا مرا قائد
ہر آن ہے مصروفِ عمل قوم کی خاطر
اس مِشن میں یکتا و یگانہ مرا قائد
دنیا کے جو حالات تھے جینے کے نہیں تھے
ملتا جو نہ جینے کو سہارا مرا قائد
ہمذانؔی دعا ہے کہ سدا ساتھ رہے یہ
اللہ کی رحمت کا ہے سایا مرا قائد

(انجینئر اشفاق حسین ہمذانؔی)

مِلت کی کشتیوں کو گرداب اِبتلاء میں طیبہ کے ساحلوں کا رستہ دکھا رہا ہے

حالیہ ایام میں بالخصوص اور گذشتہ ایک عشرے سے بالعموم نہ صرف پاکستان بلکہ پورے عالم اسلام میں خانہ جنگی کا ماحول پورے منظر پر ابھرتا نظر آ رہا ہے۔ وطن عزیز کے طول وعرض میں خودکش حملے، قاتلانہ کاروائیاں اور دہشت گردی پر مبنی واقعات کا تسلسل ہر ذی شعور شخص کے لئے پریشانی کا سبب بن چکا ہے۔ تیل کی قدرتی دولت سے مالا مال خلیجی ممالک سمیت مصر، لیبیا، شام، عراق، لبنان، یمن اور بحرین وغیرہ ہر جگہ یا تو حکومت مخالف تحریکیں خون بہا رہی ہیں یا پھر وہاں کے مسلکی گروہوں کے درمیان خونی جنگیں جاری ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان دہشت گرد تنظیموں سے ہونے والے نقصانات کا جائزہ لیا جائے۔

مسلمانوں کی اس خانہ جنگی کا پہلا اور افسوسناک ٹارگٹ خود اسلام ہے۔ کیونکہ اسلام امن و سلامتی اور محبت و مروت کا دین ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق مسلمان وہی ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرے لوگ محفوظ رہیں۔ ایمان، جو ہر مسلمان کا مطلوب ومقصود ہے اس کا مادہ بھی ''امن'' ہے۔ گویا دین اسلام کا پہلا تعارف ہی سلامتی اور امن ہے۔ باہمی محبت و بھائی چارہ اسلامی معاشرے کی ایسی خصوصیات ہیں جن کے طفیل یہ دین ربع صدی سے کم عرصے میں ریاست مدینہ سے نکل کر تین براعظموں تک پھیل گیا اور آج بھی دنیا بھر کی آبادی کا چوتھائی حصہ امت مسلمہ پر مشتمل ہے۔

اس دہشت گردی کا دوسرا ٹارگٹ مسلمانوں کی اجتماعی قوت و طاقت ہے۔ اسلام نے جس طرح کے پرامن معاشرے کی تشکیل کا تصور دیا ہے اس کا پہلا تقاضا ہی پرامن بقائے باہمی ہے۔ فی زمانہ بعض اسلامی تحریکیں اپنے اپنے ممالک میں جس خود ساختہ فلسفہ جہاد پر گامزن ہیں اس نے اسلام کو دور رس نقصانات زیادہ پہنچائے ہیں۔ مثلاً یہی خانہ جنگی ہے جس کی آگ میں اس وقت شام، لیبیا، عراق، افغانستان اور اب پاکستان جل رہے ہیں۔ اس آگ نے ان اسلامی ممالک کے تمام ذرائع معیشت سمیت نظام معاشرت و سیاست کو بھسم کرکے رکھ دیا ہے۔

اس دہشت گردی کا تیسرا ٹارگٹ مرنے والے مسلمان خود ہیں۔ بے قصور بچے، عورتیں اور مرد و زن جو خودکش حملوں کی نذر ہو رہے ہیں۔ گھر برباد ہو رہے ہیں اور خاندان تباہ ہو رہے ہیں۔ اسی طرح اس دہشت گرد کاروائیوں کا چوتھا ہدف غیر مسلم آبادیاں، سفارتخانے اور املاک ہیں۔ اس کے ردعمل میں استعماری قوتیں جدید ترین اور وافر وسائل کے ساتھ مسلمانوں کی اجتماعی قوت کے خلاف منصوبہ بندی کرتی ہیں۔ انہیں جنگیں لڑنے کی اب ضرورت ہی نہیں رہی۔ انہوں نے مسلمانوں کی باہمی لڑائیوں کے ذریعے حالیہ عشروں میں جو مقاصد حاصل کرلئے ہیں وہ ماضی کے بڑے سے بڑے معرکہ میں بھی حاصل نہیں ہو سکے تھے۔ آپ مسلمانوں کا جانی نقصان ہی دیکھ لیں، ایران، عراق جنگ اور کویت عراق جنگ کے بعد افغانستان اور عراق میں جتنے مسلمان لقمہ اجل بنے ہیں اور اب شام کی طرح جو جنگ پاکستان میں منتقل ہورہی ہے اس سے مزید غیر معمولی ہلاکتوں کا خدشہ ہے۔ ایک محتاط اندازے کے مطابق گذشتہ دو عشروں سے جاری اس خانہ جنگی نے تقریباً 20 لاکھ مسلمان صفحہ ہستی سے ختم کردیئے ہیں اور ان کی املاک اور جذبات و احساسات کا جو نقصان ہوا ہے وہ اس سے کئی گنا زیادہ ہے۔ موت کے اس خونی کھیل سے غیر مسلموں کو بڑی آسانی کے ساتھ اسلام مخالف پروپیگنڈے کا موقع مل رہا ہے۔ چنانچہ اس اسلام مخالف پروپیگنڈے سے عالمی سطح پر اسلام کے امیج کو جو نقصان پہنچ چکا ہے وہ بھی اس نقصان سے کہیں بڑھ کر ہے جو ماضی کے متعدد عسکری معرکوں میں مسلمانوں کا مقدر بنا تھا۔

یہ حقیقت اپنی جگہ ناقابل تردید ہے کہ عثمانی سلطنت کی عظیم الشان اسلامی حکومت کے زوال کے بعد چونکہ بالعموم مسلمان

ممالک میں مغرب کے خلاف معاندانہ ردعمل ایک فطری امر تھا اس لئے اکثر شخصیات اور ان کی اجتماعی کاوشیں اسی ردعمل کا حصہ بنتی رہی ہیں۔ اس کے برعکس بعض مفکرین اور کچھ اسلامی تحریکیں احیائے اسلام کا مشن علمی، تربیتی اور تعلیماتی محاذوں پر استوار کرنے میں مصروف رہیں۔ دو سو سال کے تجربات نے ثابت کردیا ہے کہ مثبت اور تعمیری کاوشوں کا نتیجہ ہر جگہ مثبت پیش رفت کی صورت میں سامنے آیا۔ جبکہ گولی، کلاشنکوف اور جنگی کاوشوں کا نتیجہ آج بھی تباہی بربادی اور باہمی دشمنیوں کی صورت میں پوری دنیا کے سامنے ہے۔ ان نام نہاد جہادی تحریکوں کے بطن سے خوفناک دہشت گردی جنم لے چکی ہے جو مشرق سے مغرب تک بے گناہوں کا ناحق خون بہارہی ہے۔

اس میں شک نہیں کہ دہشت گردی کے قومی علاقائی اور بین الاقوامی اسباب بھی موجود ہیں لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ اگر دوسرے ہمیں نقصان پہنچارہے ہیں تو ہم بھی اپنے ہی ہاتھوں سے اپنے پاؤں کاٹنا شروع کردیں۔ اس صورت حال میں مزید تشویش اس وقت بڑھ جاتی ہے جب اسلامی تحریکوں اور تنظیموں کے ذمہ دار لوگ اور قائدین ہی دہشت گردی کی کارروائیوں کو سند جواز فراہم کررہے ہوں۔ پاکستان میں آج یہی کچھ ہورہا ہے۔ دہشت گردوں نے مذہبی لبادے میں خون کی ندیاں بہانا شروع کررکھی ہیں لیکن ہمارے بعض مذہبی قائدین ان کو اب بھی معصوم مخلوق گردانتے ہوئے ان کے سروں پر تمغہ شہادت سجارہے ہیں۔ ان کے خلاف آپریشن کے نقصانات تو گنواتے ہیں لیکن ان کے ہاتھوں ہونے والے مظالم کی شدت کو محسوس نہیں کررہے۔ اس کے برعکس اس کھلی دہشت گردی اور زیادتی سے ان لوگوں کو باز رکھنے والی پاکستانی فوج ان لوگوں کے نزدیک ''امریکی ایجنٹ'' کا کردار ادا کررہی ہے۔ یہی صورت حال عالم اسلام کے بقیہ ممالک میں بھی ہے اور اس کا مظاہرہ یورپ اور امریکہ میں بھی وقتاً فوقتاً ہوتا رہا ہے۔ الغرض حضور ﷺ کے فرمان عالی شان کے مطابق فتنہ گری میں یہی نام نہاد مذہبی لوگ ہی ''اشرار الناس'' کا کردار ادا کررہے ہیں اور انہی سے یہ ''فساد فی الارض'' کی وبا پوری دنیا میں پھیل رہی ہے۔

موجودہ دور کا یہ فتنہ و فساد چونکہ وسیع پیمانے پر مسلمانوں کے درمیان خانہ جنگی کا سبب بن چکا ہے اور اس کے نتائج نہایت ہی خطرناک شکل میں سامنے آرہے ہیں اس لئے اس کا تدارک بھی علمی، فکری، تحقیقی اور ثقافتی سطح پر ہی ممکن تھا۔ چنانچہ تحریک منہاج القرآن کو اللہ تعالیٰ نے اس دور میں اسی فریضے کی انجام دہی کے لئے منتخب کیا۔ قائد تحریک شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ پورے احساس، شعور اور بھرپور صلاحیت کے ساتھ اس محاذ پر مصروف جہاد ہیں۔ انہوں نے اس حساس موضوع پر خصوصی فتویٰ کے علاوہ درجنوں کتب تحریر کیں، سینکڑوں خطابات کئے اور متعدد عالمی سطح کے سیمینارز کے ذریعے اسلام کی حقیقی تعلیمات سے نوجوان نسل سمیت غیر مسلموں کو بھی روشناس کرادیا۔ اس وقت بلاشبہ وہ واحد شخصیت ہیں جو عالمی سطح پر اسلام کی صحیح معنوں میں سفارت کاری اور نمائندگی کررہے ہیں۔ دہشت گردی کے اسباب اور علامات کو پہلی بار منظر عام پر لانے میں ان کے تاریخی فتویٰ نے پوری دنیا میں اپنا لوہا منوایا ہے۔ انہوں نے حضور ﷺ سرور کائنات کی شان رحمت وشفقت کو نئے انداز سے علمی اور تاریخی واقعات کے ساتھ دنیا کے سامنے رکھا ہے۔ ان کا ترجمہ عرفان القرآن تفسیر کے بغیر بھی ان تمام غلط فہمیوں کا رد پیش کررہا ہے جو مستشرقین اور معاندین نے قرآن حکیم سے متعلق پھیلا رکھی تھیں انہوں نے اپنے تنظیمی اور تعلیمی نیٹ ورک میں بین المسالک ہم آہنگی کی فضاء کو بھی عملاً قائم کرکے دکھایا ہے اور بین المذاہب بقائے باہمی کو بھی پوری دنیا میں متعارف کروایا ہے۔ ان کی ان خدمات کا اعتراف نہ صرف ہر صاحبِ علم وفکر نے کیا ہے بلکہ UNO جیسا عالمی ادارہ بھی کھلا اعتراف کرچکا ہے۔

قرآن کی آیتوں سے خیرات لینے والا — دامانِ شہرِ شب میں سورج اُگا رہا ہے
مِلت کی کشتیوں کو گردابِ اِبتلاء میں — طیبہ کے ساحلوں کا رستہ دکھا رہا ہے

ڈاکٹر علی اکبر قادری

عصر حاضر میں فیضِ نبوت کے امین

ڈاکٹر حسن محی الدین قادری ☆

اللہ رب العزت کی یہ سنت رہی ہے کہ وہ ہر دور اور ہر صدی میں امت کی خستہ حالی اور اس کی تباہ شدہ شکستہ عمارت کی تشکیل نو، تقویت اور استحکام کے لئے ایک مجدد بھیجتا ہے۔ امت کی وہ عمارت جو آقا علیہ الصلوۃ والسلام کی دی ہوئی شریعت، سنت و سیرت، قرآن اور صاحب قرآن کی تعلیمات کے ساتھ تعمیر کی گئی ہے، جب اس عمارت کے نقوش پھیکے پڑ جاتے ہیں، بنیاد کمزور ہوتی چلی جاتی ہے، تزئین و آرائش میں علمی، فکری، روحانی، سیاسی الغرض کسی بھی زاویہ سے کمی پیدا ہونے لگتی ہے تو اللہ تعالیٰ اس کمی کو پورا کرنے کے لئے ایک معمار پیدا کردیتا ہے۔ یہ معمار صبغت اللہ کا فیض لے کر اللہ تعالیٰ کی عنایات کے ساتھ مختلف جہات سے دین کی تجدید و احیاء کرتا ہے۔

دین و ملت کے یہ معمار اللہ رب العزت کی صفات کے مختلف رنگ اپنے اندر لئے ہوئے ہوتے ہیں۔ کسی میں ملکوتی رنگ ہوتا ہے۔۔۔ کسی میں جبروتی رنگ ہوتا ہے۔۔۔ کسی میں انبیاء علیہم السلام کے فیوضات میں سے کسی فیض کا رنگ ہوتا ہے۔۔۔ کسی میں اولیاء کی ولایت کا رنگ ہوتا ہے۔۔۔ کسی میں صالحین کی صالحیت کا رنگ ہوتا ہے۔۔۔ کسی میں اقطاب کی قطبیت کا رنگ ہوتا ہے۔۔۔ کسی میں نجباء کا فیض ہوتا ہے۔۔۔ کسی میں اوتاد کی اوتادیت کا رنگ ہوتا ہے۔۔۔ کسی میں مجددیت کا رنگ ہوتا ہے۔۔۔ کسی میں حکماء کی حکمت کا رنگ ہوتا ہے۔۔۔ کسی میں عرفاء کے عرفان کا رنگ ہوتا ہے۔۔۔ اور کسی میں ائمہ وعلماء کے علم کا رنگ ہوتا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کے فیوضات اور اوصاف کے رنگ لئے ہوئے یہ اولیاء اللہ مختلف القابات کے ساتھ دنیا میں فیض و روحانیت کو تقسیم کرتے ہیں۔

عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضي الله عنه قَالَ: اَلْأَبْدَالُ بِالشَّامِ وَهُمْ ثَلَاثُوْنَ رَجُلًا عَلَى مِنْهَاجِ إِبْرَاهِيْمَ عليه السلام كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهُ آخَرَ فَالْعُصَبُ بِالْعَرَاقِ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا كُلَّمَا مَاتَ رَجُلٌ أَبْدَلَ اللهُ مَكَانَهُ آخَرَ عِشْرُوْنَ مِنْهُمْ عَلَى اجْتِهَادِ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عليه السلام وَعِشْرُوْنَ مِنْهُمْ قَدْ أُوْتُوْا مَزَامِيْرَ آلِ دَاوُدَ وَالْعُصَبُ رِجَالٌ تُشْبِهُ الْأَبْدَالَ.

(نوادر الاصول، ترمذی، ۱:۲۶۲)

''حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ابدال اہلِ شام میں سے ہیں۔ وہ تیس مرد ہیں اور وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقہ پر ہیں ان میں سے جب کبھی کوئی شخص فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور

☆ خطاب بر موقع قائد ڈے، CD#503

کو بدل دیتا ہے اور عصب عراق میں چالیس مرد ہیں۔ ان میں سے جب کوئی فوت ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ کسی اور کو بدل دیتا ہے۔ ان میں سے بیس حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام کے اجتہاد پر ہیں اور ان میں سے بیس کو آلِ داود علیہ السلام کے مزامیر عطا ہوئے ہیں اور عصب ایسے لوگ ہیں جو ابدال کے مشابہ ہیں۔''

اسی طرح کچھ اولیاء ایسے ہوتے ہیں کہ جن میں سیدنا ابوبکر صدیقؓ کی صداقت کا رنگ ہوتا ہے۔۔۔ کسی میں سیدنا عمر فاروقؓ کی عدالت کا رنگ ہوتا ہے۔۔۔ کسی میں سیدنا عثمان غنیؓ کی غناء کا رنگ ہوتا ہے۔۔۔ کسی میں سیدنا علی المرتضیٰؓ کی شجاعت کا رنگ ہوتا ہے۔۔۔ کسی میں حسنین کریمین کے حلم وشجاعت کا رنگ نظر آتا ہے۔۔۔ کسی میں اویس قرنیؓ کے عشق کا رنگ نظر آتا ہے۔ یہ سارے رنگ جب بکھر جائیں تو اولیاء اپنے اپنے مقام پر فائز نظر آتے ہیں۔

اصل رنگ تو خدا کا ہے یعنی صبغت اللہ، مگر اسی نے اپنے صفاتی رنگ لوگوں کو دکھانے کے لئے انبیاء و صلحاء کے ذریعے مختلف شخصیات کو عطا کئے مثلاً کسی کو موسوی رنگ عطا ہوتا ہے، جس کے سبب اس شخصیت میں انقلابیت وشجاعت جھلکتی ہے۔ ظلم و بربریت کے خلاف ٹکڑا جانا اس کی علامت و پہچان بنتا ہے۔۔۔ کسی میں ابراہیمی رنگ نظر آتا ہے، جس کے سبب شجاعت، کرامت، انقلاب، بزرگی اور خدا کی ذات پر اعتماد وتوکل اس کی شخصیت سے جھلکتا دکھائی دیتا ہے۔۔۔ کسی میں داؤدی رنگ نظر آتا ہے اور لوگ جوق درجوق اس کی صدا پر لبیک کہتے ہوئے اس کی طرف کھنچے چلے جاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ان چنیدہ شخصیات میں سے کوئی شخصیت ایسی بھی ہوتی ہے جس کو ان تمام رنگوں اور فیوضات میں سے عطا ہوتا ہے۔ اس کو حاصل یہ رنگ و فیض درحقیقت محمدی فیض ہوتا ہے جس کو یہ سب نصیب ہوجائے، وہ محمدیت کے فیض کا حامل بن جاتا ہے۔

تحریک منہاج القرآن اور اس کے قائد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی ہمہ جہتی خدمات پر اگر طائرانہ نگاہ دوڑائی جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ شیخ الاسلام، اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ملنے والے انہی رنگوں اور فیوضات میں سے بیک وقت کئی رنگوں اور فیوضات کو سمیٹے ہوئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ شیخ الاسلام میں ایک طرف ذاتی حوالے سے اخلاق حسنہ کا رنگ جھلکتا دکھائی دیتا ہے تو دوسری طرف ہمہ گیریت، عرفانیت، علمیت، فقہیت، ادراک اور انقلاب کا رنگ بھی جھلکتا ہوا نظر آتا ہے۔

درحقیقت شیخ الاسلام کی شخصیت محمدیت کا فیض اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہے۔ محمدیت کا یہ فیض انہیں گنبد خضرا سے مل رہا ہے اور اس فیض کو آگے تقسیم کرنے کے لئے منہاج القرآن بنا ہے جو قرآن کا راستہ ہے اور یہی قرآن، عرفان مصطفیٰ ﷺ عطا کرتا ہے۔ ہماری ابتداء بھی گنبد خضریٰ سے ہے، ہماری انتہاء بھی گنبد خضریٰ پر ہے۔ ہمارا جینا بھی حضور نبی اکرم ﷺ کی ناموس کی خاطر ہے، ہمارا مرنا بھی آپ ﷺ کی ناموس کی خاطر ہے۔

ہمیں وہ قائد اللہ رب العزت نے عطا کئے کہ جب وہ عرب میں جائیں تو عرب والے ان کی علمیت وفکر کے سامنے جھک جاتے ہیں، عجم میں جائیں تو عجم والے جھک جاتے ہیں، یورپ میں جائیں تو یورپ والے جھک جاتے ہیں۔ گھر والے کسی کی تعریف کریں تو وہ تعریف نہیں۔ تعریف تو وہ ہوتی ہے جو دشمن بھی کریں، باہر والے بھی کریں، غیر بھی کریں، اپنے بھی کریں۔ جو مانیں وہ بھی اعتراف کریں جو نہ مانیں وہ بھی اعتراف کریں۔ پس جس کو یہ اعزاز مل جائے، وہ فیض محمدی کا حامل ہوتا ہے۔

شیخ الاسلام کو حاصل یہ مقام بحمداللہ آج ہم دیکھ رہے ہیں۔ آپ کو مستقبل میں ملنے والے اسی مقام و مرتبہ کو دیکھ کر آپ کے بچپن میں ہی ایک ولی کامل پیشین گوئی بھی فرما چکے تھے۔ ان ولی کامل کا نام حضرت خواجہ قمرالدین

سیالویؒ ہے۔ ایک پروگرام میں میرے دادا جان قبلہ فرید ملت ڈاکٹر فریدالدینؒ کا خطاب تھا۔ بڑے بڑے مشائخ، اولیاء، علماء موجود تھے۔ اس پروگرام میں حضرت خواجہ قمرالدین سیالویؒ نے فرید ملت ڈاکٹر فریدالدین قادریؒ کے ساتھ ان کے گیارہ سال کے بیٹے محمد طاہر کو دیکھا تو قبلہ دادا جان سے فرمایا: ڈاکٹر صاحب سنا ہے کہ آپ کے صاحبزادے بڑا اچھا خطاب کرتے ہیں۔ آج آپ کے خطاب سے پہلے ان کا خطاب بھی سننا ہے۔ خطاب کے لئے محمد طاہر کو دعوت دی گئی۔ آپ نے 15 منٹ خطاب کیا۔ حضرت خواجہ قمرالدین سیالویؒ جو عارف تھے، صاحب بصیرت و ولی کامل تھے، وہ محمد طاہر کو مستقبل میں حاصل ہونے والے مقام و مرتبہ کو جان گئے۔ ولایت وہ اعزاز ہے جس کو ملا ہو، وہ ہی دوسرے کو پہچان سکتا ہے۔۔۔ جو اس سمندر میں غوطہ زن ہے، جس نے اس جیسے کوئی اور موتی دیکھے ہوں وہی پہچان سکتا ہے۔۔۔ اللہ کے اولیاء کے چہرے بتا دیتے ہیں کہ یہ کس مقام پر فائز ہوں گے۔۔۔ جو مجدد وقت ہوتے ہیں ان کے چہرے بتا دیتے ہیں۔۔۔ جو قطب الاقطاب ہوتے ہیں ان کے چہرے بتا دیتے ہیں۔۔۔ پس حضرت سیالویؒ پہچان گئے اور اسی نشست میں تمام لوگوں سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے:

’’میرے دوستو! میں ایک بات آپ کو بتانا چاہتا ہوں، اسے نظر انداز نہ کر دینا، میری نگاہ دیکھ رہی ہے کہ یہ محمد طاہر نام کا جو بچہ آج آپ کو دکھائی دے رہا ہے یہ بہت اعلیٰ مقام پر فائز ہوگا۔ کچھ لوگ ایسے جو آج کی مجلس میں موجود ہیں اس دور میں بھی ہوں گے۔ ان کی نگاہیں اس کا نظارہ خود کر رہی ہوں گی۔ یہ محمد طاہر علم کے افق کا وہ عظیم ستارہ ہوگا کہ پورا عالم اس کے علم سے مستفید ہو رہا ہوگا‘‘۔

حضرت خواجہ قمرالدین سیالویؒ نے اس موقع پر صرف پاکستان کا ذکر نہیں کیا، ایک علاقے کا ذکر نہیں کیا بلکہ کہا کہ پورا عالم ان کے علم سے مستفید ہوگا۔ آج دنیا دیکھ رہی ہے کہ کس طرح اس وقت کا محمد طاہر آج شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے نام سے اسلام کی حقیقی تعلیمات کے فروغ میں عالمی سطح پر ایک اتھارٹی سمجھا جاتا ہے۔

ابن ماجہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ

طُوْبٰی لِعَبْدٍ جَعَلَهُ اللّٰهُ مِفْتَاحًا لِلْخَيْرِ.

’’مبارک ہے وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے خیر کے لئے چابی بنادیا‘‘۔

اس ارشاد رسول ﷺ سے معلوم ہوا کہ اللہ کے بندوں میں سے کچھ ایسے ہوتے ہیں جنہیں خیر و بھلائی کے دروازوں کی کنجی بنادیا جاتا ہے مثلاً کسی کو علم کی چابی بنادیا جاتا ہے۔۔۔ کسی کو عرفان کی چابی بنادیا جاتا ہے۔۔۔ کسی کو تقویٰ کی چابی بنادیا جاتا ہے۔۔۔

چابی بنادینے کا مفہوم یہ ہے کہ جس خیر کے دروازے پر وہ جائے گا اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قوت سے اسے کھول لے گا۔ لہٰذا خیر و فلاح کے بند دروازے کھولنے ہوں تو ایسے ہی مفتاح صفت لوگوں سے تعلق جوڑنا پڑتا ہے۔

آج کے دور میں علم و عرفان کی ایک چابی شیخ الاسلام بھی ہیں۔ دنیا دیکھ رہی ہے کہ خلق خدا کی خیر و فلاح کے جس دروازے پر بھی وہ گئے ہیں، بے پناہ خدا داد صلاحیتوں اور اللہ تعالیٰ کی توفیق سے وہ دَر کھلتا چلا گیا ہے۔ لہٰذا آج اسلام کی حقیقی تعلیمات تک رسائی، دور حاضر کے چیلنجز سے نبرد آزما ہونے اور مسلمانان عالم کو اقوام عالم میں عروج و بلندی سے ہمکنار کرنے کے لئے شیخ الاسلام کی قرآن و سنت سے ماخوذ تعلیمات اور اُن کی صدائے انقلاب کی طرف متوجہ ہونا ہوگا۔

آج دنیا حضرت خواجہ قمرالدین سیالویؒ کے کلمات اور ان کی بصیرت و فراست کا نظارہ دیکھ رہی ہے۔ جو الفاظ ان کی زبان سے نکلے آج خدا کی عزت کی قسم پورے ہوتے نظر آرہے ہیں۔ ملک شام کے نامور محدث

اور فقہ حنفی پر اتھارٹی شیخ اسعد الصاغرجی جب پاکستان تشریف لائے تو ان کی شیخ الاسلام کے ساتھ محبت وعقیدت کا عجب ہی رنگ تھا۔ یہاں سے جانے کے بعد بھی وہ شیخ الاسلام سے ملاقات کے لئے بے تاب رہتے۔ ان کی کیفیت یہ تھی کہ وہ جب پاکستان تشریف لائے تو میری اور دیگر لوگوں کی موجودگی میں ہی شیخ الاسلام کے قدموں میں گر گئے اور کہنے لگے کہ میرے شیخ حضرت حسن حبل نقی تھے، ان کے لئے میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی تھی کہ میں ان کے قدموں کو چوم لوں اس کے بعد کسی اور کے لئے یہ خواہش پیدا نہیں ہوئی، آج آپ کو دیکھ کر دل گواہی دے رہا ہے کہ آپ کے قدم چومے جانے کے قابل ہیں۔ شیخ الاسلام ان کو روکتے رہے مگر وہ بے تاب تھے دونوں کے مابین کشمکش جاری تھی اور میرے آنسو رواں تھے۔ میں سوچ رہا تھا کہ کوئی عالم ہوتو وہ سوچتا ہے کہ کسی کے سامنے میں یہ حرکت نہ کروں، مگر اہل نظر جانتے ہیں کہ اہل اللہ وہی ہیں جن کو دیکھ کر اللہ یاد آجائے۔۔۔ جن کی قربت میں خدا کی قربت نصیب ہوجائے۔۔۔ جن کو تکنے سے خدا کے جمال کی کوئی جھلک نصیب ہوجائے۔۔۔ شیخ الصاغرجی شام کے کبار مشائخ میں سے ہیں اور خود سلسلہ شاذلیہ کے شیخ ہیں، ان کے ہزاروں مرید وطلباء ہیں۔ میرے بھی قابل صد احترام استاد ہیں، انہیں معلوم ہے کہ شاگرد بھی سامنے ہے، دیگر افراد بھی کھڑے ہیں مگر وہ ان تمام سے بے نیاز عقیدت ومحبت کی مجسم تصویر بنے ہوئے تھے۔ جن کے دلوں میں دنیا بستی رہے وہ دنیا کی بات کرتے ہیں۔ مسلکی قیادت کے خواہش مند مسلک کے جھگڑوں میں رہتے ہیں۔۔۔ کئی مقام و مرتبہ کے جھگڑوں میں پڑے رہتے ہیں۔۔۔ کرسیوں اور گدیوں کے جھگڑوں میں لگے رہتے ہیں۔۔۔ مگر جن کو خدا کا نور نظر آرہا ہو وہ اپنا مقام و مرتبہ بھول کر قدموں میں گر جاتے ہیں۔

جب گھر پہنچے تو شیخ الاسلام نے مجھے فرمایا کہ بیٹے! آپ کے استاد نے مجھے بہت گنہگار کردیا۔ جب میں نے محترم الشیخ الصاغرجی سے عرض کی کہ شیخ الاسلام یہ فرمارہے تھے کہ آپ کے شیخ نے مجھے بہت گنہگار کردیا تو شیخ محترم نے فرمایا: شیخ الاسلام کی امت مسلمہ کے علمی وفکری سرمایہ کے طور پر خدمات کے تناظر میں جو کچھ شیخ الاسلام کے لئے ہم پر واجب ہے، یہ تو اس کا ایک ادنیٰ سا اظہار ہے۔ انہوں نے امت پر کئی صدیوں کے علمی قرض کو چکادیا ہے۔ ان کی علمی وفکری خدمات آئندہ آنے والی کئی صدیوں تک مینارۂ نور کی حیثیت سے قائم رہیں گی۔

میں نے خود الشیخ الصاغرجی کو شیخ الاسلام کا ہاتھ پکڑ کر اور اپنے سینے پر رکھ کر یہ کہتے سنا ہے کہ ایک عرض تو یہ ہے کہ اسے بھی جاری کردیں اور دوسری عرض یہ ہے کہ مجھ سے وعدہ کریں قیامت کے روز جب حضور ﷺ کی بارگاہ میں جارہے ہوں گے تو مجھے بھی ساتھ لے جائیں گے۔

میں نے شیخ الاسلام کے ساتھ یمن، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات اور دیگر عرب ممالک کا دورہ کیا۔ میں نے خود مشاہدہ کیا کہ وہاں پر موجود محدثین، علماء اور مشائخ شیخ الاسلام کی گفتگو اور ان کی علمی وفکری خدمات کے پیش نظر آپ کے ہاتھ چومتے اور محبت وعقیدت کا والہانہ اعتراف کرتے۔ اکثر شیوخ اس امر کا برملا اظہار کرتے کہ آج کے دور میں شیخ الاسلام، دینِ اسلام کے حقیقی محافظ کے طور پر سامنے آئے ہیں اور بلاشبہ ان کا وجود امت مسلمہ کے لئے اللہ تعالیٰ کی نعمت غیر مترقبہ ہے۔

جس طرح روحانی دنیا میں اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کے درجات میں تفاوت ہوتا ہے۔ کوئی ابدال ہوتے ہیں، کوئی نجباء، کوئی قطب، کوئی غوث، اسی طرح مجددین میں بھی درجے ہیں۔ اللہ کی بارگاہ سے انہیں کچھ ایسے خصائص عطا ہوتے ہیں جس کی بنا پر انہیں بعض دیگر

مجددین پر جزوی فضیلت نصیب ہوتی ہے۔ آقا علیہ السلام نے فرمایا کہ میرے بعد خلفاء آئیں گے، پوچھا گیا:

من خلفائك يارسول الله؟

یارسول اللہ ﷺ آپ کے خلفاء کون ہوں گے؟

فرمایا: ’’میرے خلفاء وہ ہوں گے جو ہر دور میں میری سنت کو زندہ کریں گے‘‘۔

جس قدر دور آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اسی قدر زمانہ کے تقاضے بھی بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ اسی طرح مجدد بھی اپنی ذمہ داریوں اور زمانے کے تقاضوں کے مطابق بھیجے جاتے ہیں۔جس طرح ٹیکنالوجی کی اشیاء کے نت نئے ماڈل سامنے آتے ہیں اور ہر آنے والا نیا ماڈل نئے دور کے تقاضوں کو پورا کرتا ہے، اسی طرح ہزار سال پیچھے چلے جائیں تو جو اس دور کے مجدد تھے ان کی ذمہ داریاں اپنے دور کے تقاضوں کے مطابق کچھ اور تھیں اور آج کے مجدد کی ذمہ داریاں اور تقاضے مختلف نوعیت کے ہیں۔ آج دنیا کو علمِ دنیا بھی چاہئے، علمِ لدنی بھی چاہئے، انقلابیت بھی چاہئے، ہمہ گیریت بھی چاہئے۔

الحمدللہ! شیخ الاسلام آج کے زمانے کے تقاضوں کے مطابق دین کی تجدیدی خدمات سرانجام دے رہے ہیں اور ان میں ہر رنگ کا فیض جھلکتا ہوا نظر آتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ شیخ الاسلام نے ہمیں جس مصطفوی مشن کی دعوت دی ہے ہم شیخ الاسلام کی جسمانی موجودگی اور عدم موجودگی سے قطع نظر مصطفوی مشن کی ذمہ داریوں اور تقاضوں کو کماحقہ مکمل کریں۔ مشن اور قائد کے ساتھ مضبوط و مستحکم تعلق ہی ’’قائد ڈے‘‘ کا اصل پیغام ہے۔ یہ نسبت ایسی مضبوط ہونی چاہئے کہ زمانہ بدل بھی جائے مگر نسبت نہ بدلے۔ عشق مضبوط ہوجائے، ربط قائم رہے، ایسی نسبت قائم ہوجائے کہ اسی نسبت سے وابستگی کو جنم دے۔ قائد نظر آئے تب بھی عشق کی آگ جل رہی ہو، قائد نظر نہ آئے تب بھی عشق کی آگ جل رہی ہو۔ یہ نہ ہو کہ اُن کے سامنے تو ہم مشن کے امور میں صبح و شام مصروف عمل ہوں مگر ان کی عدم موجودگی میں لاپرواہی و کوتاہی کے مرتکب ہوں۔ اگر یہ کیفیت ہو تو اس کو میں اپنی زبان میں تحریکی منافقت کہوں گا۔

اگر ہم تحریکی ہیں، شیخ الاسلام سے محبت رکھتے ہیں تو اس کا ایک تقاضا یہ بھی ہے کہ ہم آج اُن کی سالگرہ مناتے ہوئے یہ تجدید عہد بھی کریں کہ ہم اپنی زندگیوں کو بدل دیں، معاملات کو بدل دیں، رویہ کو بدل دیں اور اسلام کے حقیقی پیروکار بنیں، امن وسکون اور سلامتی کے پیامبر بنیں۔

شیخ الاسلام کے ساتھ ہمارے تعلق کی بنیاد عشق مصطفیٰ ﷺ ہے۔ ہم ان کے ساتھ اپنے تعلق و نسبت کو اس لئے مضبوط و مستحکم کرنا چاہتے ہیں کہ ہمیں ان کے علم، معرفت، فکر، تصانیف، خطبات کے ذریعے اسلام کی حقانیت، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت نصیب ہوئی۔ اگر ہم علم و معرفت کے اس خزینہ کے ساتھ وابستہ نہ ہوئے ہوتے تو شاید ہی ہماری آنکھیں کبھی محبت الٰہی و عشق مصطفیٰ ﷺ میں برسنا سیکھ پاتیں اور شاید ہی قرآن و حدیث کی معرفت ہمارے نصیب میں ہوتی۔ لہذا تعلق قائد کے ساتھ بھی ہو اور قائد کے مشن کے ساتھ بھی ہو۔ جس قدر مشن کے ساتھ سچے ہوجائیں گے تو شیخ الاسلام کا علمی و فکری اور روحانی فیض بھی نصیب ہوتا رہے گا۔ یہ فیض اور رنگ اصل میں شیخ الاسلام کو حاصل محمدی رنگ و فیض کا تسلسل ہے جو بذریعہ شیخ الاسلام منہاج القرآن کے ہر مرکز اور کارکن کو نصیب ہوگا۔ یہ محمدی رنگ ہمیں تعلق و سنگت کے بغیر نہیں مل سکتا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس سنگت، قربت، معیت میں استقامت کے ساتھ چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق سے شیخ الاسلام کا سایہ ہم پر قائم و دائم رکھے تاکہ امتِ مسلمہ آپ کے علمی و فکری سرمایہ سے روشنی حاصل کرتی ہوئی اوجِ ثریا کی بلندیوں پر دوبارہ متمکن ہوسکے۔ ❁❁❁❁

روحِ امم کی حیات کشمکشِ انقلاب

ڈاکٹر ابوشمر الازہری (قاہرہ، مصر)

تاریخِ انسانی کا مطالعہ کرنے سے یہ حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تخلیق آدم سے ہی انسانیت کی رشد وہدایت اور راہنمائی کیلئے انبیاء و رسل کا سلسلہ جاری فرمایا۔ ہر نبی نے اپنے اپنے زمانے میں اپنی قوم کو پیغام حق پہنچایا، اور انکے عقائد و اعمال کی اصلاح کی کوشش کی اور اعمالِ بد پر عذاب کی وعیدیں سنا کر انہیں ان کے انجام کار سے آگاہ بھی کیا۔ چنانچہ دعوتِ حق قبول کرنے والے کامیاب ہوئے اور اسے جھٹلانے والے عذابِ الٰہی کی نظر ہوگئے۔

فریضہ دعوتِ حق کی ادائیگی کے دوران، جب کبھی باطل طبقات کے مفادات کو زد پہنچتی تو انبیاء کرام سے تصادم بھی ہو جاتا تھا لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پہلے مبعوث ہونے والے انبیاء کرام کی اقوام میں چونکہ برائی نے کسی طاغوتی اور باطل نظام کی شکل اختیار نہیں کی تھی، اس لئے ان انبیاء کرام کی دعوت میں نظام کی تبدیلی نہیں، بلکہ اصلاحی فریضہ سرفہرست ہوتا تھا۔ قرآن کریم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اکثر انبیاء کرام جیسے ،حضرت نوح، حضرت ھود، حضرت صالح، حضرت ابراھیم، حضرت لوط، حضرت شعیب علیہم السّلام کی بعثت مبارکہ کے مقاصد میں سے اہم ترین دو مقصد تھے:

۱۔ عقیدے کی اصلاح

یعنی توحید کا فروغ اور شرک کا خاتمہ۔

۲۔ عمل کی اصلاح

یعنی نافرمانیوں، گناہوں اور اخلاقی برائیوں کا خاتمہ۔

حضرت ابراہیم علیہ السّلام نے باطل عقیدے کے خلاف آوازِ حق بلند کی تو باطل عقائد کے تمام پیروکار اور حامی آپ کے خلاف برسرپیکار ہوگئے ،مگر آپ نے توحیدِ الٰہی اور معبودِ حق کی پہچان کروانے کیلئے ، بڑے عزم وہمت اور جرأت سے ان کے معبودانِ باطلہ کو پاش پاش کردیا، تاکہ انہیں یہ باور کرائیں کہ تمہارے یہ پتھر کے بت خود اپنی مدد اور حفاظت نہیں کرسکتے تو معبود کیسے ہوسکتے ہیں؟ چنانچہ ان مشرکوں نے اپنے باطل معبودوں کی مدد کیلئے حضرت ابراھیم علیہ السلام کو نظرِ آتش کردیا، مگر اللہ تعالیٰ نے اپنی مدد ونصرت سے آپ کو بچا کر ان پر یہ ثابت کردیا کہ آپ ہی حق پر ہیں۔ آپ کا مخالف دعوئ خدائی کرنے والا نمرود ایک موذی مرض میں مبتلا ہوکر ہلاک ہوگیا اور بالآخر دشمنِ توحید ونبوت اپنے بھیانک اور برے انجام کو پہنچا اور حق ظاہر ہوگیا۔

اکثر اقوام نے اپنے انبیاء کرام پر ایمان لانے کی بجائے انکی دعوت اور پیغام حق کو چیلنج کیا ،جس کے نتیجے میں تباہی و بربادی اور ہلاکت کی صورت میں عذاب الٰہی انکا مقدر بنا جبکہ حضرت موسیٰ علیہ السّلام کی بعثت تک بدی اور برائی ایک نظام کا روپ دھار چکی تھی اور اس نے

قانوناً ایک باطل، طاغوتی، استبدادی اور ظالمانہ فرعونی نظام کی شکل اختیار کر کے پورے معاشرے کو ظلم و بربریت کے شکنجے میں جکڑ لیا تھا۔ ان حالات میں برائی کو روکنے کیلئے صرف عقیدہ وعمل کی اصلاح کافی نہیں تھی، کیونکہ اب فرعون ایک فرد نہ تھا بلکہ فرعونیت کی صورت میں بدی کا ایک طاقتور نظام جڑ پکڑ چکا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالی نے اس وقت اصلاح کے ساتھ ساتھ استبدادی نظام کے خاتمے کیلئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو انفرادی سطح پر دعوت، اصلاحِ عقیدہ وعمل اور اجتماعی وقومی سطح پر جہاد وانقلاب کے مقاصد کے ساتھ مبعوث فرما کر، نظام کو تبدیل کرنے کیلئے حکم فرمایا:

"اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى" (طه ٢٠: ٢٤)

”(اے موسیٰ) تم (میری نشانیاں لیکر) فرعون کے پاس جاؤ وہ حد سے نکل گیا ہے"۔

چنانچہ امرِ الٰہی اور مشیتِ ایزدی سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے بدی کے نظام کے خلاف علمِ جہاد بلند کیا تو آغاز میں ہی اس نظام کے سرغنوں، محافظوں اور اجارہ داروں کی شدید مخالفتوں کی وجہ سے شدید مصائب ومشکلات رکاوٹوں کا سامنا کرنا پڑا مگر بالآخر آپ نے نصرت الٰہی سے اپنے عظیم مقصد میں کامیابی حاصل کی اور طاغوتی وفرعونی نظام کو پاش پاش کرکے بنی اسرائیل کو آزاد کرالیا۔

تاریخِ انسانیت میں جب ایک بار پھر سے پوری دنیا پر جہالت وتاریکی اور ظلم بربریت کے گھٹا ٹوپ اندھیرے چھا گئے، لوگ غلامی کی زنجیروں میں جکڑے گئے اور انسانیت سسک سسک کردم توڑنے لگی، جنگ وجدل، ظلم وستم اور بدی نے ایک منظّم صورت اختیار کی تو اللہ تعالی نے انسانیت کو اس نظام باطل سے آزاد کرانے کیلئے سلسلہء انبیاء کی آخری اور سب سے خوبصورت کڑی، ہمارے آقا ومولی، خاتم النبیین، سید المرسلین، افضل الاولین والآخرین، رحمۃ للعلمین ﷺ کو اصلاحِ عقیدہ واعمال، دعوت وانذار جیسے تمام مقاصد سمیت "لیظهره علی الدین کله" کے مقصد عظیم کے ساتھ طاغوتی بتوں کو پاش پاش کرنے کیلئے مسیحاءِ انسانیت بنا کر مبعوث فرمایا۔

آپ ﷺ کی بعثت مبارکہ محض دعوت وتبلیغ، انذار وتبشیر اور اصلاحِ اعمال واحوال کیلئے ہی نہیں تھی بلکہ دینِ حق کو تمام ادیان پر غالب کرنے اور دنیا کو امن کا گہوارہ بنانے کیلئے تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے تائید الٰہی اور مشیت ایزدی سے 23 برس کے مختصر عرصے میں اپنی بعثت کے اہداف حاصل کرکے دین حق کے غلبے کے تمام ابتدائی مراحل طے فرمالئے تھے جنہیں بعد میں آپ ﷺ کے تربیت یافتہ خلفاء راشدین اور صحابہ کرام نے مکمل کرتے ہوئے اوج ثریا تک پہنچادیا، اور دینِ حق پوری دنیا پر غالب آگیا۔

بدقسمتی سے 30 سال بعد دور ملوکیت کا آغاز ہوگیا جو طویل مدت تک جاری رہا۔ جس کی وجہ سے امت مسلمہ کے احوال واعمال میں خرابیاں پیدا ہوگئیں جن کے بارے آپ ﷺ نے پہلے ہی آگاہ فرمادیا تھا۔ چنانچہ مرورِ زمانے کے ساتھ ساتھ جب بھی امت مسلمہ میں جزوی یا کبھی کلی بگاڑ پیدا ہوا تو اس کی تجدید واصلاح کیلئے مصلح اور مجدّد آئے اور آتے رہیں گے، ارشاد نبوی ہے:

إِنَّ اللهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْأُمَّةِ عَلٰى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا. (السنن، ابو دائود، كتاب الملاحم، باب مايذكر في قرن المائه، ٤/١٠٩، الرقم:٤٢٩١)

”اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے آخر میں کسی ایسے شخص (یا اشخاص) کو پیدا فرمائے گا جو اس (امت) کے لئے اس کے دین کی تجدید کرے گا۔“

آغازِ تجدیدِ دین

اب چونکہ سلسلہ نبوت ختم ہوچکا اور امت محمدی آخری امت ہے اس لئے امت مسلمہ میں پہلی صدی سے ہی مجدّدین ومصلحین آکر اپنے اپنے دور کے تقاضوں کے

مطابق تجدیدی و اصلاحی فریضہ انجام دیتے رہے اور آج تک دے رہے ہیں۔ تجدید دین کے بارے بیان کردہ فرمان نبوی ﷺ کے مطابق پہلی صدی ہجری کے آخر میں چونکہ خلافت اسلامیہ مکمل طور پر فساد وبگاڑ کا شکار ہو چکی تھی۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبد العزیز رضی اللہ عنہ نے اس کی اصلاح اور تطہیر کا فریضہ **علی منہاج النبوّۃ** اس قدر احسن اور عمدہ انداز میں انجام دیا کہ آپ کو پانچواں خلیفہ راشد تسلیم کیا جاتا ہے اور اکثر علماء ومؤرخین کے نزدیک آپ پہلی صدی کے مجدّد بھی ہیں۔ آپ اپنی اوائل عمری سے ہی اپنا اصلاحی فریضہ انجام دے رہے تھے اور خلفاء میں جو خامیاں کوتاہیاں دیکھتے، انہیں ان سے آگاہ کرتے تھے، مگر وہ آپ کی نصیحت پر کان نہ دھرتے اور سمجھتے کہ عمر بن عبدالعزیزؒ کو سیاست کے امور کا ادراک وشعور نہیں، وہ صرف دینی امور کیلئے ٹھیک ہیں۔ لہذا اموی خلفاء ان کی تعلیمات اور باتوں کو اہمیت دینے کے بجائے اپنے خوشامدیوں کی حوصلہ افزائی کرتے تھے۔ آپ نے ولید بن عبد الملک کے عہد خلافت میں حجاج بن یوسف کے مظالم کے خلاف آواز اٹھائی مگر ولید نے اس کو نظر انداز کردیا۔

سلمان بن عبد الملک جو ولید بن عبدالملک کا ولی عہد تھا وہ آپ کی نصیحت پر عمل کرتا اور آپ کی رائے کا احترام بھی کرتا تھا۔ چنانچہ جب سلمان بن عبد الملک خلیفہ بنا تو اس نے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کو اپنا ولی عہد مقرر کردیا۔ آپ نے اس دور میں اپنا اصلاحی کام جاری رکھا۔ سلمان کے بعد جب آپ کو منصبِ خلافت سونپا گیا، تو آپ نے خلافت کی ذمہ داری سنبھالتے ہی احتساب کا آغاز اپنی ذات اور اپنے اہلِ خانہ سے کیا۔ آپ کا زمانہ خلافت فقط دو سال اور پانچ ماہ ہے اور آپکی اس مختصر سی مدتِ خلافت میں پوری ملت اسلامیہ حتی کہ افریقی ریاستوں میں بھی کوئی فقیر اور زکوۃ کا مستحق نہیں ملتا تھا یعنی عدل انصاف پرمبنی نظام معیشت کی وجہ سے تمام مسلمانوں کا معیار زندگی اس قدر بلند ہوگیا تھا کہ کوئی شخص غریب اور فقیر نہیں تھا اور بیت المال میں مال ودولت رکھنے کی جگہ کم پڑ گئی تھی۔ علاوہ ازیں آپ نے نظام خِلافت، تعلیم وتربیت، مالیاتی وانتظامی اداروں کی تمام خامیوں وخرابیوں اور کوتاہیوں کی اصلاح کرکے خلافتِ راشدہ کے نظام کو بحال کردیا تھا، اسی وجہ سے آپ کو پانچویں خلیفہ راشد کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔

جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

آپ کے بعد بھی عظیم خلفاء وحکمران آئے جنہوں نے امت مسلمہ کی عظیم خدمت کی مگر کسی کو بھی خلفاء راشدین میں شامل نہیں کیا گیا اور آپ کے بعد بھی ہر زمانے میں مصلحین اور مجددین پیدا ہوئے جو بقدر استطاعت جزوی بگاڑ کی اصلاح کا کام بھی کرتے رہے۔ لیکن مرورِ زمانہ کے ساتھ یہ کنیسائی فکر ونظریہ عام ہونے لگا کہ دین و سیاست دو الگ الگ چیزیں ہیں۔ مذہبی راہنماؤں کو سیاست واقتدار سے بالکل دور رہنا چاہئے گویا کہ یہ ان کے لئے شجرِ ممنوعہ ہے اور یہ فکر اور سوچ آج تک موجود ہے اور عصرِ حاضر کے مسلم حکمران بھی اسی فکر پر عمل پیرا ہیں اور بعض ملّاؤں نے بھی اسی سوچ کو قبول کرلیا ہے اور وہ اپنے دنیاوی مفادات کی خاطر فساد انگیز حکمرانوں کے خوشہ چین بن کر ان سے سمجھوتہ کرچکے ہیں. علامہ اقبال نے کہا تھا:

جلال پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو
جدا ہو دین سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

اربابِ اقتدار کی حتی المقدور کوشش ہوتی ہے کہ کوئی اسلامی مفکر ومذہبی راہنماء، سیاست اور حکمرانی کی طرف قدم نہ بڑھائے اور جو مذہبی قائد اور راہنماء، دین کے منافی اس نظریے کے خلاف آواز اٹھاتے ہوئے احیائے اسلام کی خاطر دین وسیاست کو یکجا کرنے کیلئے

میدانِ سیاست میں داخل ہوتا ہے، اس کے خلاف مخالفتوں اور سازشوں کے پہاڑ کھڑے کرنے کی کوششیں کی جاتی ہیں۔ اب امت مسلمہ کے اکثر حکمرانوں کا یہی اندازِ حکمرانی ہے ، اسی لئے آج پوری امتِ مسلمہ زبوں حالی، انحطاط وزوال، سیاسی و سماجی، اور اخلاقی ومعاشرتی پستیوں کا شکار ہے یعنی وہ کلّی زوال وانحطاط کی انتہاء تک پہنچ چکی ہے۔ ایسے حالات میں پھر سے کسی عمر فاروق رضی اللہ عنہ یا عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ جیسے صاحب علم وبصیرت، حکیم ودانا قائد وراہنماء کی اشد ضرورت ہے، جو ایک بار پھر پیدا شدہ کلّی بگاڑ کی جدید انداز اور عصر حاضر کے چیلنجز اورتقاضوں کے مطابق اصلاح کر کے امت کے زوال وانحطاط کو عروج کی طرف گامزن کرتے ہوئے اسے بامِ عروج تک پہنچا دے۔

ہمارا ایمان ہے کہ ان شاء اللہ ایسا ضرور ہوگا کیونکہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کے بعد پوری اسلامی تاریخ میں تمام صدیوں میں مصلحین ومجدّدین آتے رہے اور وہ پیدا شدہ جزوی بگاڑ کی اصلاح کرتے رہے، اگرچہ بعض علاقوں میں کلی اصلاح بھی ہوئی جیسے صلاح الدین ایوبی نے اپنے دور میں یہ فریضہ انجام دیا۔ اس کے بعد چونکہ مجموعی طور پر اسلام کا غلبہ تھا لہٰذا جزوی اصلاح ہی کافی تھی مگر گذشتہ چند صدیوں سے سیاسی زوال کے بعد امتِ مسلمہ پر جس زوال کا آغاز ہوا وہ اب اپنی انتہاء کو پہنچ چکا ہے۔ تمام اسلامی ممالک غیروں کے دست نگر ہیں، اگرچہ بظاہر مسلمان ہی حکمران ہیں لیکن وہ دراصل بے دست وپا ہیں۔ ان کی باگ ڈور اغیار کے ہاتھ میں ہے، اور انہیں اپنی اقوام کی ترقی وبہتری کے فیصلے کرنے کا اختیار ہی نہیں حتی کہ انہیں اپنے ذاتی فیصلے کرنے کا بھی اختیار نہیں ہے۔ وہ اپنی قوم کی خوشحالی وترقی کے جویا ومتمنی بھی نہیں بلکہ وہ اقتدار کی بقاء کیلئے اغیار کی رضا وخوشنودی کے متلاشی رہتے ہیں اور یہی زبوں حالی اور انحطاط کی انتہاء ہے۔

یہ قاعدہ و اصول ہے کہ جب زوال اپنی انتہاء کو پہنچ جائے تو پھر عروج کا آغاز ہوتا ہے۔ لیکن یہ بات بھی مد نظر رکھیں کہ نہ زوال خود آتا ہے اور نہ ہی عروج بلکہ دونوں کے کچھ نہ کچھ اسباب ہوتے ہیں۔ زوال خواہ کتنا ہی طویل ہو وہ خود بخود ختم نہیں ہوتا۔ جب تک زوال کا شکار اور منتشر قوم کو کوئی مخلص و پارسا، باصلاحیت وباوفا، دوراندیش ودانا اور جرأت مند عظیم قیادت میسر نہ آئے جو اسے متحد ویکجا کر کے اور یقینِ محکم دلا کر منزل تک رسائی کیلئے لحہ بہ لحہ اور قدم بقدم قیادت وراہنمائی نہ کرے تو عروج وکمال ایک خواب ہی رہتا ہے۔ آج پوری ملت اسلامیہ کے سیاسی اور مذہبی قائدین میں مطلوبہ قائدانہ صلاحیتیں نہیں ہیں۔ گویا امت مسلمہ کا زوال وانحطاط اپنی انتہاء کو پہنچ چکا ہے اور اب اسے ایک ایسے مصلح مجدّد اور مخلص، دوراندیش اور بے باک قائد کی ضرورت ہے جو اپنی خداداد قائدانہ صلاحیتوں سے اس کلی بگاڑ کی اصلاح کی صلاحیت رکھتا ہو۔

مجدد کی اقسام

مجدد دو قسم کے ہوتے ہیں:

۱۔ جو امت میں جزوی بگاڑ کی اصلاح کا فریضہ انجام دیتا ہے جیسے عقیدہ، اخلاقیات اور معاملات میں سے کسی میں بگاڑ پیدا ہوجائے تو وہ آکر اسکی اصلاح کردیتا ہے، ایسے مجددین کی تعداد زیادہ ہے اور یہ کام ایک پوری جماعت بھی انجام دیتی ہے۔

۲۔ دوسرا مجدد وہ ہوتا ہے جو امت مسلمہ میں پیدا شدہ کلی بگاڑ اور نظام کی اصلاح کا فریضہ انجام دیتا ہے خواہ وہ عقائد واعمال ہوں یا اخلاقیات ومعاملات ہوں، خواہ وہ امور معاشی ومعاشرتی ہوں یا اقتصادی اور سیاسی ہوں، سب کی اصلاح وتجدید کی ذمہ داری ادا کرتا ہے۔

ہمہ جہت قیادت

اگر ہم امت مسلمہ کے حالات کا سرسری جائزہ

لیں تو ہمیں معلوم ہوگا کہ ہر شعبۂ زندگی اس قدر فساد و بگاڑ کا شکار ہے کہ اسکی اصلاح کی کوئی صورت نظر نہیں آتی۔ ایسے دگر گوں حالات اور کسمپرسی میں، کیا کوئی ایسی قیادت وسیادت اور عظیم شخصیت موجود نہیں جو امت کے اس زوال اور کلی بگاڑ کی اصلاح کا فریضہ انجام دے کر امت مسلمہ کو ترقی وعروج کی منزل پر پہنچا دے؟

جواب یہ ہے کہ ایسی قیادت یقیناً موجود ہے کیونکہ اللہ تعالی کی سنت ہے کہ وہ انسانیت کی راہنمائی کیلئے اپنے مقرب و برگزیدہ انبیاء کو بھیجتا رہا ہے اور وہی امت مسلمہ میں ہر صدی کے آخر میں ایک مصلح اور مجدد کو پیدا کرتا ہے کیونکہ یہی اس کی سنت وطریقہ ہے:

فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللهِ تَبْدِيْلًا. (فاطر ۳۵: ۴۳)

’’سو آپ اللہ کی سُنّت میں ہرگز کوئی تبدیلی نہیں پائیں گے‘‘۔

ارشاد نبوی ہے:

’’ان العلماء ورثة الانبیاء "(ترمذی، السنن، باب ما جاء فی فضل الفقه، ۵، رقم: ۲۶۸۲)

’’بے شک علماء انبیاء کے وارث ہیں‘‘۔

اس دور میں دنیا کے مختلف ممالک اور گوشوں میں وارثانِ انبیاء، علماء، اسلامی جماعتیں اور تنظیمیں اپنی اپنی طاقت واستطاعت اور صلاحیت کے مطابق مختلف پہلوؤں سے دین متین کی خدمت سرانجام دے رہی ہیں۔ میں نے ایسے اکثر علماء، ایسی تنظیموں اور جماعتوں کے بارے میں پڑھا اور ان کے کام کا جائزہ لیا ہے اور نتیجہ یہ ہے کہ ان میں سے ہر ایک کا اپنا مخصوص ہدف، جہت اور میدان ہے جس میں وہ دینِ اسلام کی خدمت کر رہے ہیں جیسے عقیدے کی اصلاح، اعمال کی اصلاح، جہاد۔ ان میں سے بعض اقتدار تک نہ رسائی چاہتے ہیں اور نہ ہی وہ اسکی کوشش کر رہے ہیں، جبکہ بعض کا ہدف اقتدار کا حصول تھا اور اب وہ بعض ممالک میں مقتدر بھی ہیں، مگر ان میں سے کسی کے پاس، امت مسلمہ کو درپیش مشکلات ومسائل اور دگر گوں حالات سے نکالنے کیلئے قیادت، واضح نقطہ نظر اور عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق لائحہ عمل ہی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اب انہیں ناکامی کا سامنا ہے۔

اگرچہ یہ سب اپنے طور پر جزوی اصلاح کیلئے کوشاں ہیں اور اس پر ماجور ہیں، مگر میرے نزدیک یہ سب مل کر بھی عصرِ حاضر میں امت مسلمہ کے کلی انحطاط، بگاڑ کی اصلاح اور احیائے اسلام کا فریضہ انجام نہیں دے سکتے۔ کیونکہ وہ الا ماشاء اللہ اسلام کیلئے نہیں بلکہ وہ ایک دوسرے کے خلاف فقط اپنے مفادات کیلئے برسر پیکار ہیں اور ان میں سے بعض صرف اپنے آپ کو ہی حق پر سمجھتے ہیں جبکہ دوسروں کو حق سے دور حتی کہ اسلام سے خارج تصوّر کرتے ہیں۔ ان حالات میں سوال پیدا ہوتا ہے کہ پھر کونسی تنظیم، جماعت، شخصیت یا ایسی عظیم قیادت ہے جو تمام طبقاتِ اسلامیہ کو صرف اس نظر سے دیکھے کہ سب ہی اہل قبلہ اور مسلمان ہیں اور اس وقت امت مسلمہ کو بالعموم اور پاکستان کو بالخصوص درپیش مشکلات وخطرات اور گھمبیر مسائل کے منجدھار سے نکال کر ساحل مراد تک پہنچا سکتی ہے؟

میں نے اسی سوال کے جواب کیلئے پوری دنیا کی بہت سی اسلامی جماعتوں، تنظیموں اور نامور علماء کے بارے میں پڑھا ہے۔ اسی دوران میں نے تحریک منہاج القرآن اور اسکے بانی کی طرف سے عالمی سطح پر اسلام، مسلمانوں اور انسانیت کیلئے، دینی، تعلیمی، اقتصادی، سیاسی، سماجی، معاشرتی، فلاحی اور قیام امن کیلئے پیش کی جانے والی مساعی وخدمات جلیلہ کا دور وقریب سے تنقیدی جائزہ بھی لیا، تو مجھے دینی اور دنیاوی ہر دو اعتبار سے ایسا کوئی پہلو اور شعبہ نہیں ملا جس میں ان کے کارہائے نمایاں اور قابلِ تحسین کام نہ ہوں۔ ایک طرف وہ دنیا کے 90 سے زائد ممالک میں دعوتی میدان میں علمی وتحقیقی انداز میں اسلام کے دفاع اور دہشت گردی وانتہاء پسندی کے خاتمے

کیلئے کوشاں ہیں اور ان میں عدیم المثال تنظیمی نیٹ ورک بھی قائم ہے اور دوسری طرف دینی ودنیاوی علم کے تمام شعبوں میں اردو ، انگریزی اور عربی زبان میں ہزار کے قریب کتابیں لکھی ہیں۔۔۔ 6ہزار موضوعات پر دینی ، فقہی ،تفسیری، اصلاحی، تربیتی، اخلاقی، روحانی، نظریاتی اور سائنسی موضوعات پر اردو ،انگریزی اور عربی زبان میں خطابات ولیکچرز موجود ہیں۔۔۔ دنیا کا سب سے بڑا غیرسرکاری تعلیمی نیٹ ورک اور پوری دنیا میں محبین ،ممبران اور رفقاء کا ایک سمندر ہے۔۔۔ جبکہ انکے علاوہ مجھے کوئی دوسرا نظرنہیں آیا جس نے ان تمام پہلوؤں اورشعبوں میں کام کیا ہواور اسکا پوری دنیا میں ایک مربوط نیٹ ورک بھی ہو۔ کیا عالمی سطح پرکوئی تنظیم یا جماعت منہاج القرآن جیسا کام کر رہی ہے۔۔۔؟ یقیناً نہیں، بلکہ سب کا کام مختلف شعبوں میں جزوی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ، میں بڑے وثوق اور یقین سے کہہ رہا ہوں کہ اس دور میں صرف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری ہی وہ مصلح اور صاحب بصیرت قائد وراہنما ہیں جو پہلے پاکستان اور پھر امت مسلمہ کو موجودہ مشکل ترین صورت حال سے نکال سکتے ہیں۔۔۔کیوں؟

کیونکہ شیخ الاسلام ، انبیاء کرام ، مصلحین اور مجددین کی سنت پرعمل کرتے ہوئے گذشتہ تین دہائیوں سے پاکستانی قوم کو بیدار کرنے اور پاکستان میں ظلم وستم پرمبنی کرپٹ ظالمانہ نظام کو بدلنے کیلئے صدائے حق بلند کررہے ہیں مگر افسوس کہ پاکستانی قوم کو بنی اسرائیل کی طرح ابھی تک احساس وشعورنہیں ہورہا کہ انکے دست و بازو بن کر فرسودہ واستحصالی نظام کی بساط لپیٹ کرفساد اور مفسدین کو نشانہ عبرت بنادیں۔ اگریہی حال رہا تو خاکم بدہن پاکستان دن بدن کمزور اور پسماندہ ہوتا رہے گا۔

بیداریٔ شعور کی ضرورت

بے شک پاکستان اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ نعمت ہے جو ہمیں اپنے بزرگوں کی جدوجہد اور قربانیوں سے ملی ہے اور اگرنعمت کی ناقدری کی جائے اوراسکی حفاظت کے تقاضے پورے نہ کئے جائیں تو معاذاللہ وہ چھن بھی سکتی ہے۔خواہ اللہ تعالیٰ نے ہی اسے مقدر کیا ہو، جیسے اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے بنی اسرائیل کو بشارت دی کہ میں نے وادیٔ مقدس تمہارے لئے لکھ دی یعنی مقدر کردی ہے لہذا جاؤ۔ موسیٰ علیہ السلام کی آواز پرلبیک کہتے ہوئے وہاں موجود قوم سے لڑو یعنی اسکے حصول کی بھرپور محنت کرو گے تو وہ تمہیں مل جائے گی مگر بنی اسرائیل نے لڑنے سے انکار کردیا یعنی نعمت کا ادراک اورشعور نہ کرسکی اورموسیٰ علیہ السلام سے کہا:

فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ.

’’پس تم اور تمہارا رب (ایک ساتھ) جاؤ اور جنگ کرو، ہم تو یہیں بیٹھے ہیں‘‘۔ (المائدہ ۵: ۲۴)

یعنی جب وہ قوم وہاں سےنکل جائے گی تو پھر ہم داخل ہونگے۔ انہوں نے کمزوری اور بزدلی کا مظاہرہ کیا۔ اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کیلئے مقدر کی ہوئی نعمت سے اسے محروم کردیا اور وہ چالیس سال تک وہیں بھٹکتی رہی۔ کیونکہ اس نے موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ ملکر اس کے حصول کی محنت وکوشش نہیں کی تھی اور یہ وہی قوم ہے جسے موسیٰ علیہ السلام نے فرعونی ظالم نظام کے خلاف بغاوت کرکے آزاد کرایا تھا مگر یہاں انہوں نے کمزوری کا مظاہرہ کیا۔

ہمیں بھی بنی اسرائیل کی طرح آزادی تو ملی مگر 65 برس میں عمل تطہیرنہیں ہوسکا، جس کی اشد ضرورت ہے تاکہ آزادی کے مقاصد اور ثمرات بھی حاصل ہوں۔ اس واقعہ سے یہ بھی معلوم ہواکہ پہلے سے موجود فساد انگیزوں، بدکرداروں کو نکالنے ،اور نظام کی تطہیر کیلئے لوگوں کا گھروں سے باہر نکل کر کوشش کرنا ایک لازمی امرہے ، کیونکہ گھر بیٹھے صرف خواہش سے کوئی چیز حاصل نہیں ہوسکتی اور نہ ہی نظام تبدیل ہوسکا ہے۔ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ

اپنے وعدے کے مطابق موسیٰ علیہ السلام کے صدقے ہی بنی اسرائیل کو وادئ مقدس کی نعمت عطا کر دیتا لیکن یہ اللہ تعالیٰ کی سنت ہی نہیں، لہٰذا اس کے حصول کیلئے قوم کا خود اٹھنا اور محنت کرنا بقول اقبال شرط ہے۔

موت ہے وہ زندگی جس میں نہ ہو انقلاب
روحِ امم کی حیات ہے کشمکشِ انقلاب

پاکستان کی موجودہ صورتِ حال میں دجل و فریب، کرپشن وفساد، دھوکہ دہی وحرام خوری، چوربازاری ورشوت خوری، اقربا پروری، سفارش، طاغوتی واستبدادی، استحصالی واستعماری، جاگیردارانہ وسرمایہ دارانہ ظلم وستم اور ناانصافی پر مبنی فرسودہ وباطل نظام کی موجودگی میں صرف عقائد واعمال اور اخلاق کی اصلاح پر اکتفاء کرنا کافی نہیں کیونکہ ہمارا نظام سیاست بدی کا پروردہ اور منافقت وبرائی اور بدی کی علامت ہی نہیں بلکہ خود یہ نظام ہی عوام اور پاکستان کا اصل دشمن بن چکا ہے۔ پاکستان اور عوام کی حفاظت وبقاء کیلئے اسے تبدیل کرنا، ہمارا قومی فریضہ ہے۔ لہٰذا اس ناسور کو کاٹنے اور اسے ختم کرکے دریا برد کرنے، اپنے اور اپنی آئندہ نسلوں کے تابناک اور روشن مستقبل کیلئے ہمیں خود ہی اس غریب کش نظام کے خلاف بغاوت سے اسکا تختہ الٹ کر، عدل وانصاف پر مبنی ایک نیا فلاحی نظام لانا ہوگا۔

میرے علم اور مشاہدے کے مطابق گذشتہ دہائیوں سے اس کرپٹ نظام کے خلاف جو صدائے موسوی اور آذان محمدی بلند ہو رہی ہے وہ صرف شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی آواز اور آذانِ انقلاب ہے، اور یہ کوئی عام اور معمولی آواز نہیں بلکہ ایسی جرأتمند اور بے خوف آواز بلند کرنے والی ہستیوں کے بارے میں ہی علامہ نے کہا:

ہزاروں سال نرگس اپنی بے نوری پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

جو قوم ایسی ہستیوں کی آواز پر لبیک نہ کہے اور حصول مقصد کی کوشش نہ کرے تو پھر اللہ تعالیٰ اسے اپنی نعمت سے محروم کر دیتا ہے اور وہ صدیوں تک کسی اور مسیحا کا انتظار کرتی رہتی ہے۔

چنانچہ اے پاکستانی قوم ابھی بھی وقت ہے! وہ آواز ابھی بھی بلند ہو رہی ہے اور اللہ تعالیٰ نے پاکستان اور امت مسلمہ کی کشتی کو بھنور سے نکال کر ساحل مراد تک پہنچانے کیلئے ڈاکٹر طاہر القادری کی صورت میں مسیحا اور ناخدا عطا کر دیا ہے۔ لہٰذا مملکت خداداد پاکستان کو بچانے، اسکے مقاصد کی تکمیل کیلئے موجودہ فرسودہ نظام سیاست کی بساط لپیٹنے اور شیخ الاسلام کے دست وبازو بن کر، انکی سحر انگیز، دوراندیش اور حکیمانہ قیادت میں متحد ہو کر علم بغاوت بلند کرکے اس ظالمانہ نظام کو پاش پاش کر دیں کیونکہ اب اس نظام کو بدلنے کا راستہ صرف اس نظام سے بغاوت ہی ہے۔

اٹھ کہ اب بزم جہاں کا اور ہی انداز ہے
مشرق ومغرب میں تیرے دور کا آغاز ہے
کھول آنکھ زمیں دیکھ، فضا دیکھ، فلک دیکھ
مشرق سے ابھرتے ہوئے سورج کو ذرا دیکھ

قارئین متوجہ ہوں! زیر نظر خصوصی شمارہ قائد ڈے نمبر فروری 2014ء کی ضخامت کے پیش نظر ماہنامہ منہاج القرآن ماہ مارچ 2014ء کا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔

قارئین، رفقاء وتنظیمات نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

منہاج السنن

احادیث نبوی ﷺ پر شیخ الاسلام کی ایک جامع اور بے مثال کتاب

پروفیسر محمد نصر اللہ معینی

سنت رسول ﷺ کی اہمیت

حضور نبی اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے:

تَرَکْتُ فِیْکُمْ اَمْرَیْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّکْتُم بِهِمَا: كِتَابَ اللهِ وَ سُنَّةَ نَبِيِّهِ.

(امام مالك، الموطا، ۲ / ۸۹۹، الرقم: ۱۵۹٤)

''میں تم میں دو چیزیں چھوڑ رہا ہوں جب تک انہیں مضبوطی سے تھامے رہوگے گمراہ نہ ہوگے، (وہ) اللہ کی کتاب اور اس کے نبی کی سنت ہے۔''

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

يَاأَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّيْ قَدْتَرَكْتُ فِيْكُمْ الثَّقَلَيْنِ، كِتَابُ اللهِ وَسُنَّتِيْ، فَاسْتَنْطِقُوْاالْقُرْآنَ بِسُنَّتِيْ، وَلَا تَعْسَفُوْهُ، فَإِنَّهُ لَنْ تَعْمَىٰ أَبْصَارُكُمْ، وَلَنْ تَزِلَّ أَقْدَامُكُمْ وَلَنْ تُقَصِّرَ أَيْدِيكُمْ مَاأَخَذْتُم بِهِمَا.

(الخطيب البغدادي، الفقيه والمتفقه ۲۷۵/۱، حديث رقم ۲۷٦)

''اے لوگو! میں تم میں دو بڑی قیمتی چیزیں چھوڑ رہا ہوں۔ (وہ) اللہ کی کتاب او رمیری سنت ہے، تم قرآن مجید کے مطالب میری سنت کے ذریعے سمجھو، اور قرآن فہمی میں تکلف نہ برتو (یعنی گھما پھرا کر اپنی مرضی کا مطلب نہ نکالو) (اگر تم نے قرآن وسنت کو تھام لیا تو) تمہاری نگاہیں (حق کو پہچاننے سے) قاصر نہیں رہیں گی، اورتمہارے قدم (راہِ حق سے) نہیں پھسلیں گے اورتمہارے ہاتھ (کارخیر کی انجام دہی میں) ہرگز کوتاہی نہیں کریں گے''۔

ان ارشادات سے یہ حقیقت واضح ہوتی ہے کہ قرآن مجید اگرچہ کتاب ہدایت ہے لیکن سنت اور حدیث رسول ﷺ کے بغیر قرآنی ہدایات اور احکامات کو سمجھنا اور ان پر عمل پیرا ہونا بڑا دشوار بلکہ ناممکن ہے۔ قرآن مجید میں دین کی اساسی تعلیمات اور کلیات بیان ہوئی ہیں، ان کی تفصیلات ہمیں احادیث مبارکہ میں اور اس کی عملی تشکیل سنت رسول ﷺ میں ملتی ہے۔ کیونکہ رسول اکرم ﷺ محض پیغام رساں نہ تھے بلکہ آپ امت کے معلم و مربی بھی تھے اور احکامات الٰہی کی قولاً وعملاً توضیح وتشریح پر بھی آپ مامور من اللہ تھے۔ آپ کا ہر ہر عمل قرآن مجید کے احکامات کی عملی تفسیر اور تشریح تھا۔

مثلاً قرآن مجید میں اقیمو الصلوۃ کہہ کر نماز پڑھنے کا حکم دیا گیا ہے لیکن نماز کو ادا کیسے کرنا ہے؟ ہر نماز کی رکعات کتنی ہیں' نماز میں قیام، رکوع اور سجود کیسے کرنا ہے؟ اس کی تفصیلات ہمیں قرآن مجید میں نہیں ملتیں۔ قرآن مجید نے ان تفصیلات کو معلوم کرنے اور سمجھنے کے لئے حتمی راستہ بھی دکھا دیا، فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ.

(الاحزاب، ۳۳:۲۱)

''فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے۔''

سورۃ آل عمران کی آیت ۳۱ میں فرمایا:

اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللهُ.

''اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا''۔

اسی لئے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

صَلُّوا کَمَا رَأَیْتُمُوْنِی أُصَلِّی.

''تم بھی ویسے ہی نماز ادا کرو جیسے مجھے ادا کرتے ہوئے دیکھتے ہو۔''

معلوم ہوا کہ سنت رسول ﷺ قرآن مجید کے احکامات کی عملی تشریح کرتی ہے۔ لہذا قرآن مجید کا صحیح فہم اور اس کے احکامات پر عمل کرنا سنت اور ارشادات رسول ﷺ کے بغیر ممکن ہی نہیں۔ چنانچہ یہ مسلّم حقیقت ہے کہ قرآن مجید کے بعد رسول اکرم ﷺ کی سنت مبارکہ اور ارشادات عالیہ شریعت اسلامیہ اور اسلامی قانون سازی کا بنیادی ماخذ ہیں۔ اس پر قرآن مجید کئی آیات میں وضاحت سے فرمادیا گیا۔

یہی وجہ ہے کہ قرآن مجید میں آپ ﷺ کی حیات طیبہ کو امت مسلمہ کے لیے اسوۂ حسنہ قرار دے دیا گیا۔ لہٰذا فہم قرآن حضور ﷺ کی بارگاہ میں رجوع کیئے بغیر حاصل نہیں ہوسکتا۔ قرآن فہمی کے لیئے امت مسلمہ حضور ﷺ کی توضیحات وتشریحات کی محتاج ہے۔

سنت رسول ﷺ قرآن مجید سے مل کر اللہ تعالیٰ کے عطاکردہ قوانین اور ہدایات کی عملی تشکیل کرتی ہے۔ اور یہ دونوں ایک دوسرے کے لئے لازم وملزوم ہیں انہیں ایک دوسرے سے جدا نہیں کیا جا سکتا۔

سنت اور حدیث سے صحابہ کی محبت

ایک طرف خیرکم من تعلم القرآن وعلمہ فرما کر قرآن مجید کی تعلیم اور حفاظت کا انتظام فرمایا تو دوسری طرف آپ ﷺ نے اپنے صحابہ کرام کو احادیث مبارکہ کے حفظ و ضبط اور اسے دوسروں تک پہنچانے کی تلقین کرتے ہوئے ارشادفرمایا:

نَضَّرَ اللهُ اِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِی فَحَفِظَهَا وَ وَعَاهَا وَ اَدَّاهَا کَمَا سَمِعَ

''اللہ تعالیٰ اس شخص کے چہرے کو شاداب اور تروتازہ رکھے جس نے میری بات سنی، اسے یاد رکھا اور محفوظ کرلیا اور جیسا سنا تھا ویسا ہی آگے پہنچا دیا''۔

اسی تلقین اور تشویق کا اثر تھا کہ صحابہ کرام آپ کی گفتگو بڑی توجہ سے سنتے۔ وہ آپ ﷺ کے ارشادات اور معمولات سے آگاہی حاصل کرنے کے اتنے مشتاق تھے کہ اگر کسی دن سفر یا کسی اور مجبوری کی وجہ سے کوئی صحابی بارگاہ رسالت میں حاضر نہ ہوسکتے، تو شرفِ باریابی پانے والے کسی دوسرے صحابی سے حضور ﷺ کی اس دن کی مصروفیات اور ارشادات کے بارے میں سن کر اپنی معلومات update رکھتے، تاکہ حضور کے کسی حکم کی تعمیل میں کہیں کوئی تاخیر یا کوتاہی سرزد نہ ہوجائے۔ اس کے علاوہ کتابت سے آشنا صحابہ کرام احادیث مبارکہ اور آپ کی مجلس میں پیش آمدہ حالات وواقعات کو لکھنے کا اہتمام بھی کرتے تھے کیونکہ وہ اپنی یہ ذمہ داری سمجھتے تھے کہ بعد میں آنے والوں کو رحمۃ للعالمین کے حالات مبارکہ اور آپ کی ہدایات وتعلیمات پہنچ جائیں۔ چنانچہ ڈاکٹر حمیداللہ مرحوم کی تحقیق کے مطابق احادیث مبارکہ لکھنے والے صحابہ کرام کی تعداد 1580 سے متجاوز تھی۔

مدینہ منورہ سے دور دراز کے قبائل بھی حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں وفود بھیجتے رہتے تھے تاکہ وہ حضور سے دین سیکھ کر واپس آئیں اور قبیلہ والوں کیلئے معلم و مربی ہونے کا فریضہ سرانجام دیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کے وصال کے بعد وہ صحابہ کرام جو کم عمر تھے اور صحبت رسول ﷺ سے زیادہ مستفید نہ ہوسکے تھے، عمر رسیدہ صحابہ کرام کی خدمت میں حاضر ہوکر ان سے حضور کی باتیں سن کر لکھ لیتے۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے چچا زاد بھائی ہیں۔ حضور کے وصال کے وقت ان کی عمر تیرہ سال تھی، چونکہ حضور کی صحبت میں کم وقت گزرا تھا، اس لیئے وہ آپ ﷺ کی احادیث مبارکہ سننے بزرگ صحابہ کے ہاں جایا کرتے، اگر کوئی بزرگ صحابی سو رہے ہوتے، تو انہیں جگانے کی بجائے ان کی چوکھٹ پر بیٹھ جاتے۔ بسا اوقات دھوپ کی شدت برداشت کرتے، سرِ راہ بیٹھنے کی وجہ سے گرد وغبار سے جسم اَٹ بھی جاتا، لیکن حضور ﷺ کی محبت اور شوقِ حدیث میں سب برداشت کرتے، اور جب وہ صحابی بیدار ہوتے تو ان سے حدیث سن کر ہی واپس آتے۔ بزرگ صحابہ ان سے کہا کرتے کہ آپ محبوبِ خدا کے چچا زاد بھائی ہیں، ہمیں یاد کیا ہوتا آپ نے خود کیوں زحمت اٹھائی۔ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے میرا آنا ہی بنتا ہے کہ میں طالبِ علم ہوں۔

صرف حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ ہی نہیں، حدیث مبارکہ سننے کا ایسا اشتیاق کئی دیگر صحابہ کو بھی سرگرداں رکھتا تھا۔ صحابی رسول ﷺ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ شام میں مقیم ایک صحابی حضرت عبداللہ بن انیس انصاری رضی اللہ عنہ کو حقوق العباد کے بارے میں حضور علیہ السلام کی ایک حدیث مبارکہ یاد ہے۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ چونکہ وہ حدیث مبارکہ سن نہ سکے تھے۔ اس لئے ایک اونٹ خریدا، زادِ راہ ساتھ لیا، صحرا، جنگل پہاڑ عبور کرتے ہوئے پورے مہینے کا سفر طے کر کے شام پہنچے اور حضرت عبداللہ بن انیس انصاری رضی اللہ عنہ سے حدیث مبارک سن کر واپس آئے۔ انہیں ڈر تھا کہ کہیں وہ حدیث سنے بغیر اور دوسرے صحابی انہیں حدیث سنائے بغیر دنیا سے رخصت نہ ہوجائیں۔

سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ صرف ایک حدیثِ رسول کی خاطر مدینہ منورہ سے عازم مصر ہوئے اور طویل مسافت طے کر کے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں مصر پہنچے کیونکہ حضور علیہ السلام سے براہِ راست اس حدیث شریف کے سننے والوں میں صرف عقبہ بن عامر ہی بقید حیات تھے، لہٰذا مصر میں ان سے حدیث شریف سن کر فوراً واپس مدینہ منورہ پلٹ آئے، نہ تو وہاں رکے اور نہ ہی حکومت میں موجود اپنے دوستوں سے ملاقات کی۔

حدیث رسول ﷺ سے صحابہ کرام کے اس شغف کو بعد کے ادوار میں مزید فروغ ملا اور محدثین نے اس روایت کو بام عروج تک پہنچا دیا، جس کے نتیجے میں امت کو صحاح ستہ یعنی صحیح بخاری، صحیح مسلم، جامع ترمذی، سنن ابو داود، سنن نسائی، سنن ابن ماجہ کے علاوہ موطا امام مالک، مسند امام احمد اور کئی دیگر گرانقدر احادیث کے مجموعے نصیب ہوئے، جن سے مزید کئی علوم کے سوتے پھوٹتے رہے، اور ملت اسلامیہ کی راہیں روشن سے روشن تر ہوتی چلی گئیں۔

جلیل القدر محدثین نے حضور نبی اکرم ﷺ کے اقوال و احوال پر مشتمل روایات کو جمع کرنے کے سلسلے میں بڑی صعوبتیں برداشت کیں، سینکڑوں اور ہزاروں میلوں کے سفر کر کے بے شمار اساتذۂ حدیث سے اکتساب علم کیا، ہزاروں لاکھوں صفحات پر مشتمل احادیث کے انمول ذخیرے جمع کیئے، اور ان کی تحقیق و تدوین کے بعد کتابیں مرتب کیں۔

حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت اور اتباع میں بلا شبہ دنیا و آخرت کی فلاح کا راز مضمر ہے۔ حضور ﷺ کی سنت کی پیروی مسلمانوں کو اللہ تعالیٰ کے قرب اور محبوبیت سے سرفراز کرتی ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ارشاد فرمایا گیا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ

(اے حبیب!) آپ فرما دیں: اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو تب اللہ تمہیں (اپنا) محبوب بنا لے گا۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ھادی کاملﷺ کے اسوہ مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے دنیا وعقبیٰ کی سرفرازیاں پاگئے۔ ان کے اتباع رسول کا ہی نتیجہ تھا کہ چودہ سوسال پہلے سرزمین عرب پر ایسا صالح معاشرہ قائم ہوگیا جو آسمان کے نیچے سب سے بہترین اور پسندیدہ معاشرہ تھا اسی لئے انہیں قرآن مجید میں رضی اللہ عنہم سے ملقب فرماکر اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشنودی کی سند عطا کردی گئی۔

صحابہ کرام ؓ کے روز وشب کا بغور مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ پاکباز لوگ عبادات اور معاملات میں رسول اکرم ﷺ کی اتباع تو کرتے ہی تھے اتفاقی امور میں بھی وہ آپ ﷺ کی پیروی کو اپنے لئے سرمایۂ حیات اور ذریعہ نجات سمجھتے تھے۔ اس حوالے سے کتب حدیث میں بے شمار مثالیں ہیں، یہاں صرف ایک پر اکتفا کیا جاتا۔

ایک مرتبہ لوگوں نے حضرت عبداللہ بن عمر ؓ کو دیکھا کہ اونٹنی کی نکیل پکڑے اسے ایک ویران مکان کے گرد گھما رہے ہیں۔ لوگوں نے حیران ہوکر اس کی وجہ پوچھی تو فرمایا: میں نے ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ کو بھی اس جگہ ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ سبحان اللہ! یہ تھا حضور ﷺ سے حقیقی دلبستگی کا نتیجہ۔ دراصل صحابہ کرام نے آفتاب نبوت کی ایک ایک کرن کو اپنے قلب ونظر میں بسا لیا تھا۔ یہ کرنیں برق تپاں بن کر انہیں ہر سنت پر ہمہ وقت آمادہ عمل رکھتی تھیں۔

آج بے شمار لوگ سنت رسول ﷺ کی پیروی کا اہتمام کرتے دکھائی دیتے ہیں، لیکن یہ اہتمام عموماً داڑھی، لباس، خورد ونوش اور دیگر چند اعمال تک محدود رہتا ہے۔ ان کے علاوہ زندگی کے دیگر پہلوؤں سے تعلق رکھنے والی حضور کی بے شمار سنتیں شعوری یا غیر شعوری طور پر ہمارے دائرۂ عمل سے باہر ہی رہتی ہیں۔

ہم مسواک کے ذریعے دانتوں کی صفائی کو تو سنت سمجھتے ہیں اور ہمیں یاد رہتا ہے کہ حضورﷺ نے اس کی بڑی تاکید فرمائی ہے۔ لیکن دانتوں کے پاس ہی موجود زبان کی طہارت کا ہمیں خیال نہیں آتا اور زبان کے استعمال کے حوالے سے حضورﷺ کی سنت اور آپ کے ارشادات ہمارے پیش نظر نہیں رہتے۔ ہم اپنے دسترخوانوں کو ان کھانوں سے سجانا سنت رسول کی پیروی سمجھتے ہیں، جنہیں حضورﷺ نے تناول فرمایا اور پسند فرمایا، لیکن اپنے دسترخوانوں پر اپنے ساتھ ملازموں اور محروموں کو شریک کرنا ہمارے تصورِ سنت کے دائرے میں نہیں آتا۔

معارج السنن کی تدوین

حضور رسول اکرم ﷺ سے ہماری سچی محبت کا تقاضا یہ ہے کہ ہمیں حضورﷺ کی تمام سنتوں سے پیار ہو اور انہیں اپنانے کی کوشش کریں اور آپ کے تمام ارشادات کو اپنے لیئے مشعل راہ بنائیں کہ آپ کے ارشاد گرامی کے مطابق گمراہی اور فتنوں سے نجات کا یہی واحد راستہ ہے۔ اعمال کی قبولیت کی دو بنیادی اور اہم شرائط ہیں، ایک اخلاص نیت اور دوسرا اعمال کا سنت رسول ﷺ اور آپ کے ارشاد کے مطابق ہونا۔

قرآن مجید کے بعد سیرت اور اسوۂ رسول ﷺ کا اہم ترین ماخذ کتب حدیث و سیرت ہیں۔ ان کے مطالعہ سے حضورﷺ کی سنت، سیرت اور تعلیمات سے آگاہی ملتی ہے۔ حضورﷺ کی محبت کا دم بھرنے اور آپ کی اطاعت اور پیروی کا عزم صمیم رکھنے والوں کیلئے ان کتب حدیث سے استفادہ نہایت ضروری ہے۔ عربی علوم میں مہارت رکھنے والے ارباب علم ان کتب سے ہمیشہ مستفید ہوتے رہتے ہیں، البتہ عام پڑھے لکھے آدمی کا معاملہ ذرا مختلف ہوتا ہے۔ اسے مطالعہ حدیث کے سلسلے میں دوطرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

۱۔ عربی زبان و ادب سے ناواقفیت کی وجہ سے

اسے کتب حدیث کے ان تراجم پر انحصار کرنا پڑتا ہے جن میں سے اکثر کافی عرصہ پہلے لکھے گئے تھے۔ ان تراجم میں زبان و بیان کے اسلوب کی قدامت اور عدم سلاست کی بنا پر فہم حدیث کا عمل عام قاری کے لئے دشوار ہوتا ہے۔

۲۔ موجودہ لاکھوں صفحات پر مشتمل درجنوں کتب حدیث سے عام آدمی کا استفادہ کرنا اس کے محدود وسائل، محدود علمی صلاحیت اور تلاش رزق کی بھاگ دوڑ میں مطالعہ کی فرصت نہ ملنے کی وجہ سے مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔

اس صورت حال میں مدت سے ایسے مجموعہ احادیث کی ضرورت شدت سے محسوس کی جارہی تھی جو موجودہ تمام ذخیرہ احادیث کو سامنے رکھ کر مرتب کیا جائے اور جن میں حیات انسانی کے تمام پہلوؤں اور دور حاضر میں پیش آمدہ تمام مسائل پر حضور ﷺ کے ارشادات اور سنت مبارکہ کی رہنمائی میسر آسکے۔ جس میں جدید اور قابل فہم عنوانات کے تحت احادیث مبارکہ کا ترجمہ آسان اور سلیس ہو اور فہم حدیث کے سلسلے میں کسی الجھاؤ کا سامنا نہ کرنا پڑے۔ نیز شروحات کی طرف رجوع کیئے بغیر قاری زیر مطالعہ حدیث کا بنیادی مفہوم سمجھ سکے۔

احادیث مبارکہ کی درجنوں کتابوں پر مشتمل عظیم ذخیرہ کا مطالعہ کرکے اس سے انتخاب کرنا گویا علم و معرفت کے سمندر میں غواصی کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آج تک جس نے بھی اس سمندر کی غواصی کی، وہ اپنا دامن موتیوں سے بھر کر ہی نکلا: "معارج السنن للنّجاة من الضلال والفتن" (گمراہی اور فتنوں سے نجات کے لئے سنتوں کے زینے) کے نام سے مرتب کردہ مجموعہ احادیث کی صورت میں خدمتِ حدیث، اور خدمتِ دین وملت کی یہ عظیم سعادت عالم اسلام کی مایہ ناز علمی و روحانی شخصیت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری دامت فیوضہم کے حصہ میں آئی۔ ان کی اسلام اور ملت اسلامیہ کے لئے یہ شاندار اور جلیل القدر خدمت قابل صد تحسین ہے۔

اسلامی تاریخ کے گذشتہ ادوار میں محدثین کرام اور علم حدیث سے شغف رکھنے والے بعض اہل علم نے اگرچہ کسی خاص نقطہ نظر سے منتخبات حدیث کے مجموعے مرتب کر کے علم حدیث کی اشاعت اور فروغ میں قابلِ قدر خدمات انجام دیں۔ تاہم دورِ حاضر میں اللہ تعالیٰ کی توفیق اور حضور نبی مکرم ﷺ کی نگاہ کرم کے طفیل شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کو احادیث مبارکہ کی ایسی جامع اور منفرد اسلوب کی کتاب تالیف کرنے کی سعادت نصیب ہوئی ہے جس کی نظیر ہمارے علم و مطالعے کے مطابق گذشتہ کئی صدیوں میں نہیں ملتی۔ "مشک آں است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوئید" کے مصداق اس کتاب کا حسن ظاہری و معنوی اور افادیت اہل علم سے پوشیدہ نہیں رہے گی۔ تاہم عام قارئین کی توجہ اور معلومات کے لئے اس عظیم کتاب کی چند خصوصیات ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

معارج السنن کی خصوصیات

☆ معارج السنن کے ابواب اور فصول میں احادیث سے پہلے ان کے موضوعات سے مناسبت رکھنے والی قرآن مجید کی آیات شامل کی گئی ہیں۔

☆ ہر باب اور فصل کے عنوانات اور ذیلی سرخیاں اردو سے پہلے آفاقی زبان عربی میں دی گئی ہیں تاکہ کتاب کی افادیت آفاقی ہو جائے۔

☆ معارج السنن کی تدوین میں کتب صحاح ستہ کے علاوہ احادیث مبارکہ کے دیگر تمام مستند مجموعوں سے بھی استفادہ کیا گیا ہے، تاکہ حضور رحمت دو عالم ﷺ کی تعلیمات اور سنن کا کوئی پہلو مخفی نہ رہ جائے۔ چنانچہ معارج السنن احادیث مبارکہ کا ایسا گلدستہ ہے جس میں گلستان حدیث کے ہر شجر مبارک سے گلہائے رنگا رنگ شامل کر کے طالب فلاح کے لیے جاذب نظر اور اہل محبت کے مشامِ جاں کو معطر کرنے کا سامان کیا گیا ہے۔

☆ معارج السنن کی تدوین میں ترتیب احادیث کے حوالے سے بخاری و مسلم کی متفق علیہ احادیث کو اولیت دی گئی ہے۔ پھر وہ احادیث شامل کی گئی ہیں جنہیں صرف امام بخاری یا صرف امام مسلم نے روایت کیا۔ پھر صحاح ستہ سے منتخب روایات کو شامل کیا گیا ہے بعد ازاں احادیث مبارکہ کے دیگر مجموعوں سے منتخب احادیث درج کی گئی ہیں۔ نیز احادیث کے بعد موضوع سے متعلق آثار صحابہ و تابعین کو شامل کیا گیا ہے۔

☆ معارج السنن میں ہر حدیث میں حاشیہ پر وافر حوالہ جات کا التزام کیا گیا ہے، جس سے ان روایات کی دیگر مولفین کتب حدیث کے ہاں تلقی بالقبول ثابت ہوتی ہے۔

☆ معارج السنن کی تدوین میں احادیث منتخب کرتے وقت عصر حاضر کے تقاضوں، امت اور انسانی معاشرہ کو درپیش مسائل کو مدنظر رکھا گیا ہے۔

☆ معارج السنن کے بعض ابواب میں اہم مسائل کے حوالے سے بیان کردہ احادیث کے ساتھ جلیل المرتبت ائمہ فقہاء کی تصریحات و توضیحات بھی شامل کردی گئی ہیں جس سے زیر مطالعہ احادیث اور متعلقہ مسئلہ کی تفہیم آسان ہونے کے علاوہ قاری کی معلومات میں بھی اضافہ ہوجاتا ہے۔

☆ بعض ابواب اور فصول کے آخر میں موضوع سے متعلق صوفیاء متقدمین کے اقوال کی تعلیقات بھی شامل کی گئی ہیں جس سے موضوع کے فہم میں بڑی مدد ملتی ہے اور قاری ایک روحانی کیف محسوس کرتا ہے۔

☆ معارج السنن کی ہر جلد اپنے موضوع پر مکمل اور جامع ہے۔ اسی جامعیت اور کاملیت کی تشکیل کے لیئے ہر باب میں حدیث صحیح کی تمام اصناف سے استفادہ کیا گیا ہے کہ یہی اسلوب محدثین وفقہاء کا بھی رہا ہے، جن کے ہاں حدیث ضعیف پر بھی عمل کرنا فضائل اور ترغیب و ترھیب میں نہ صرف جائز ہے بلکہ مستحب بھی ہے۔

اس سلسلے میں مولانا احمد رضا خاں محدث بریلیؒ کی بیان کردہ ایک سبق آموز روایت کا ذکر ضروری سمجھتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ایک حدیث ضعیف میں بدھ اور ہفتہ کے روز پچھنے لگوانے کے بارے میں فرمایا گیا:

مَنْ اِحْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعاء وَيَوْمَ السَّبْتِ فَاَصَابَهٗ بَرَصٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ.

(الكامل لابن عدى، ٤/١٤٤٦)

’’جوشخص بدھ اور ہفتہ کے روز پچھنے لگوائے پھر اسے برص کی بیماری لاحق ہوجائے تو وہ کسی اور کی بجائے خود کو ملامت کرے‘‘۔

محمد بن جعفر بن مطر نیشا پوری کو فصد (پچھنے لگوانے) کی ضرورت تھی۔ بدھ کا دن تھا انہوں نے حدیث کو ضعیف سمجھ کر فصد کرالیا، جس پر انہیں برص کی بیماری لاحق ہوگئی، خواب میں سرور دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے، آپ سے فریاد کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

اِيَّاكَ وَالْاِسْتِهَانَةَ بِحَدِيْثِى.

خبردار میری حدیث کی اہانت نہ کرنا۔

اس تنبیہ پر محمد بن جعفر نے خواب میں ہی توبہ کرلی، آنکھ کھلی تو تندرست تھے۔

(مولانا احمد رضا خاں، جامع الاحاديث ٢/٤٢٤)

ہمارے ہاں علماء سند حدیث کو متن حدیث پر اولیت اور اہمیت دیتے ہیں، یعنی متن حدیث کی قبولیت کا انحصار صرف سند حدیث پر ہوتا ہے جبکہ علما ربانیین کے ہاں قبولیت حدیث میں یہ پہلو بطور خاص پیش نظر ہوتا ہے کہ اگر حدیث شریف قرآن مجید سے متعارض نہیں اور اس میں فضیلت یا تذکیر اور نصیحت کا پہلو موجود ہے جو مطلوب شریعت بھی ہے تو اس روایت کو قبول کرنے اور اس پر عمل کرنے میں کوئی حرج نہیں سمجھتے خواہ اس کی سند میں کوئی ضعف بھی پایا جاتا ہو۔

☆ معارج السنن میں احادیث کے ترجمہ کے دوران وضاحتی الفاظ اور جملے قوسین میں درج کئے گئے

ہیں، ترجمہ آسان، عام فہم اور سلیس ہے اور علمی اسلوب کو ملحوظ رکھ کر کیا گیا ہے۔

الغرض گیارہ جلدوں پر مشتمل معارج السنن ظاہری ومعنوی خوبیوں سے آراستہ ہے اعلیٰ کاغذ، معیاری طباعت اور مضبوط جلد نے اس کے حسن اور افادیت کو دوبالا کردیا ہے۔

حضور نبی اکرم ﷺ کا اسوہ مبارک اور آپ کے ارشادات ابدی و آفاقی معنویت اور افادیت کے حامل ہیں، ان کی تشریعی حیثیت صرف دور نبوی یا دور صحابہ کے لئے ہی نہیں تھی، بلکہ آج بھی اس کی وہی حیثیت اور افادیت ہے جو دور نبوی میں تھی، قرآن مجید کی ہدایت اور سنت رسول ﷺ کی برکات کا شیریں چشمہ آج بھی جاری ہے۔ ملت کی خیر وفلاح اور انفرادی واجتماعی اصلاح کا راز قرآن وسنت کا دامن مضبوطی سے تھامنے میں ہی ہے۔

ذیل میں معارج السنن کے موضوعات کی اختصار کے ساتھ جلد وار فہرست دی جارہی ہے۔ جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس عظیم ذخیرہ احادیث میں اسلامی معاشرے کے ہرفرد کے لئے خواہ اس کا تعلق تعلیم وتعلّم سے ہو یا دعوت وارشاد سے، ایوان عدل سے ہو یا ایوان حکومت سے، معاشرے کے کسی طبقہ سے ہو یا ریاست کے کسی ادارے سے، اس کتاب میں ان سب کی فوز وفلاح کے لئے کامل رہنمائی ہے اور دنیا میں پھیلی گمراہی اور فتنوں سے نجات کا مکمل سامان موجود ہے۔

معارج السنن کے چند موضوعات کا تذکرہ

☆ اللہ تعالیٰ پر ایمان، اسماء اور صفات باری تعالیٰ

☆ توحیدی وشرک، اللہ کی محبت، عبادت، توکل و استعانت، صدق نیت، اخلاص، استقامت، تقوی، ورع اور اللہ کی اطاعت

☆ خشیت الٰہی، ذکر الٰہی اور آداب ذکر

☆ اللہ پر بندوں کے حقوق

☆ مقام رسالت، شرف رسالت اور ایمان بالنبی

☆ حضور کے خصائص، شمائل اور فضائل

☆ حضور نبی اکرم کے معجزات و کمالات

☆ محبت وتعظیم نبی ﷺ، اطاعت رسول واتباع سنت

☆ نبی اکرم ﷺ اور اولیاء امت سے توسل وتبرک

☆ حضور کی مدح گوئی شرف الرسل والانبیاء

☆ فضائل خلفاء راشدین، فضائل عشرہ مبشرہ، فضائل اہل بدر و مدینہ، فضائل مہاجرین وانصار، فضائل و تعظیم صحابہ، فضائل صحابیات، فضائل اہل بیت، فضائل ازواج رسول ﷺ، فضائل فاطمۃ الزہراء، فضائل و محبت حسنین کریمین، فضائل امام محمد المھدی۔

☆ کرامات صحابہ و اہل بیت، کرامات تابعین و اتباع تابعین، کرامات اولیاے وصلحاء

☆ امت کے بارے میں ائمہ فقہاء اور محدثین کے اقوال

☆ کتاب وسنت سے تمسک کی فضیلت

☆ بدعت اور اس کی اقسام

☆ طہارت اور اسکی فضیلت

☆ فرضیت صلوۃ، اذان اقامت اور نماز با جماعت کی فضیلت، مساجد کی فضیلت، نماز کے بعد دعا اور اذکار کی فضیلت، سنتوں اور نوافل کی فضیلت، جمعہ اور عیدین کی فضیلت، صوم رمضان، صلاۃ تراویح اور اعتکاف کی فضیلت، شب قدر اور نفلی روزوں کی فضیلت، زکوۃ اور انفاق فی سبیل اللہ اور صدقہ کی فضیلت، بخل کی مذمت۔

☆ حج وعمرہ کی فضیلت، زیارت روضہ اطہر کی فضیلت، مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے فضائل

☆ تعلیم وتعلم کی فضیلت اور آداب، قرآن مجید

اور اس کی سورتوں کے فضائل، تلاوت قرآن، تعلیم قرآن اور عمل بالقرآن کی فضیلت

☆ نبی اکرم ﷺ پر درود وسلام کی فضیلت

☆ شب و روز کے اذکار اور دعاؤں کی فضیلت، خاص ایام اور مہینوں کی فضیلت

☆ امر بالمعرف، نہی عن المنکر، تعاون علی البر کی فضیلت

☆ جہاد بالنفس والعلم والمال، ظلم کے خلاف جنگ

☆ حقوق والدین و اقارب، حقوق الزوجین، حقوق الاولاد، حقوق عامۃ المسلمین اور ان کے باہمی تعلقات

☆ غیر مسلم کے حقوق اور ان سے تعلقات

☆ ضعیفوں اور مساکین کے حقوق

☆ حکمرانوں کے فرائض، رعایا کے فرائض

☆ حقوق الاموات، وزیارۃ القبور، ایصال ثواب، احوال الموتی والقبور

☆ حقوق حیوانات والطیور والنباتات والجمادات

☆ اخلاق حسنہ ان کی فضیلت اور تفصیلات

☆ بداخلاق اور اس کی مذمت برے اخلاق کی تفصیلات

☆ آداب معاشرت، تجارت، حکومت

☆ قیامت کی علامات اور فتنوں کا ظہور۔ احوال قیامت اہل جنت اور اہل دوزخ کے احوال۔

❁❁❁❁❁

اظہار تعزیت: گذشتہ ماہ محترم سمیع اللہ شامی (سابق ناظم نشتر ٹاؤن) کے والد محترم اور محترم ثناء اللہ ربانی منہاجین (سیالکوٹ) کے سسر، محترم ملک اخلاق احمد (شیر شاہ کراچی) کے چھوٹے بھائی محترم حسنات احمد علوی اور پھوپھی اور خالہ، محترم انار خان (راولپنڈی) کے ماموں، محترم قاری محمد یعقوب گوہر (مریدکے) کے والد محترم، محترم خالد حسین کھوکھر (مریدکے) کی ہمشیرہ، محترم فیض الحسن قادری (صدر بحرین) کی ساس، محترم محمد رمضان بٹ (سابقہ نائب صدر کویت)، محترم طلعت محمود (نائب ناظم کویت) کے سسر، محترم سید محمود شاہ (صدر ڈنمارک) کی ہمشیرہ اور ساس، محترم غلام مرتضی قادری (ناظم یونان) کی والدہ، محترم حاجی محمد نیاز (برطانیہ) کے والد، محترم حاجی محمد منیر (صدر مرکز ڈنمارک) کے والد، محترم سید محمد نعیم شاہ (منہاجین) (ڈائریکٹر مرکز ڈنمارک) کے بھائی، محترم آفتاب احمد (شکرگڑھ) کے والد، محترم خلیل احمد خان کاکڑ (جڑانوالہ) کی والدہ، محترم شہزاد حسین (فیصل آباد) کے والد، محترم ملک محمد حنیف (فیصل آباد) کے والد، محترم حاجی مقبول احمد (فیصل آباد) کے والد، محترم ملک سرفراز حسین اعوان (حافظ آباد)، محترم چوہدری ریاست علی چدھڑ (پنڈی بھٹیاں) کے چچا، محترم محمد قاسم چشتی (سرگودھا) کی اہلیہ، محترم محمد حماد رضا لالی (لالیاں) کے والد اور والدہ، محترم وسیم سعید (سیالکوٹ) کی والدہ، محترم طاہر خان درانی (سیالکوٹ) کی والدہ، محترم اشفاق احمد (سیالکوٹ) کی ہمشیرہ، محترمہ فہمیدہ بٹ (سیالکوٹ) کے والد، محترم قاری عمر حیات (سیالکوٹ) کے بھائی، محترم ملک نصیر چاند (سیالکوٹ) کی اہلیہ، محترم اکرام صدیقی (سیالکوٹ) کے والد، محترم حاجی اللہ رکھا (سیالکوٹ) کا نواسہ، محترم اللہ یار جوئیہ (لالیاں)، محترم میاں امجد علی (لالیاں) کی بیٹی، محترم میاں محمد اطہر (سلانوالی) کی خالہ، محترم پروفیسر نذیر احمد (سلانوالی) کے بڑے بھائی، محترم سجاد حسین (وزیرآباد) کے والد، محترم الطاف حسین (کبیر والا) کے والد اور محترم محمد اکرم نیازی (جڑانوالہ) کے والد قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی بخشش و مغفرت فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل اور اجر عظیم عطا فرمائے۔ آمین

عالمی میلاد کانفرنس 2014ء (مینار پاکستان لاہور)

اوورسیز پاکستانیوں کے زیر اہتمام خوبصورت تقریب (برمنگھم)

گلوبل پیس اینڈ یونٹی کانفرنس (2013ء)

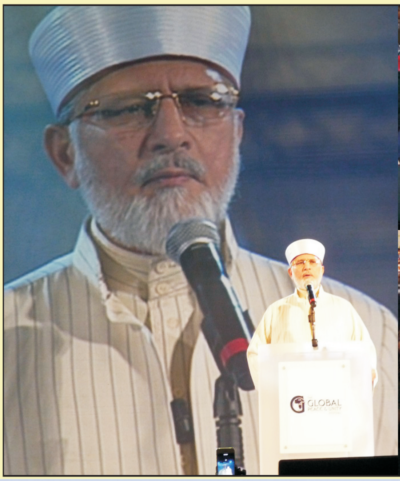

تقریبِ افتتاح گوشۂ درود و مینارۃ السلام

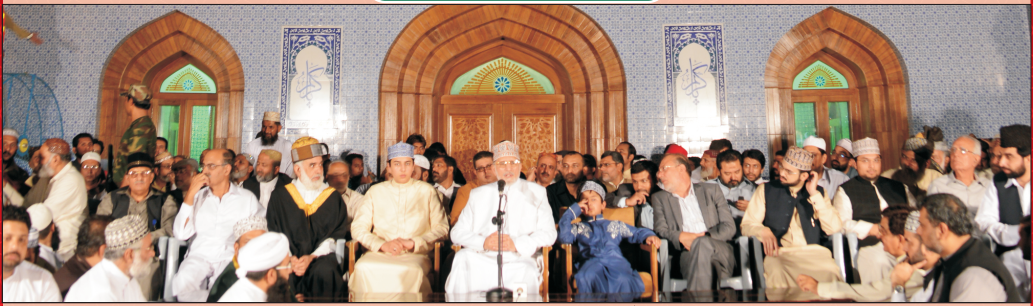

سٹیج پر تشریف فرما شیخ الاسلام اور مہمانانِ گرامی

محترم صاحبزادہ حماد مصطفیٰ المدنی، محترم صاحبزادہ احمد مصطفیٰ العربی اور
دیگر ثناءخوانان مصطفیٰ ﷺ ہدیہِ عقیدت پیش کررہے ہیں

محترم بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان
گوشہ درود پروجیکٹ پر بریفنگ دیتے ہوئے

شیخ الاسلام گوشۂ درود کا افتتاح فرما رہے ہیں

افتتاح کے بعد شیخ الاسلام گوشۂ درود میں مہمانانِ گرامی کے ہمراہ حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں صلوۃ وسلام کا نذرانہ پیش کررہے ہیں

پاکستان عوامی تحریک کے زیر اہتمام احتجاجی ریلی (29 دسمبر 2013ء لاہور)

پاکستان لیگ آف امریکہ کی طرف سے شیخ الاسلام کیلئے ''قائداعظم ایوارڈ''

سیرت الرسول ﷺ کانفرنس (امریکہ)

انٹرنیشنل سنی کانفرنس (برطانیہ)

محترم صاحبزادہ حماد مصطفیٰ المدنی اور محترم صاحبزادہ احمد مصطفیٰ العربی
ہدیۂ نعت پیش کر رہے ہیں

محترم ڈاکٹر رحیق احمد عباسی اور محترم شیخ زاہد فیاض
شرکاءِ اعتکاف سے مخاطب ہیں

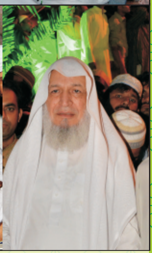

شہرِ اعتکاف میں شریک مرکزی قائدین، مہمانانِ گرامی اور ایرانی قراء کی خصوصی شرکت

گوجرانوالہ: عوامی انقلاب مارچ (15فروری2013ء)

فیصل آباد: عوامی انقلاب مارچ(17فروری2013ء)

پاکستان عوامی تحریک کے زیرِاہتمام عوام دشمن نظام کے خلاف جلسۂ عام۔۔۔راولپنڈی

دیساں دا راجہ
ساڈے آقا ﷺ دا پیارا

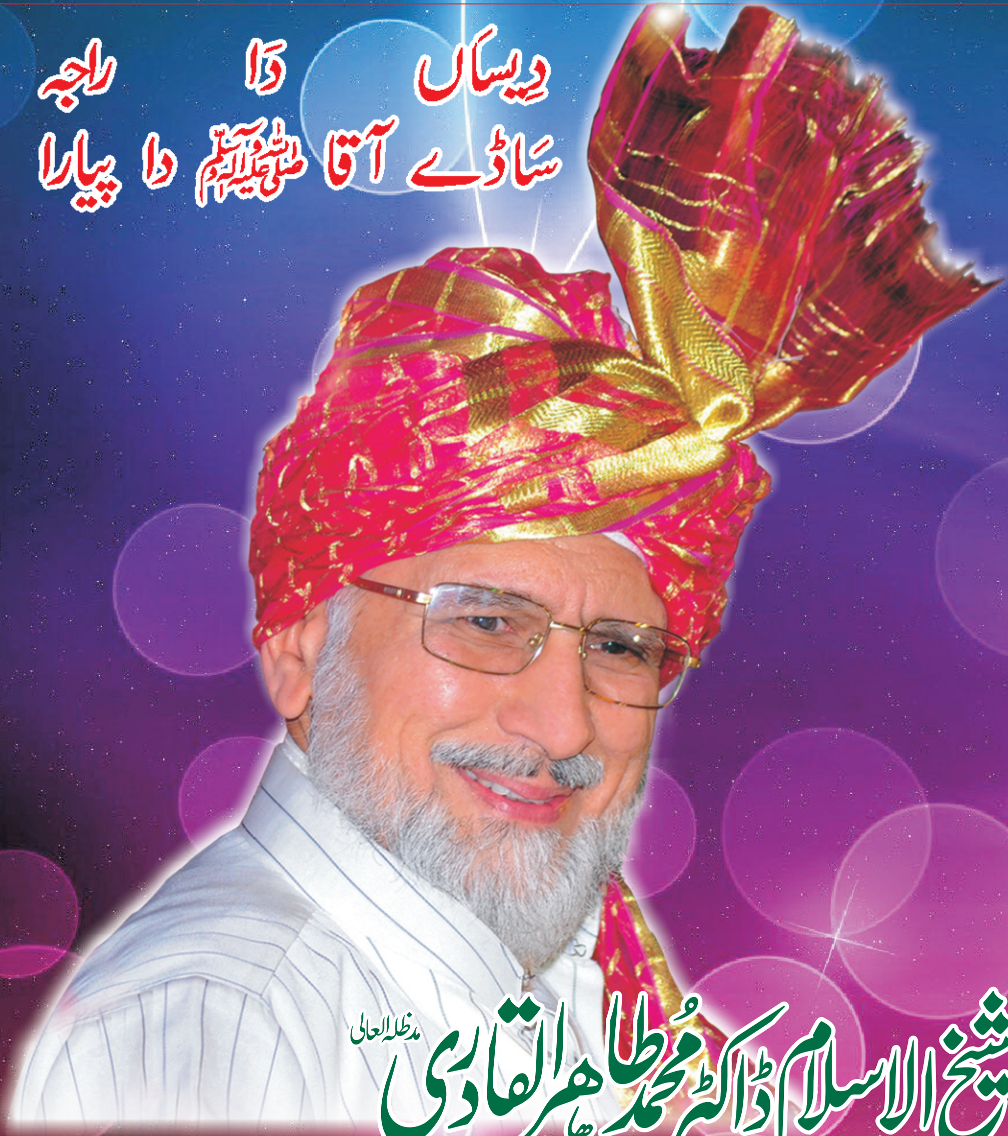

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری مدظلہ العالی

63 ویں سالگرہ پر ہدیہ تہنیت

اللہ تعالیٰ ہمارے قائد کو عمر خضر عطا فرمائے

منہاج القرآن انٹرنیشنل کینیڈا

MinhajCanada.org

ہر لحظہ ہے مومن کی نئی شان نئی آن

2013ء عالمی مبلغ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی علمی، فکری، سیاسی جدوجہد پر ایک نظر

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی زندگی کا ایک ایک لمحہ شروع دن سے آج تک تجدید و احیاء دین کے عظیم مصطفوی مشن کی تکمیل کے لئے وقف ہے۔ عالمی سطح پر حقیقی اسلامی تعلیمات اور امن و محبت کے فروغ کے لئے کی گئی محنت اور جہد مسلسل کے تناظر میں شیخ الاسلام کی زندگی کا ہر آنے والا دن، مہینہ اور سال نئے ریکارڈز مرتب کرتا اور اہلِ علم و عرفاں کی آنکھوں کو خیرہ کرتا نظر آتا ہے۔ 2013ء بھی ایک ایسا ہی سال تھا جس نے شیخ الاسلام کو حاصل خداداد صلاحیتوں کا منہ بولتا ثبوت فراہم کیا۔ ذیل میں ہم 2013ء میں شیخ الاسلام کی عالمی سطح پر کی گئی علمی، فکری، سماجی و سیاسی کاوشوں کو نذرِ قارئین کر رہے ہیں:

1۔ عالمی میلاد کانفرنس 2014ء

بنگلور (انڈیا) اور پاکستان کے 250 شہروں میں عظیم الشان اجتماعات

تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام 30ویں عالمی میلاد کانفرنس امسال گزشتہ کانفرنسز سے منفرد اور تاریخی حیثیت کی حامل تھی۔ حضور ﷺ سے والہانہ عشق کا اظہار تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام امسال ملک پاکستان کے 250 شہروں میں ہونے والی میلاد کانفرنسز کے ذریعے کیا گیا جن میں ہر جگہ ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ انڈیا کے شہر بنگلور میں منہاج القرآن انٹرنیشنل انڈیا اور دنیا کے دیگر ممالک میں منہاج القرآن اسلامک سنٹرز میں منعقدہ میلاد کانفرنسز میں بھی لاکھوں افراد نے شرکت کی۔ اس طرح مجموعی طور پر لاکھوں افراد نے تحریک منہاج القرآن کے تحت ہونے والی میلاد کانفرنسز میں شرکت کی۔ Q.Tv, ARY Zauq اور منہاج ٹی وی کے ذریعے بالواسطہ طور پر پوری دنیا سے کروڑوں عشاقان رسول ﷺ نے اس عالمی میلاد کانفرنس میں شرکت کر کے حضور ﷺ سے اپنی محبت کا اظہار کیا۔

حسب سابق مینار پاکستان پر بھی 13 جنوری 2014ء کو عالمی میلاد کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ شدید سردی کے باوجود کھلے آسمان تلے مینار پاکستان کے سبزہ زار میں صرف لاہور شہر سے لاکھوں عشاق مصطفیٰ ﷺ نے عالم اسلام کی سب سے بڑی میلاد کانفرنس میں شرکت کی۔

مینار پاکستان پر منعقدہ عالمی میلاد کانفرنس کی صدارت تحریک منہاج القرآن کے صدر محترم ڈاکٹر حسین محی

الدین القادری نے کی۔ اس کانفرنس میں سیکرٹری جنرل مجلس وحدت المسلمین محترم علامہ امین شہیدی، محترم علامہ سید مختار احمد شاہ نعیمی (ہوسٹن، امریکہ)، محترم امیر افضل سلطان (سجادہ نشین حضرت سلطان باہوؒ)، حضرت امام بدیع الزمان نورسیؒ (ترکی) کے ارادت مند اور حضرت علامہ محمد اقبالؒ کے پوتے محترم ولید اقبال نے خصوصی شرکت کی۔ صدر پاکستان عوامی تحریک محترم شیخ زاہد فیاض، ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈا پور اور جملہ مرکزی قائدین بھی مصر، عرب ممالک اور وطن عزیز کے نامور قراء، نعت خوانان، پاکستان بھر سے جید علماء و مشائخ عظام، مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے قائدین، سماجی رہنما، تاجر برادری وکلا برادری، طلباء تنظیموں کے قائدین اور مسیحی، سکھ، ہندو اور دیگر غیر مسلم رہنماؤں کے ہمراہ اس عالمی میلاد کانفرنس کے وسیع سٹیج پر تشریف فرما تھے۔ اس عالمی میلاد کانفرنس میں محترم قاری نور احمد چشتی نے تلاوت اور محترم محمد افضل نوشاہی، محترم محمد شہزاد حنیف مدنی، محترم شہباز قمر فریدی اور منہاج نعت کونسل نے حضور ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت کی سعادت حاصل کی۔ نقابت کے فرائض محترم علامہ فرحت حسین شاہ، محترم علامہ غلام مرتضیٰ علوی، محترم وقاص قادری اور محترم محمد مدثر اعوان نے سرانجام دیئے۔ اس عالمی کانفرنس میں مہمانان گرامی نے بھی اپنے جذبات کا اظہار کیا۔

☆ محترم علامہ امین شہیدی (سیکرٹری جنرل مجلس وحدت المسلمین) نے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ آج کی شب اس ہستی کی آمد کی شب ہے جو ہستی باعث تخلیق کائنات ہے وہ ہستی جو اگر نہ ہو تو کائنات کچھ نہیں ہے۔ وہ ہستی جو خود معشوق رب بھی ہے اور عاشق رب بھی۔ وہ ہستی جس کی آمد کے بعد زمین میں تاریکیاں ختم ہوئیں اور ظلمتوں کو نورانیت ملی اور کائنات کا ذرہ ذرہ اس کی نورانیت سے چمکنے لگا۔ وہ ہستی جس کی محبت ایمان ہے اور جس سے محرومی کفر ہے۔ مینار پاکستان کا یہ نورانی اور باعظمت اجتماع کا سہرا شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے سر ہے، ان کے رفقاء نے آج کی اس بابرکت محفل کو سجایا، اس پر یہ مبارک باد کے مستحق ہیں۔

☆ محترم سردار بشن سنگھ (چیئرمین بابا گورونانک جی ویلفیئر ٹرسٹ) نے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ سٹیج پر بیٹھے ہوئے معزز مہمانان اور پنڈال میں بیٹھے ہوئے احباب کو محمد ﷺ کی ولادت پر لاکھوں مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ ہمارے مسلمان بھائی نبی کی ولادت کا دن منا رہے ہیں اور ہم بھی ان کی خوشیوں میں برابر کے شریک ہیں۔ 10,8 سال سے انٹرفیتھ اور بین المذاہب کے حوالے سے ہم جو دن بھی مناتے ہیں ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کی پوری ٹیم ادھر پہنچ جاتی ہے۔ ہم دعا کرتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب کو مزید ہمت ملے کہ ان کی کاوشوں سے سکھوں اور مسلمانوں کے درمیان بھی محبت قائم ہو رہی ہے، ایک دوسرے کے دکھ سکھ میں شریک ہوا جا رہا ہے۔

☆ محترم بشپ اکرم گل (عیسائی رہنما) نے عالمی میلاد کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری، ان کے صاحبزادے اور منہاج القرآن کے سہیل رضا صاحب کا شکر گزار ہوں کہ ہمارے ہاں جب بھی کوئی آفت آتی ہے تو سب سے پہلے منہاج القرآن کا کیمپ دیکھنے کو ملتا ہے۔ میڈیکل اور خوراک کے لئے جو کیمپ سب سے پہلے لگائے جاتے ہیں، منہاج القرآن ان میں سر فہرست ہے۔ آج آپ حضور محمد ﷺ کی ولادت کا دن منا رہے ہیں تو میں اپنی طرف سے اور تمام مسیحیوں کی جانب سے آپ کو اتھاہ گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ آپ ہمیشہ خوش و خرم رہیں، اسی طرح محبت و امن کا پیغام جو منہاج القرآن سے ملتا ہے وہ چلتا رہے۔ ہم ان سے ہمیشہ خیر کی توقع رکھتے ہیں۔ جس طرح آج ہم ولادت محمد ﷺ پر اکٹھے ہیں اس طرح ہم سب مل کر اس پاکستان میں امن و سلامتی کے لئے اکٹھے ہیں تا کہ یہ بھائی چارہ اور یگانگت قائم رہے۔

☆ محترم پنڈت بھگت لال (ہندو رہنما) نے کہا کہ میں اپنی برادری کی طرف سے حضرت محمد ﷺ کی ولادت پر آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ جناب ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب ہم سب کے حقوق، مساوات اور امن کی بات کرتے ہیں۔ ہم طاہرالقادری صاحب کی اس لئے عزت کرتے ہیں کیونکہ وہ اللہ اور اس کے حبیب ﷺ کی تعلیمات کی روشنی میں پوری دنیا میں امن ومحبت کا پیغام پہنچارہے ہیں۔ آج انہوں نے سرکار دو عالم ﷺ کی ولادت کے موقع پر کل مذاہب کو اکٹھا کردیا ہے اور ہر مذہب کا بندہ اور بہن بھائی یہاں تشریف فرما ہیں۔

؎ محمد جس کے نہیں اس کا خدا ہوتا نہیں ۔۔۔ پیشیاں پڑتی ہیں لیکن فیصلہ ہوتا نہیں
بھگت یہ ایمان ہے میرا حادثہ ہوتا نہیں

ہمیں بھی یہ اعزاز حاصل ہے کہ ہم نے بھی منہاج القرآن کے تعاون سے 2012ء میں لاہور میں اپنے مندر میں میلاد کی محفل کروائی۔

؎ عشق ہوجائے کسی سے کوئی چارہ تو نہیں ۔۔۔ صرف مسلم کا محمد ﷺ پر اجارہ تو نہیں

☆ ہوسٹن، امریکہ سے تشریف لائے ہوئے محترم سید مختار احمد شاہ نعیمی اشرفی (خلیفہ مجاز کچھوچھہ شریف) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پہلے نبی آتے تھے اب نبی نہیں آتے، اب ولی آتے ہیں اور ولی جب آتے ہیں تو سب کو ملاتے ہیں۔ کچھ اولیاء ایسے ہوتے ہیں جنہیں سوسال کے بعد مخلوق کی طرف بھیجا جاتا ہے۔ اس ولی کو اصطلاح میں مجدد کہتے ہیں۔ پہلی صدی کے مجدد امام اعظم، دوسری صدی کے مجدد امام شافعی، تیسری صدی کے مجدد امام مالک، چوتھی صدی کے مجدد امام بیہقی، پانچویں صدی کے مجدد الشیخ عبدالقادر جیلانی، چھٹی صدی کے مجدد خواجہ معین الدین چشتی اجمیری، ساتویں صدی کے مجدد تاج الدین سبکی، آٹھویں صدی کے مجدد علامہ ابن حجر عسقلانی، نویں صدی کے مجدد علامہ جلال الدین سیوطی، دسویں صدی کے مجدد علامہ قسطلانی، گیارھویں صدی کے مجدد الف ثانی، بارھویں صدی کے مجدد اورنگ زیب و ملا جیون، تیرھویں صدی کے شاہ عبدالعزیز اور چودھویں صدی کے حضرت شاہ احمد رضا خان بریلوی رحمھم اللہ تعالیٰ ہیں۔ پندرھویں صدی میں کوئی کسی مجدد کا نام نہیں لے رہا۔ میں نے پہلے بھی کہا اور آج بھی کہہ رہا ہوں کہ پندرھویں صدی کے مجدد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہیں۔ محترمہ بے نظیر بھٹو نے لندن میں شیخ الاسلام کی گفتگو سننے کے بعد تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ان کی تقریر سن کر مجھے فخر ہے کہ میں ایک مسلمان عورت ہوں۔ دنیا بھر کے زعماء و اکابرین شیخ الاسلام کی خدمات کے معترف ہیں۔ اہل پاکستان سن لو! کہیں ہاتھ ملتے نہ رہ جانا ترستے نہ رہ جانا، آج وہ ہستی ہمارے اندر موجود ہے۔ سب ان کے ساتھ مل جاؤ۔ اس جگہ پر کبھی قائداعظم بھی بیٹھے تھے اور انہوں نے پاکستان کے قیام کا اعلان کیا تھا، ان کی قیادت میں سب لوگ اکٹھے تھے۔ ان کے بعد اگر ساری اقوام کو ملانے والے، سارے مذاہب کو ملانے والے اور سارے فرقوں کو ملانے والا اگر کوئی نظر آیا ہے تو وہ طاہرالقادری صاحب ہیں۔ اے اللہ اس ہستی کا سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم و دائم فرما۔

☆ شاعر مشرق حضرت علامہ محمد اقبالؒ کے پوتے محترم ولید اقبال ایڈووکیٹ نے کہا کہ میں تحریک منہاج القرآن کا بے حد ممنون ہوں کہ مجھے اس تاریخی مقام پر آپ سے مخاطب ہونے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے جو نعرہ ایک سال پہلے بلند کیا تھا کہ ''سیاست نہیں ریاست بچاؤ'' وہ نعرہ بالکل سچ اور حقیقت پر مبنی ہے ہم اس ریاست کو اس صورت میں بچا سکتے ہیں کہ اگر ہم اپنے آپ کو اخوت، محبت، رواداری اور باہمی برداشت کی ان اقدار سے آراستہ کریں جن کی مثال نبی کریم ﷺ کی قائم کردہ ریاست مدینہ میں پائی جاتی تھی۔ پاکستان وہی خواب ہے جن کو علامہ محمد اقبالؒ نے

دیکھا اور قائداعظمؒ نے شرمندہ تعبیر کیا۔

☆ ناظم اعلیٰ تحریک منہاج القرآن محترم خرم نواز گنڈا پور نے مہمانان گرامی وشرکاء کانفرنس کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ میں تحریک کی جانب سے تمام احباب، مہمانان گرامی قدر، درجنوں ممالک سے تشریف لائے ہوئے معزز مہمانان گرامی قدر اور 250 شہروں میں ویڈیو لنک کے ساتھ اس میلاد کانفرنس میں شریک تمام سامعین کا شکر گزار ہوں اور اللہ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اللہ نے ہمیں موقع دیا کہ ہم حضرت محمد ﷺ کی ولادت کی خوشی میں 30ویں عالمی میلاد کانفرنس میں حاضر ہیں۔ یہ فخر، یہ اعزاز صرف منہاج القرآن کو حاصل ہے کہ یہ محفل دنیا کے کئی ممالک میں سجائی جا رہی ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے رسول پاک ﷺ سے محبت کرنے والوں کو موقع دیا کہ وہ سب اکٹھے ہوکر سرکار کی خدمت میں اپنی محبت کا ثبوت دیں۔ اس حسین رات جس محبت، نظم و ضبط سے آپ شریک ہیں ان شاء اللہ اسی طرح ہم مل کر شیخ الاسلام کے خواب ''کرپشن، دہشت گردی سے پاک پرامن پاکستان'' کی تعبیر بھی حاصل کریں گے۔ ان شاءاللہ وہ صبح ہم ضرور دیکھیں گے۔

☆ صدر پاکستان عوامی تحریک اور عالمی میلاد کانفرنس کے انعقاد کی مرکزی کمیٹی کے سربراہ محترم شیخ زاہد فیاض نے ملک پاکستان کے 250 مقامات اور بنگلور (انڈیا) میں ہونے والی عالمی میلاد کانفرنس کی تفصیلات سے شرکاء کو آگاہ کرتے ہوئے تحریک منہاج القرآن یوتھ لیگ، مصطفوی سٹوڈنٹ موومنٹ، پاکستان عوامی تحریک، منہاج القرآن علماء کونسل اور منہاج القرآن ویمن لیگ کی کارکنان اور لاکھوں عاشقان مصطفیٰ ﷺ کو خصوصی مبارکباد پیش کی۔

خطاب محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری

عالمی میلاد کانفرنس سے صدر تحریک منہاج القرآن محترم صاحبزادہ ڈاکٹر حسین محی الدین قادری نے خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا کہ

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ . (الاحزاب:۲۱)

''فی الحقیقت تمہارے لیے رسول اللہ (ﷺ کی ذات) میں نہایت ہی حسین نمونۂ (حیات) ہے''۔

اللہ رب العزت ایک پوشیدہ خزانہ تھا، اس نے اپنے آپ کی پہچان کروانا چاہی اور پوشیدہ خزانے کو ظاہر کرنے کے لئے انسان کو تخلیق فرمایا تاکہ وہ پوشیدہ خزانہ ہر شخص پر عیاں ہوجائے۔ اللہ تعالیٰ نے جس کو خزانہ کہا وہ درحقیقت اس کی صفات تھیں جو کبھی پوشیدہ تھیں۔ خدا نے چاہا کہ اپنی صفات کو ظاہر کردے۔ لہٰذا اللہ رب العزت نے انسان کو پیدا کیا اور اپنی صفات کو ان میں تقسیم کردیا۔

اس نے اپنی صفت رزاقیت کے فیض کو مخلوق میں تقسیم فرمایا تو طبقۂ کسان وجود میں آیا۔۔۔ صفت شفاء کے فیض کو تقسیم فرمایا تو ڈاکٹرز اور حکماء سامنے آئے۔۔۔ صفت عدل و انصاف کے فیض کو تقسیم فرمایا تو وکلاء اور جج ظاہر ہوئے۔۔۔ اپنے علم وحکمت اور عرفان کے صفت کے فیض کو تقسیم فرمایا تو علماء، مربیین اور اولیاء سامنے آئے۔۔۔ الغرض وہ مخلوق کے ایک ایک طبقے پر اپنی صفت ظاہر کرتا چلا گیا اور وہ پوشیدہ خزانہ لوگوں کے سامنے ظاہر ہوتا چلا گیا۔ نتیجتاً دنیا میں مختلف پروفیشنز وجود میں آتے چلے گئے۔

اللہ رب العزت کی متعدد صفات کے اظہار کو لئے جب یہ طبقات سامنے آئے تو ان میں کمزوری اور عجز تھا۔ اللہ رب العزت کو معلوم تھا کہ میری صفات کا کامل مظہر بننا ان کی طاقت سے باہر ہے۔لہذا اس نے اپنی مخلوق میں سے ایسی ذات کو کھڑا کردیا جو جنس میں تو ان لوگوں جیسی تھی لیکن وہ ایک ایسی ذات تھی جس کو اپنی کامل صفات کا مظہر بنایا تاکہ جنس میں لوگوں جیسی ہو مگر جب لوگ اس کو دیکھیں تو جان جائیں کہ خدا کا محبت کرنا کیسا ہوتا ہے۔۔۔خدا کا حسین ہونا کیسا ہوتا ہے۔۔۔ خدا کا علم دینا کیسا ہوتا ہے۔۔۔خدا کا انصاف کرنا کیسا ہوتا ہے۔ اللہ رب العزت تاجدار کائنات کی صفات کو اپنی صفات سے بدلتا چلا گیا اور ان کی ہر ہر صفت کو خدا اپنی صفت میں رنگتا چلا گیا پھر اعلان فرمادیا **لقد کان لکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ** اب اے بندے یہ تمام صفات تیرے سامنے ہیں۔اے مخلوق اب اسوۂ کاملہ کا عظیم نمونہ میرے مصطفیٰ ﷺ کی شکل میں ہے۔ان کی پیروی کر، نجات تیرا مقدر بن جائے گی۔

آج کی رات جو تاجدار کائنات کا میلاد منا رہے ہیں دراصل وہ ارادہ الٰہی کے ظہور میں آنے کا جشن منارہے

نارویجن ترجمہ عرفان القرآن کی تقریب رونمائی

نارویجن مسلم آرٹ اینڈ کلچرل سوسائٹی، منہاج القرآن انٹرنیشنل اوسلو اور جماعت اہلسنت کے اشتراک سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے ترجمۂ قرآن ’’عرفان القرآن‘‘ کی نارویجن زبان میں ترجمہ کی تقریب رونمائی مرکز جماعت اہل سنت اوسلو میں 3 اگست 2013ء کو منعقد ہوئی جس میں ناروے کی ممتاز مذہبی، سیاسی اور سماجی شخصیات سمیت نومسلم نارویجن اور سینکڑوں پاکستانی، انڈین اور دیگر مسلم ممالک سے تعلق رکھنے والے نوجوان شریک ہوئے۔ اس تقریب میں نارویجن مسلم آرٹ اینڈ کلچرل سوسائٹی کے صدر شیراز اسلم، مسلم آرٹ اینڈ کلچرل سوسائٹی کے نائب صدر اور ناظم منہاج لائبریری محترم عقیل قادر اور منہاج القرآن اوسلو کے نائب جنرل سیکرٹری محترم فیض عالم قادری نے اظہار خیال کیا۔ ناروے کے معروف مذہبی سکالر اور جماعت کے امام وخطیب محترم پیر سید نعمت علی شاہ بخاری نے اس تقریب کی نقابت کی۔ استقبالیہ منہاج القرآن سنٹر کے ڈائریکٹر محترم علامہ اقبال فانی نے دیا۔ اس پروجیکٹ کے روح رواں محترم عقیل قادر، محترم فیض عالم قادری کو انکی انتھک محنت لگن اور بے مثال قربانی پر علماء، فضلاء اور جملہ مسلمانوں نے زبردست خراج تحسین پیش کیا۔محترم عقیل قادر نے کہا کہ اس پروجیکٹ کو مکمل کرنے پر میں خاص طور پر نارویجن مسلم آرٹ اینڈ کلچرل سوسائٹی کی پوری انتظامیہ اور اس سے تعاون کرنے پر تمام لوگوں کا تہہ دل سے شکرگذار ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ پاک ہر ایک کی کاوش کو اپنی بارگاہ اقدس میں قبولیت عطا فرمائے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ہماری سوسائٹی کو یہ اعزاز نصیب ہوا ہے کہ ناروے کی تاریخ میں میں پہلی بار کسی بھی اسلامی تنظیم کی طرف سے یہ پہلا مکمل ترجمہ قرآن ہے۔سکینڈے نیوین ممالک اور بالخصوص ناروے میں قرآن پاک کو سمجھنے میں نوجوان نسل اور نومسلم افراد سخت مشکلات کا شکار تھے وہاں انگریزی اور اردو نہ جاننے کے سبب قرآن اور اسلامی لٹریچر کو سمجھنا بے حد مشکل تھا۔ ہم نے انتہائی سوچ بچار اور غور وخوض کے بعد باہمی صلاح ومشورے سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے مشہور ومعروف ترجمہ قرآن کا انتخاب کیا اور 1.5 ملین کراؤن کی خطیر رقم خرچ کرکے 2 سال کے اندر نارویجن زبان میں قرآن مجید کے الوہی بیان کا لغوی، ادبی، علمی، اعتقادی، فکری، سائنسی، تفسیری اور جملہ پہلوؤں پر مشتمل جامع اور عام فہم ترجمہ قرآن عرفان القرآن کو مکمل کرلیا۔

ہیں اور اس سے حسین بات کیا ہوسکتی ہے کہ خدا ارادہ کرے اور ہم اس ارادے کی تکمیل پر خوشیاں منائیں۔ خدا نے اس تکمیل پر خوشیاں منانے کے لئے آپ کو چن رکھا ہے، جو خوشیاں نہیں منا رہے انہیں خدا نے اپنے ارادے کی تکمیل کی خوشی کے لئے چنا ہی نہیں۔ میں اس عظیم الشان عالمی میلاد کانفرنس کے انعقاد پر تحریک منہاج القرآن کے تمام فورمز اور پورے پاکستان میں اس کانفرنس میں شریک احباب اور انتظامیہ کو مبارکباد دیتا ہوں۔

محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کے خطاب کے بعد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بنگلور (انڈیا)، مینار پاکستان (لاہور) اور پاکستان کے 250 شہروں میں منعقدہ اس عالمی میلاد کانفرنس سے بذریعہ ویڈیو لنک براہ راست خطاب فرمایا:

خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خطاب سے قبل انڈیا اور پاکستان کی عوام کو اپنا پیغام امن و محبت دیتے ہوئے فرمایا کہ

وقت آ گیا ہے کہ بھارت اور پاکستان تعاون اور امن پر مبنی ہمسائیگی کے تعلقات کا نیا باب کھولیں، فوجی تناؤ اور جنگیں، تنازعات اور مسائل کا حل نہیں ڈائیلاگ کے ذریعے آگے بڑھنا ہوگا۔ بھارت اور پاکستان ہرگز ایک دوسرے کے دشمن نہیں، ان کے مشترکہ دشمن غربت، جہالت، کرپشن اور بے روزگاری جیسے مسائل ہیں۔ معصوم شہریوں کا قتل انڈیا میں ہو یا پاکستان میں انسانیت کے خلاف بڑا جرم ہے۔ ترقی کی راہیں محبت اور امن کے جذبے سے نکالنا ہوں گی۔ مہاتما گاندھی اور قائداعظمؒ نے عدم تشدد اور امن ومحبت کا فلسفہ قرآن کے عظیم پیغام سے اخذ کیا تھا۔ پاکستان اور بھارت محمد علی جناحؒ اور گاندھی کی تعلیمات سے رہنمائی لے کر امن اور ترقی کے سفر کا آغاز کریں۔ دونوں ملک اگلی نسلوں کو خوشحال مستقبل دینے کے لئے اچھے بااعتماد ہمسائے بن جائیں تو اس کے نہایت ہی مثبت اثرات جنوبی ایشیاء کے دیگر ملکوں پر ہوں گے اور سارک ملکوں کا ویژن ابھر کر دنیا کے سامنے آجائے گا۔ بھارت اور پاکستان خصوصاً اور سارک کے دوسرے ملک ایسے دور میں داخل ہورہے ہیں جہاں ان کے آپس کے تعلقات اعتدال پر آجانے چاہئیں اور ان تعلقات کی بنیاد، اعتماد اور باہمی تعاون پر ہونی چاہئے۔

پاکستان اور انڈیا کی اقوام کا اس بات پر پختہ یقین ہونا چاہئے کہ دونوں ملک ایک دوسرے کے دشمن نہیں بلکہ ان کے مشترکہ دشمن غربت، جہالت، بیروزگاری، کرپشن، انڈر ڈویلپمنٹ اور لاء اینڈ آرڈر کی بدتر صورتحال ہے۔ پاکستان اور بھارت کو غربت کے خاتمے اور تعلیم کے فروغ کے لئے کام کرنا ہوگا اور مشکلات کے مارے عوام کا سوچنا ہوگا۔ دونوں اقوام نفرت اور مخالفانہ طرز عمل ختم کرکے آگے بڑھیں اور دہائیوں سے موجود خلیج کو معتدل رویوں سے دور کرنے کا عزم کریں۔

دوطرفہ اعتماد کی کمی نے دونوں ملکوں کے تعلقات کو متاثر کرکے بہت بڑا نقصان پہنچایا ہے۔ صوفیاء اور اولیاء کرام نے امن، محبت، برداشت اور اقوام کو ایک دوسرے کے قریب لانے میں بہت بڑا کردار ادا کیا۔ ہندو، بدھ مت، کرسچن، یہودی، سکھ اور پارسی مذاہب کے رہنماؤں نے بھی محبت اور امن کا درس دیا ہے۔ 1924ء میں مہاتما گاندھی نے ینگ انڈیا رسالے میں لکھا کہ ''اسلام کی تعلیمات سادگی، اخلاص، ایفائے عہد، انسانیت کے ساتھ وفاداری، نفع بخشی، رحمت، مہربانی، اللہ پر کامل یقین و توکل اور نفسانیت اور خودغرضی کی نفی پر قائم ہیں''۔ قرآن مجید کے حوالے سے مہاتما

گاندھی نے 13 جولائی 1940ء میں کہا تھا کہ ’’میں نے متعدد مرتبہ قرآن پاک کا مطالعہ کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ قرآن کی تعلیمات امن و محبت اور عدم تشدد پر قائم ہیں‘‘۔ اسی طرح قائداعظم محمد علی جناحؒ کی فکر کا خمیر قرآن مجید سے اٹھا ہے اور ان کی تعلیمات امن و اعتدال اور محبت کے فروغ پر قائم ہیں۔

آج دہشت گردی بھی دو قسموں کی ہے ایک دہشتگردی وہ جو مذہب کے نام پر کی جاتی ہے اور معصوم لوگوں کی جان لے لی جاتی ہے اور ایک دہشت گردی وہ ہے جو سیاست کے نام پر کی جاتی ہے جس میں غریب معاشرے کے حقوق اور روٹی کا لقمہ تک چھین لئے جاتے ہیں۔ مذہب کے نام پر کی جانے والی دہشتگردی تو ہے ہی لائق مذمت اور لائق لعنت مگر اس سے بڑی دہشت گردی وہ ہے جو سیاست کے نام پر حکمران کرتے ہیں۔ غریبوں کے حقوق پر ڈاکے ڈال کر ساری دنیا میں بزنس ایمپائرز بنالیتے ہیں مگر غریب روٹی کے نوالے، پانی، بجلی، گیس اور بنیادی انسانی حقوق اور عزت کو ترس رہے ہیں۔

تاجدار کائنات نے معاشرے کی تعمیر و ترقی اور وسائل کی مساویانہ تقسیم کا سبق سکھایا، عدل و انصاف کو رواج دیا۔ حضور اکرم ﷺ نے وہ نظام دیا جس میں کوئی بھوکا نہ رہے۔ پاکستان اور بھارت میں رہنے والے خواہ کسی بھی مذہب کے ماننے والے ہوں انسانی قدروں کی تعلیم جو محمد عربی ﷺ نے دی اس کی روشنی میں سوچیں۔ کوئی مذہب گوارہ نہیں کرتا کہ معاشرے میں لوگ بھوکے مریں۔ جس معاشرے کا خواب آج دنیا دیکھ رہی ہے حضور ﷺ نے اس کی بنیاد 1500 سو سال قبل رکھ دی تھی۔ اگر ہم معاشرے کی فلاح چاہتے ہیں تو ظاہر و باطن میں ہمیں غلامی رسول کو اپنانا ہوگا۔ ہمیں سیرت طیبہ کی روشنی میں کرپشن کے خاتمہ اور غریبوں کے حقوق کی بحالی کے لئے اٹھنا ہوگا، وڈیروں اور لٹیروں سے اپنے حقوق چھین لو، جب قوم دہشت گردی اور کرپشن کے خلاف اٹھے گی تو اللہ کی مدد بھی عطا ہوگی۔

انڈو پاک کی عوام کو پیغام امن و محبت دینے کے بعد شیخ الاسلام نے حضور نبی اکرم ﷺ کی میلاد کی مناسبت سے ’’نبی اور نبوت کے معانی و مفہوم‘‘ کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

نبی کے متعدد معانی ہیں:

۱۔ غیب کی خبریں دینے والا ۲۔ بلند، ارفع ۳۔ جدا ہونے والا

آپ ﷺ ایسے بشری پیکر تھے، جو انسان ہو کر بھی بشری خصائل سے الگ اور جدا تھے۔ یہ شان جدائی آپ کی ذات کے اندر موجود تھی۔ جیسے بشر ہوتے ہوئے بھی آپ کا سایہ نہ تھا، آپ کے پسینہ مبارک سے خوشبو آتی، مکھی آپ ﷺ کے جسم اقدس پر نہ بیٹھتی، آپ کے بول و براز سے بھی خوشبو آتی۔ آپ ﷺ کی آنکھیں جیسے سامنے دیکھتیں ویسے ہی پیچھے بھی دیکھتیں۔

نبی بمعنی جدا ہونے والا، اس اعتبار سے بھی ہے کہ آپ ﷺ نے اس سارے ماحول سے جدائی اختیار کی جس ماحول میں آپ ﷺ موجود تھے۔ آپ ﷺ معاشرے کی روش اور طریقہ سے جدا ہو گئے۔ اس معاشرے کی خصلتوں سے جدا ہو گئے۔ جس معاشرے میں آپ مبعوث ہوئے اس معاشرے میں قتل و غارت گری تھی لیکن حضور ﷺ اس معاشرے میں پیکر امن بن گئے۔ آپ نے جس معاشرے میں جنم لیا، اس معاشرے کو آپ ﷺ کا استاد نہیں بنایا بلکہ اس سے جدا ہو کر آپ اسی معاشرے کے استاد، معلم، مرشد اور مربی بن گئے۔

ہجرت حبشہ کے وقت مسلمان، حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے دربار میں پہنچے۔ کفار مکہ نے وہاں سے مسلمانوں کو بیدخل کرنے کا مطالبہ کیا۔ اس موقع پر نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے مسلمانوں کا موقف

پیش کرتے ہوئے فرمایا: اے بادشاہ ہم ایک غیر مہذب قوم تھے، دور جہالت میں ہم بتوں کی پوجا کرتے تھے، ہر قسم کی بے حیائی کا ارتکاب کرتے تھے، خونی رشتہ داروں کو کاٹتے تھے۔ ہمارے معاشرے کا طریقہ تھا کہ قوی ضعیف پر حملہ آور ہوتا، طاقت ور اپنے جبر سے کمزوروں پر قبضہ کر لیتا۔ اس حال میں اللہ نے ہم میں اپنا رسول محمد ﷺ بھیجا، جس نے ہمیں عبادت اور اللہ کی توحید کا درس دیا۔ اس رسول ﷺ کی روش اور راستہ پرانے طریقہ سے جدا تھا۔ اس نبی ﷺ نے ہمیں ایک نیا راستہ دکھایا، سچ بولنے، امانتوں کی ادائیگی، ایمانداری، صلہ رحمی اور امن کا درس دیتے ہوئے یتیم کا مال کھانے سے روکا، جس کی وجہ سے یہ لوگ ہمارے خلاف ہو گئے۔

حضرت جعفر بن ابی طالب کا یہ خطاب ہمیں نبی اکرم ﷺ کے اس جاہلانہ معاشرہ سے جدا اور علیحدہ ہونے کی ایک جھلک پیش کرتا ہے۔ آقا علیہ السلام نے معاشرے میں سچ، خیر بھلائی اور قیام امن کا درس دیا۔ امن کا ایسا درس کہ جنگ کے قوانین مقرر کر دیئے، بچوں، خواتین اور بزرگ شہریوں کو قتل نہیں کر سکتے۔ کسی بھی مذہب کے پیروکاروں کو ناحق قتل نہیں کر سکتے۔ دوسرے مذاہب کے سفارتکاروں اور حتی کہ غیر مسلم پر امن شہری کو قتل نہیں کر سکتے۔ بلکہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے پرامن غیر مسلم کو قتل کیا، اس پر جنت حرام کر دی گئی۔

اس تصور امن کو چودہ صدیاں قبل کے تناظر میں دیکھیں، جب ہر طرف دہشت گردی کا راج تھا، جب انسانیت کی عصمت دری و بربریت کا دور دورہ تھا۔ تاجدار کائنات ﷺ کا عطا کردہ ایک ایک تصور جداگانہ حیثیت رکھتا ہے۔ آپ ﷺ نے معاشرے کو ہر سطح پر اس کا حقیقی وقار عطا کیا۔ معاشی سطح پر غربت، بھوک اور معاشرے میں کرپشن کے خاتمے کی بات کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے پاس ضرورت سے زیادہ کھانے کو ہے تو وہ اس کے حقدار کو لوٹا دے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص مومن اور مسلمان نہیں، جو خود پیٹ بھر کر سوئے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔ آج ہندوستان، پاکستان میں لاکھوں لوگ بھوکے سوتے ہیں۔ کیا ہمارا ایمان، اسلام اور دین دھرم باقی رہ جاتا ہے؟

لفظ ''نبی'' کا دوسرا معنی ''بلند ہونے والا'' ہے۔ اللہ کے سوا حضور ﷺ تمام عوالم میں بلند ہیں اور ہر شے حضور ﷺ کے تابع ہے۔ نہ صرف جن و انس بلکہ جمادات و نباتات اور حیوانات بھی آپ کے ماتحت ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اُحد پہاڑ بھی اپنے اوپر آپ ﷺ کی موجودگی کے احساس میں خوشی سے پھولا نہیں سماتا اور وجد میں آجاتا ہے اور آقا ﷺ کے حکم پر رُک جاتا ہے۔۔۔ حضرت عکاشہ کی تلوار ٹوٹنے پر حضور ﷺ انہیں درخت کی ٹہنی دیتے ہیں جو آپ ﷺ کے اختیار و تصرف سے تیز دھار تلوار میں تبدیل ہو جاتی ہے۔۔۔ کبھی آپ ﷺ کی جدائی میں کھجور کا خشک تنا بچوں کی طرح بلک بلک کر روتا ہے اور حضور ﷺ کے لمس مبارک کو محسوس کرتے ہوئے خاموش ہو جاتا ہے، حضور ﷺ اپنے اختیار کو استعمال فرماتے ہوئے اس کی خواہش پر اسے جنت میں لگنے کی خوشخبری سناتے ہیں۔ صرف یہی نہیں بلکہ آپ ﷺ کے تصرف، اختیار اور قدرت سے چند صحابہ کرام کے لئے موجود کھانا و پانی ہزاروں صحابہ کرامؓ کی ضرورت کو پورا کر جاتا اور یہ تکثیر الطعام والماء نہیں بلکہ تخلیق الطعام والمآء ہے کہ آپ ﷺ نے اپنے تصرف و اختیار سے کھانے اور پانی کو تخلیق فرمایا۔

آؤ! آج شب میلاد ہم یہ عہد کریں کہ ہم اپنی زندگیوں کو حضور ﷺ کی غلامی میں بسر کریں گے۔ جب ہم حضور ﷺ کی سیرت کو اپنا لیں گے تو پھر ہر شخص محبت کا پیکر بن جائے گا جس سے یہ دنیا امن کا گہوارا بن جائے گی۔

2۔ امن کانفرنس (ممبئی، انڈیا)

آبزرور ریسرچ فاؤنڈیشن ممبئی اور منہاج القرآن انٹرنیشنل انڈیا کے زیر اہتمام 9 جنوری 2014ء کو ''YB چاوان سنٹر'' میں امن کانفرنس بعنوان PEOPLE's SAARC Prayer for Peace and an interfaith منعقد ہوئی۔ اس کانفرنس کا مقصد جنوبی ایشیاء میں جملہ مذاہب اورعوام کے مابین امن، استحکام اور ہم آہنگی کا فروغ تھا۔ اس کانفرنس میں سارک ممالک سے تعلق رکھنے والے جملہ مذاہب کے درج ذیل نمائندگان اور دانشور حضرات نے خصوصی شرکت کی:

Oswald Cardinal Gracias (آرک بشپ بمبئی، صدر کیتھولک بشپس کانفرنس انڈیا)، Pujya Swami Chidanand Saraswatiji (صدر انڈیا ہیریٹیج ریسرچ فاؤنڈیشن)، Dr. Satyapal Singh (ممبئی پولیس کمشنر، سنسکرت سکالر)، Sardar Tarlochan Singh (سابق ممبر پارلیمنٹ)، Dr. Bhadant Anand Mahathero (رہنما بدھ مت۔ سری لنکا)، Dr. Meenal Karnitkar (سکالر جین مت)، Shri Ved Pratap Vaidik (سیاسی تجزیہ نگار و کالم نگار)

اس کانفرنس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بذریعہ ویڈیو لنک خصوصی شرکت کی اور شرکاء کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ہرطرح کی دہشت گردی کی سخت مذمت کی۔ آپ نے اپنی گفتگو میں کہا کہ دہشت گردوں نے اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لئے اسلام کے خوبصورت تصور جہاد کو غلط رنگ دیتے ہوئے اس اصطلاح کو ہائی جیک کرلیا ہے۔ اسلام دیگر تمام مذاہب کی عزت و احترام کرنے کا درس دیتا ہے، اسلام سراسر دین امن ہے۔ نہ صرف اسلام بلکہ تمام الہامی مذاہب کی تعلیمات دہشت گردی و انتہا پسندی کی مذمت کرتی ہیں۔

اس موقع پر شیخ الاسلام نے قرآن مجید، بائبل، وید، بھگوت گیتا، مہا تما گاندھی اور دیگر مذاہب کی کتب اور ان کی مذہبی شخصیات کے حوالے سے امن، استحکام اور بین المذاہب رواداری کی تعلیمات کو شرکاء کے سامنے بیان فرمایا کہ اچھائی کی ترویج اور برائی کا خاتمہ ہر مذہب کا مقصد ہے۔ محبت، سچائی، بھائی چارہ، رحم اور آزادئ افکار ہر مذہب کی مشترک اقدار ہیں۔ جنوبی ایشیاء کی عوام کو نفرت، دہشت گردی اور امن مخالف قوتوں کے خلاف اکٹھا ہونا ہوگا۔ ایشیاء کو یہ اعزاز حاصل ہے کہ یہ دنیا کے متعدد مذاہب کے بانیان کی جائے پیدائش ہے لہٰذا یہ علاقہ انسانیت کو غربت، جہالت اور دہشت گردی سے نجات دلانے کے لئے قائدانہ کردار ادا کرسکتا ہے۔

شیخ الاسلام نے کانفرنس میں انڈیا اور پاکستان کے مابین پرامن تعلقات کی اہمیت کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ ان دونوں ممالک کے اصل دشمن غربت، کرپشن، بیماریاں اور عدم ترقی ہے۔ ہمیں غربت، کرپشن سے پاک معاشرہ کو تشکیل دینے کی ضرورت ہے جہاں ہر ایک کے لئے برابر وسائل و ذرائع میسر ہوں، جہاں انسانیت کی عزت و توقیر کی جائے اور تحقیق، سائنس اور ٹیکنالوجی کے مثبت استعمال سے عوام کو خوشحال بنایا جائے۔

کانفرنس کے اختتام پر شیخ الاسلام کی کتب ''دہشت گردی کے خلاف فتویٰ'' اور جہاد کے معانی و تشریحات کے ضمن میں The Supreme Jihad بھی شرکاءِ کانفرنس کو پیش کی گئیں۔

3۔ پاکستان عوامی تحریک کے زیر اہتمام احتجاجی ریلی (لاہور)

پاکستان عوامی تحریک کے زیر اہتمام 29 دسمبر 2013ء کو مہنگائی، کرپشن، بے روزگاری اور دہشت گردی کے خلاف ناصر باغ تا اسمبلی ہال ایک عظیم الشان ریلی نکالی گئی جس میں ہزاروں مرد و خواتین نے بڑی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس ریلی سے مرکزی قائدین صدر تحریک منہاج القرآن محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، صدر پاکستان عوامی تحریک محترم شیخ زاہد فیاض، سیکرٹری جنرل محترم خرم نواز گنڈا پور نے بھی خطاب کیا۔

محترم ڈاکٹر حسین محی الدین القادری نے ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ لاہور کی ریلی حکمرانوں کے خلاف عوامی ریفرنڈم ہے۔حکمرانوں کے دن گنے جا چکے ہیں۔ پسے ہوئے عوام کو ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شکل میں حقیقی لیڈر مل چکا ہے اب آمریت زدہ حکمرانوں کیلئے ملک میں کوئی جگہ نہیں ہے۔ سرزمین لاہور کے غیور عوام نے ثابت کر دیا ہے کہ اس دھرتی کے بیٹے، بیٹیاں انقلاب کی صبح تک چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ لاہور کی ریلی نوید انقلاب ہے۔ بجلی، گیس، چینی، آٹا چوروں اور ڈالر خوروں کے خلاف یہ پاکستانی قوم کا نمائندہ اجتماع ہے۔ آج چشم فلک نے دیکھ لیا ہے کہ انقلاب کی منزل دور نہیں ہے۔ ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے پاکستان آنے سے قبل چور، لٹیرے بوریا بستر باندھ کر بھاگ جائیں گے۔ آج کے اجتماع میں مزدور، کسان، اساتذہ، وکلاء، طلباء اور لاکھوں کی تعداد میں مائیں بہنیں اور بیٹیاں شریک ہیں۔ وقت آنے والا ہے جب غریبوں پر کئے گئے مظالم کا حساب لیا جائے گا اور مظلوموں کو اقتدار منتقل کر دیا جائے گا۔ غریبوں کا استحصال کرنے والوں کو اب سر چھپانے کی جگہ نہیں ملے گی۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ریلی سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں سیاسی، انتخابی اور اشرافیہ کی آمریت مسلط ہے، جمہوریت کا وجود نہیں البتہ مجبوریت کا نظام مسلط ہے جو عوام سے جینے کا حق بھی چھین رہا ہے۔ آئین کے آرٹیکل 38 کا انقلاب لائیں گے جسکے بعد عوام کی حکومت عوام میں سے عوام کیلئے بنے گی۔ 65 سال سے مثبت تبدیلی کا راستہ روکنے والے اب عوامی سیلاب میں بہنے والے ہیں۔ لاہور کے غیور عوام نے کرپشن اور مہنگائی کی آگ میں جلانے والے مقتدر طبقے کے خلاف فیصلہ دے دیا ہے۔ لاکھوں افراد کا ٹھاٹیں مارتا عوامی سمندر پاکستان عوامی تحریک کی آواز انقلاب پر اعتماد کا مظہر ہے۔ اب ڈاکوؤں اور لٹیروں کو اقتدار کے ایوانوں سے جیل میں پھینکنے کا وقت قریب آ رہا ہے۔ ہم ملک میں کسی طرح کی آمریت، انتہا پسندی اور ملائیت نہیں چاہتے۔ آج سیاسی عیاشیاں عروج پر ہیں۔ مقتدر خاندان کے چھوکرے عوام کے پیسوں پر ہیلی کاپٹر پر سفر کرتے ہیں۔ طاہر القادری کا انقلاب پر امن ہو گا ایک قطرہ خون نہیں بہے گا۔ عوام کو اپنا حق لینے کیلئے گھروں سے نکلنا پڑے گا۔

4۔ پاکستان لیگ آف امریکہ کے زیر اہتمام تقریب کا انعقاد

لیگ کی طرف سے شیخ الاسلام کیلئے "قائداعظم ایوارڈ"

15 دسمبر 2013ء بروز اتوار ساؤنڈ ویو اسٹوڈیو کے بینکویٹ ہال میں پاکستان لیگ آف امریکہ کی سالانہ تقریب منعقد ہوئی۔ اس تقریب کے مہمان خصوصی اور کلیدی مقرر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری تھے۔ پاکستان لیگ آف امریکہ کے جنرل سیکرٹری طاہر خان نے نقابت کے فرائض بھی انجام دیئے۔ پاکستان لیگ آف امریکہ نیو یارک میں پاکستانی

کمیونٹی کی پہلی تنظیم ہے جو پچھلے 46 سالوں سے پاکستانی کمیونٹی کے لئے مختلف موضوعات پر پروگراموں کا انعقاد کرتی ہے۔

پاکستان لیگ آف امریکہ کے صدر عین الحق نے شیخ الاسلام کو خوش آمدید کہتے ہوئے کہا کہ آپ کی آمد سے آج لیگ کے وقار اور آج کے پروگرام کی رونق دوبالا ہوگئی۔

چیئرمین ڈاکٹر تجمل گیلانی نے اپنے خطاب میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی عظمت، ان کی دور اندیشی اور دیانت کی تعریف کرتے ہوئے کہا کہ شیخ الاسلام کی تعلیمات کو پڑھنے، سننے اور سمجھنے کے بعد یہ احساس ہوتا ہے کہ اللہ نے ہمیں عظیم رہنما ان کی شکل میں دیا ہے۔ ہم سب کو ان کے مشن میں شامل ہونا ہے۔ ان کی کامیابی پاکستان کو **لا الـہ الا اللّٰہ محمد رسول اللہ** کے نام پر چلانے کی ضامن بن سکتی ہے۔

لیگ آف امریکہ کے چیئرمین ڈاکٹر نور زمان خان نے سامعین سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی ہر شاخ پر الو بیٹھے ہیں ہمیں ان سارے الوؤں کو بھگانا ہوگا اور ان کی جگہ اللہ کے شاہینوں کو بٹھانا ہوگا۔ آج پاکستان کے موجودہ حالات چور بازاری، ظلم و زیادتی دیکھ کر مجھے سمجھ نہیں آتا کہ آخر یہ دیا کیسے جل رہا ہے۔ اس دیئے کو اللہ نے جلا رکھا ہے۔ اگر ہم نے اس پر توجہ نہ دی تو یہ دیا بجھ بھی سکتا ہے۔ ہمیں شیخ الاسلام کی شکل میں اللہ نے ایک ایسا رہنما دیا ہے جس کی عقل و دانش سے فائدہ اٹھا کر ہم پاکستان کے مسائل کو حل کر سکتے ہیں۔

پروگرام میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری جب خطاب کے لئے آئے تو لوگوں نے کھڑے ہوکر ان کا استقبال کیا۔ آپ نے لیگ آف امریکہ کے ذمہ داروں، اراکین، معاونین اور محفل کے تمام شرکاء کو مبارکباد دی کہ آپ لوگ وطن سے دور بیٹھ کر پاکستان کے نام پر ایک جگہ جمع ہوئے ہیں۔ آپ پاکستان کے لئے فکر مند ہیں۔ اسلام کے نام کو روشن دیکھنا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو خدشات کے غبار سے نکال کر توانائی اور ہمت دے اور روشن خیالی سے نوازے تاکہ آپ پاکستان اور اسلام کے لئے صحیح کام کرسکیں۔ پاکستان کو موجودہ سنگین صورت حال سے باہر نکلنے کے لئے یہ امر ذہن نشین رہے کہ ملا ازم اور ٹیررازم دونوں ہی قائداعظم کے ویژن کے خلاف ہیں۔ ان کا خاتمہ ہی پاکستان کے مسائل کا حل ہے۔ حکومت آئین کی دفعات کے تحت عوام سے کئے گئے وعدے اور ذمہ داریاں ادا کرنے میں ناکام ہوچکی ہے۔ لہٰذا پاکستان میں انقلاب کی ضرورت ہے جو آئین کے مکمل اطلاق کو یقینی بنائے۔ پاکستان کی کسی حکومت نے کبھی آئین پاکستان کی ان شقوں پر عمل نہیں کیا جن میں ریاست نے عوام سے وعدے کئے ہیں کہ وہ عوام کی رضا و آزادی، ریاست کے تابع بنانے کے عوض جان و مال، عزت آبرو کی ضمانت کے ساتھ روٹی، مکان، صحت اور تعلیم فراہم کرنے کی ضمانت دے گی۔ پاکستان میں ہمیشہ سے آئین کی 40 سے اوپر کی شقوں پر گفتگو ہوتی ہے جن میں صرف حکومت چلانے، صدر، وزیراعظم، گورنر، وزیراعلیٰ کے اختیارات کا ذکر ہے۔ ریاست نے عوام سے کئے گئے وعدے اور ضمانتوں کا بھرم نہیں رکھا۔ اس کی ذمہ داری ریاست پر نہیں بلکہ حکومتوں پر ہے، یہ ریاست کی نہیں حکومت کی ناکامی ہے۔

موجودہ پارلیمنٹ فخرو بھائی کی مرہون منت ہے۔ ان کی موجودگی میں انقلاب نہیں آسکتا۔ انقلاب لانے کے لئے نظام کو بدلنا ہوگا۔ ہم عوام کی مدد سے جدوجہد کریں گے، ہماری جدوجہد بالکل غیر مسلح ہوگی۔ میرا ایک کروڑ نمازیوں کا اجتماع ایک پرامن جدوجہد ہوگا اور عوام کے حقوق کے حصول اور فتح کا سورج طلوع ہونے تک جاری رہے گا۔ میں ضمانت دیتا ہوں کہ ہماری جدوجہد میں ایک رتی برابر بھی بدامنی نہیں ہوگی۔ ہمیں ویژنری لیڈر کی ضرورت ہے، ایسے لیڈر کی نہیں جو صدر اوبامہ کے سامنے بیٹھ کر صفحے پلٹنا شروع کردے۔ ہم نے ڈھونگ رچایا ہوا ہے کہ جمہوریت صرف

انتخابات کا نام ہے۔ جمہوریت محض انتخابات کا نام نہیں بلکہ کلچر اور اقدار کا نام ہے۔ پاکستان کا موجودہ جمہوری میکنزم فراڈ ہے، جمہوریت کا مطلب گڈ گورننس ہے۔ تمام قومی اداروں میں شفافیت ہونی چاہئے۔ 11 مئی کے الیکشن میں دھجیاں اڑادی گئیں جن لوگوں کو نااہل قرار دینا چاہئے تھا، جمہوریت کے نام پر انہیں موقع دے کر الیکشن لڑنے دیا گیا۔ موجودہ اسمبلیاں خاندان غلاماں ہیں، مفادات نے جتھے کو جکڑ رکھا ہے، کسی کو حکمرانوں کے آگے بولنے کی اجازت نہیں۔ پاکستان کی 18 کروڑ عوام کے لئے زیادہ صوبے اس لئے نہیں بنائے جا رہے تاکہ وسائل صرف چند خاندانوں تک محدود رہیں۔ ہمیں ایسا پاکستان چاہئے جو قومی مفاد میں کسی کو بھی No کہہ سکے۔ ہم ایسی جمہوریت چاہتے ہیں جو ہم امریکہ، برطانیہ اور مغربی ممالک میں دیکھتے ہیں۔ ایسی جمہوریت جو انسانی قدروں کی ضمانت دیتی ہو۔ جس میں احتساب کا کلچر ہو، جو عوام کے آئینی حقوق کا تحفظ کر سکے۔

اس پروقار عشائیہ میں پاکستان لیگ آف امریکہ کے صدر عین الحق، چیئرمین ڈاکٹر نور زمان خان، سرپرست اعلیٰ ڈاکٹر شفیع بیزار، جنرل سیکرٹری طاہر خان، چیئرمین ڈاکٹر تجمل گیلانی، وائس چیئرمین انیس صدیقی سمیت لیگ کے ڈائریکٹرز اور ارکان کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔

پاکستان لیگ کی جانب سے حسب روایت اس سال بھی مختلف شعبہ ہائے زندگی میں نمایاں خدمات انجام دینے پر مختلف احباب کو ایوارڈز دیئے گئے۔ اس موقع پر لیگ کے چیئرمین، صدر اور سرپرست اعلیٰ سمیت دیگر عہدیداروں نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو قائداعظم ایوارڈ پیش کیا۔

5۔ ورکرز کنونشن

پاکستان عوامی تحریک کے زیراہتمام 19 دسمبر 2013ء کو مرکزی سیکرٹریٹ تحریک پر ''ورکرز کنونشن'' منعقد کیا گیا جس میں مرد و خواتین نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ کنونشن سے ملکی حالات و واقعات کے تناظر میں صدر پاکستان عوامی تحریک محترم شیخ زاہد فیاض، ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈا پور، امیر لاہور محترم ارشاد احمد طاہر نے بھی خطابات کئے۔

اس موقع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حکمران 6 ماہ میں مہنگائی کو کنٹرول نہیں کر سکے، بدامنی قتل و غارت عروج پر ہے۔ 50 ارب تک کی سرمایہ کاری کی اجازت دینا کالے دھن کو سفید کرنا ہے جس پر پارلیمنٹ کی خاموشی معنی خیز ہے۔ پہلے بھی مک مکا کی اپوزیشن تھی اور اب بھی مک مکا کی اپوزیشن ہے۔ عوام کی خیر پرامن انقلاب میں ہے پہلے انتخابی اصلاحات کے لئے دھرنا دیا تھا اب انقلاب کے لئے نکلیں گے۔ پہلے بے نظیر انکم سپورٹ سکیم کے ذریعے عوام کو بھکاری بنایا گیا اور اب قرضے کے نام پر نوجوانوں کو مقروض بنایا جا رہا ہے۔ کیا پورے پاکستان میں انہیں کوئی بھی ایسا ٹیکنیکل آدمی میسر نہیں تھا جو اس قرضہ سکیم کو چلاسکتا، افسوس اس کی ذمہ داری بھی ان حکمرانوں نے اپنے ہی خاندان کو تفویض کردی۔

23 دسمبر 2012 سے 11 مئی کے الیکشن تک تسلسل سے یہ بات کی کہ انتخابی عمل کرپٹ اور پرانے لوگوں کو تحفظ دینے کے لئے ہے۔ کرپٹ حکمران اقتدار میں آ کر آئین کو ہائی جیک کر لیتے ہیں۔ 1973 کے آئین میں اب تک 20 ترامیم کی جا چکی ہیں اور ان میں سے کوئی بھی ترمیم عوام کے فائدے کے لئے نہیں ہے۔ ان حکمرانوں کے پاس کوئی ویژن نہیں ہے۔ قرضہ سکیم کا حال بھی ییلو کیپ سکیم کی طرح ہوگا، بنک دیوالیہ ہو جائیں گے کیونکہ قرضہ دینے سے قبل

نوجوانوں کی کوئی تربیت نہیں کی گئی۔ 15 قومی ادارے فروخت کرنے سے قبل ہی 110 ارب روپے کی کک بیکس وصول کر لی گئیں ہیں۔ بیچنے والے بھی وہی ہیں اور خریدنے والے بھی وہی ہیں۔ امریکہ میں سب کو پتہ ہے کس نے کیا خریدنا ہے۔ موجودہ حکمرانوں کے پاکستان میں نام اور ہیں سری لنکا، نیوزی لینڈ، امریکہ، یوکے، بنگلہ دیش اور تھائی لینڈ میں کئے گئے کاروبار کے نام اور ہیں۔ 1994ء میں نیوزی لینڈ کے وزیراعظم نے مجھے خود بتایا کہ آپ کے وزیراعظم کے 50 فیصد شیئر نیوزی لینڈ کی مارکیٹ میں ہیں جبکہ آسٹریلیا کے سابق وزیراعظم نے بتایا تھا کہ جب وہ پاکستان کے دورے پر سرمایہ کاری کے لئے گئے تو ان سے 30 فیصد کمیشن مانگی گئی۔

18 ویں ترمیم اس ملک کے آئین کے منہ پر سب سے بڑا طمانچہ ہے۔ جو لوگ مڈٹرم الیکشن کی بات کرتے ہیں کیا وہ بھول گئے ہیں کہ پچھلا الیکشن بھی اسی الیکشن کمیشن نے کروایا تھا۔ ایک سیاست دان جو کسی اور ادارے میں تھا اور جس سے اب عوام کو نجات مل چکی ہے اس کی زیرنگرانی سارا کام کیا گیا تھا۔ مڈٹرم الیکشن میں بھی قوم کے ساتھ وہی ہوگا جو 11 مئی کے الیکشن میں ہوا تھا۔ ماضی میں دھرنا انتخابی اصلاحات کے لیے دیا گیا تھا لیکن اب جب ایک کروڑ نمازی نکلیں گے تو پھر پرامن انقلاب آئے گا اور عوام کو اقتدار منتقل کئے بغیر ہم واپس نہیں آئیں گے۔ یہ فائنل راؤنڈ ہوگا جس میں سب کو ناک آوٹ کر دیں گے۔

6. گلوبل پیس اینڈ یونٹی کانفرنس (لندن)

24 نومبر 2013ء لندن میں عظیم الشان ''دی گلوبل پیس اینڈ یونیٹی کانفرنس'' منعقد ہوئی۔ جس میں دنیا بھر سے امت مسلمہ کے نمائندہ، سکالرز، پروفیشنلز، سرکاری و نیم سرکاری اداروں کے ذمہ داران، علاقائی کمیونٹی رہنما اور مختلف علوم وفنون کے ماہرین نے مغربی دنیا میں آباد مختلف قومیتوں اور ممالک سے تعلق رکھنے والے ہزارہا مسلمانوں نے شرکت کی۔ اس کانفرنس میں خصوصی خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کیا ان کی سٹیج پر آمد کے وقت شرکاء نے کھڑے ہوکر پرتپاک استقبال کیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کانفرنس میں عالمی دنیا کو وار اینڈ ٹیرر میں اندھا دھند گولہ باری جاری رکھنے کی بجائے دہشت گردی کی تعریف کے لئے مسلمانوں کو آن بورڈ لینے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ دنیا ایک اصول اپنائے اور پھر اس کے مطابق ہر جگہ اور ہر ملک میں دہشت گردوں کو کسی ایک مذہب، قومی تملک اور شناخت کے بغیر انسانیت کا مجرم قرار دیتے ہوئے ایک اصول کلیے اور قاعدے سے نمٹے اور پھر کوئی گروپ یا تنظیم کسی شخص کا انفرادی عمل ہو یا ریاستی جبر اس میں تفریق روا رکھے بغیر امریکہ سے لے کر اسرائیل اور پاکستان سے لے کر وسطی عرب ریاستوں تک ظالموں کو کیفر کردار اور دہشت گردوں کو آہنی ہاتھ سے نمٹا جائے۔ امت مسلمہ دہشت گردی کی جنگ میں سب سے آگے ہے۔ اس کے خلاف سب سے پہلا فتویٰ مسلمانوں ہی کی جانب سے آیا جنہیں آج سب سے زیادہ تنقید کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ اسلام سراسر اخلاقیات کا دین ہے اور ہم کسی بھی دہشت گردی کی پشت پناہی کی اجازت دیتے ہیں اور نہ وار اینڈ ٹیرر میں بے گناہ انسانوں کا خون بہانے والوں کو آشیرباد دیں گے۔ مسلمان امن پسند قوم ہے مگر اس بات سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ ان کے جائز خدشات پر بھی عالمی دنیا نے ابھی تک کوئی دھیان نہیں دیا جس کا فائدہ ایسے عناصر اٹھاتے ہیں جو معاشرے میں اپنی غلط تعلیمات اور تشریحات کرکے مذہب کے نام پر

نوجوان نسل کو گمراہ کرتے ہیں۔ بدقسمتی سے مجرموں کے جرائم کو اسلام اور مسلمانوں کے ساتھ جوڑ کر دیا گیا ہے جبکہ حقیقت میں اسلام کی تعلیمات ان تمام اقدامات کی نفی کرتی ہیں جنہیں بنیاد بنا کر شر پسند عناصر اپنے جرائم کو تحفظ فراہم کرنے کے لیے اسلام کا لبادہ اوڑھے ہوئے ہیں، ہمارے نبی اکرم ﷺ محض مسلمانوں کے لیے ہی نہیں بلکہ کائنات کے تمام طبقات کے لیے رحمۃ اللعالمین ﷺ بن کر آئے تھے، جنہوں نے ہمیشہ انسانیت سے محبت اور احترام کی تعلیم دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ امت مسلمہ کی اکثریت انتہا پسندی اور دہشت گردی کی نہ صرف مذمت کرتی ہے بلکہ ان اقدامات کو اسلام کی تعلیمات کے سراسر خلاف سمجھتی ہے۔

آج امت مسلمہ کی نوجوان نسل اپنی شناخت، ثقافت، نظریات و میراث کھو چکی ہے جس کو پانے کے لیے اسلام کی ان حقیقی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی ضرورت ہے جو حضور اکرم ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچی ہیں، جن کے مطابق اسلام امن و محبت اور برداشت کا مذہب ہے جس کا انتہا پسندی اور دہشت گردی سے دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔ امت مسلمہ کی اکثریت انسانیت کا احترام اور محبت کرنے پر یقین رکھتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان دنیا کے جس خطے میں بھی آباد ہیں وہ اپنے کردار سے پرامن معاشرے کے قیام میں اپنا مثبت کردار ادا کریں۔

مغربی دنیا متنبہ ہوجائے کہ دہشت گردی کے خلاف عالمی اتحاد کے نام پر بے گناہوں کو مارنے کا سلسلہ بند ہونا چاہیے جبکہ اسلام کے نام پر اگر کوئی گروپ یا تنظیم دنیا کے کسی بھی حصے میں دہشت گردی یا انتہا پسندی کی ذمہ دار ہے تو ان کا یہ فعل نہ صرف خلاف اسلام ہے بلکہ انسانیت کی تذلیل بھی ہے ان جرائم کے ذمہ دار پیشہ ور مجرموں کو سزا ملنی چاہیے لیکن ان مجرموں کے غیر اسلامی فعل کی بنیاد پر بے گناہوں پر مظالم کا سلسلہ بند ہونا چاہیے۔ امت مسلمہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی نوجوان نسل کو ان انتہا پسندوں اور دینی تعلیم کے باغیوں سے حضور اکرم ﷺ کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر تحفظ فراہم کرے۔

خیبر پختونخواہ حکومت کا شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری کی تصانیف کو نصاب تعلیم میں شامل کرنے کا فیصلہ

خیبر پختونخواہ حکومت نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی کتب کے اعلیٰ معیار اور حقیقی اسلامی تعلیمات کے فروغ کے لئے دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق ہونے کی بناء پر انہیں نصاب تعلیم میں شامل کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ اس سلسلے میں خیبر پختونخواہ حکومت کی جانب سے 23 ستمبر 2013ء کو صوبے کی تمام 19 یونیورسٹیوں کو ایک سرکلر بھی جاری کیا گیا جس میں ہدایت کی گئی کہ تمام سرکاری یونیورسٹیوں کے کتب خانوں میں شیخ الاسلام کی کتابوں کی موجودگی کو یقینی بنایا جائے اور اس سلسلے میں کسی بھی قسم کی تاخیر یا کوتاہی سے گریز کیا جائے۔ کتب خانوں میں کتابوں کو رکھنا پہلا مرحلہ ہے جبکہ دوسرے مرحلے میں صوبے کے نصاب تعلیم میں سیرتِ مصطفیٰ ﷺ سے متعلق کتب کے واضح اقتباسات کو شامل کیا جائے گا اور باقاعدہ انہیں نصاب کا حصہ بنایا جائے گا۔

صوبائی سطح پر کالجز و یونیورسٹیز میں شیخ الاسلام کی کتب کی شمولیت ان تصانیف کے معیار اور عصر حاضر کے تقاضوں کے مطابق ہونے کا ایک بین ثبوت ہے۔

پروگرام میں ٹاور ہملیٹ کے میئر لطف الرحمٰن، لندن بورو کونسل میشلو ڈسمنڈ، صفیان اسماعیل، پروفیسر ڈاکٹر زین الدین (ملائیشیا)، اسسٹنٹ کمشنر لنڈن Wayne chane، لنڈن سٹی کمشنر Adrian Leppord، برطانیہ کے سینئر جج خورشید دار بو، شام سے شیخ محمد الیعقوبی بشپ Rt Rev Riah Abu El Assal یروشلم اور Rabbi Yisroel Dovid Weiss نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ شرکاء نے محمد علی چیئرمین گلوبل پیس اینڈ یونٹی کا اس خوبصورت پلیٹ فارم مہیا کرنے پر شکریہ ادا کیا۔

7۔ مصطفوی ورکرز کنونشن

پاکستان عوامی تحریک لاہور کے زیر اہتمام 4 نومبر 2013ء کو مصطفوی ورکرز کنونشن مرکزی سیکرٹریٹ میں منعقد ہوا۔ جس میں چیئرمین سپریم کونسل محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈاپور، صدر پاکستان عوامی تحریک محترم شیخ زاہد فیاض، محترم آغاز مرتضیٰ پویا، امیر لاہور محترم ارشاد احمد طاہر اور دیگر مرکزی و ضلعی قائدین نے شرکت کی۔ لاہور تنظیم کی جملہ ذیلی تنظیمات، عہدیداران، مرد و خواتین اور کارکنان نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مصطفوی ورکرز کنونشن سے امیر لاہور ارشاد احمد طاہر اور دیگر مرکزی و ضلعی قائدین نے خطابات کئے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے مصطفوی ورکرز کنونشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا:

مملکت خداداد پاکستان اور اس کے کروڑوں عوام اپنے حقوق کے لئے اٹھ کھڑے ہوں اور ایک فیصلہ کن جدوجہد کے لئے تیار ہوجائیں۔ پاکستان کا قیام طویل جدوجہد اور لاتعداد قربانیوں سے ممکن ہوا۔ قربانیاں دینے کا مقصد یہ تھا کہ عوام کو باعزت زندگی مہیا کرنے والا ملک نصیب ہوگا۔ جہاں لوگوں کو قرآن و سنت کی تعلیمات کے تحت عدل و انصاف ملے گا، جہاں امیر اور غریب کے درمیان فاصلہ کم سے کم ہوگا مگر ہماری بدقسمتی کے 66 برس سے مخصوص اور کرپٹ مافیا اس ملک پر قابض ہے جنہوں نے ملک کے لئے قربانیاں دینے والوں کی قربانیاں ضائع کردیں۔ افسوس ناک بات یہ ہے کہ عوام کو خبر نہیں کہ لاکھوں قربانیوں کے نتیجہ میں معرض وجود میں آنے والا ملک عالمی طاقتوں کے ہاتھوں گروی رکھ دیا گیا ہے۔ اگر قوم اپنے ملک کو آزاد ملک دیکھنا چاہتی ہے تو قیادت کو بدلنا ہوگا۔ اس ملک کو ایسی باغیرت قیادت چاہئے جو کسی کی آنکھ میں آنکھ ملاکر No کہہ سکے۔ وہ قیادت چاہئے جس کی نظر میں اسلام، پاکستان اور غریب عوام کا تقدس موجود ہو۔ ہمارے ساتھ جن ملکوں نے آزادی پائی انڈیا، چائنہ، ساؤتھ کوریا، ملائیشیا تمام کے تمام ترقی یافتہ ملکوں میں بدل چکے ہیں جبکہ ہماری صورت حال افریقہ کے انتہائی آخری درجے کے ملکوں کے برابر ہے۔ یورپ اور مغربی دنیا کی ساری ترقی تاجدار کائنات سیدنا محمد ﷺ کے قدموں کے خیرات ہے۔ مگر اُسی رسولِ عربی ﷺ کو ماننے والوں کا ملک اپنوں ہی کے ہاتھوں ذلت و زوال کا شکار ہے۔

مصطفوی کارکنان! ایسے نظام کو نافذ کرنے کے لئے اس موجودہ نظام سے بغاوت کئے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ آئین پاکستان کی قدروں کو اگر عملی شکل میں دیکھنا چاہتے ہیں تو پرامن انقلاب کی طرف بڑھنا ہوگا۔ اس کے لئے اپنی تیاریاں مزید تیز کردو۔ پُرامن انقلاب و سبز انقلاب ہماری منزل ہے۔ میں پرامن انقلاب پر زور اس لئے دیتا ہوں کہ ہم نے دنیا کو مثال دینی ہے کہ لانگ مارچ کے وقت ایک قطرہ خون کا نہیں بہا، پتا بھی نہیں ٹوٹا، ان شاء اللہ اب کی بار بھی ایک Record قائم کریں گے۔ جب ایک کروڑ نمازی اٹھیں گے تو ملک بھر میں پُرامن انقلاب مارچ ہوں گے۔ ہمارے انقلابی نمازیوں کے ہاتھوں کسی کی جان تلف نہیں ہوگی، کسی ایک چیز کو بھی نقصان نہیں پہنچایا جائے گا۔ دنیا دنگ رہ جائے گی کہ سرزمین پاکستان پر

اتنا پرامن انقلاب آیا ہے کہ کسی کو ایک معمولی سا زخم بھی نہیں دیا۔

کارکنان تنظیمی سطح پر مضبوطی و استحکام پیدا کریں، یونٹس، یونین کونسلز اور گلی ومحلّہ تک کی سطح تک تنظیم سازی کریں۔ دس دس افراد کے گروپ بنائیں۔ آقا ﷺ نے اپنی سوسائٹی کو دس دس کے Units میں تقسیم فرمایا تھا اور دس دس افراد پر ایک انچارج بنایا تھا۔ جب آپ انقلاب کے لئے نکلیں تو ہر ایک شخص دس آدمیوں کا انچارج ہو جوان کو ملنے والی جملہ ہدایات کے مطابق منظّم کرے۔ ایک منظّم پرامن فوج کی تیاری کے لئے تمام کوششیں بروئے کار لائیں۔ ایک ایسا نظم پیدا کریں کہ دنیا پچھلے لانگ مارچ کا نظم بھی بھول جائے۔ میں پوری اقوام عالم کو یہ پرامن نظم کا نظارہ دکھانا چاہتا ہوں۔ تحریک کے کارکنان کا ہتھیار امن، نظم، اتحاد اور قربانی ہے۔ یہ قربانی اللہ اور اس کے رسول ﷺ، وطن، اگلی نسلوں، عالم اسلام کو عظیم قیادت کی فراہمی، اس ملک کو استحصالی اور سامراجی غلامی سے نجات دلانے اور ملک کو حقیقی آزادی دلانے کے لئے دینا ہوگی۔

یاد رکھیں! وقت نہایت کم ہے اچانک کال آئے گی، پوری قوم کو انقلاب کے لئے تیار کرنا ہے اور صبح انقلاب یا صبح شہادت کا عزم لے کر آنا ہے۔ ملک کے ایک ایک بچے جوان، عورتوں، بہن بھائیوں کو تیار کریں۔ پوری سوسائٹی کو لے کر نکلیں۔ اگر کروڑ افراد پہلے نکلے تو ایک کروڑ مزید افراد کا دستہ ان کے پیچھے تیار ہو۔ ہم پرامن ہیں، اول تا آخر پرامن رہیں گے۔ ہم نے معاشرے کے ہر طبقہ کو ساتھ لینا ہے۔ امیر، غریب، تاجر، علماء، مشائخ، صنعت کار، طلباء، وکلاء، ڈاکٹرز، انجینئرز الغرض تمام طبقات کو ساتھ لے کر چلنا ہے۔ اس لئے معاشرہ کے ہر طبقہ کے ہر فرد تک اس ظالمانہ و فرسودہ نظام سے بغاوت کا پیغام پہنچایا جائے اور انہیں عملی طور پر تیار کیا جائے۔ ان شاء اللہ تعالیٰ اللہ کی مدد ونصرت نازل ہوگی اور پاکستان کا مستقبل روشن ہوگا۔

8۔ شہادت امام حسین رضی اللہ عنہ کانفرنس

منہاج القرآن علماء کونسل کے زیر اہتمام ''شہادت امام حسینؓ کانفرنس'' مرکزی سیکرٹریٹ میں منعقد ہوئی جس میں چیئرمین سپریم کونسل تحریک منہاج القرآن محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، مرکزی امیر محترم صاحبزادہ فیض الرحمان درانی، خطیب بادشاہی مسجد محترم علامہ عبد الخبیر آزاد، ناظم اعلیٰ محترم خرم نواز گنڈا پور، محترم علامہ صادق قریشی، صدر PAT محترم شیخ زاہد فیاض، مشائخ وعلماء کرام، مرکزی وضلعی قائدین اور عوام الناس نے خصوصی شرکت کی۔ اس موقع پر خطیب بادشاہی مسجد محترم علامہ عبدالخبیر آزاد، محترم علامہ فرحت حسین شاہ نے بھی خطابات کئے۔ نقابت کے فرائض محترم علامہ محمد حسین آزاد نے ادا کئے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ویڈیو لنک کے ذریعے کانفرنس سے خصوصی خطاب کیا۔ آپ نے خطاب کرتے ہوئے کہا:

کربلا کے ریگزار سے امام حسین علیہ السلام نے امت مسلمہ کو جو شعور عطا کیا وہ قیامت تک پوری انسانیت کو دائمی امن، سلامتی، جمہوریت اور انصاف کی چھاؤں دیتا رہے گا۔ امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام نے ملوکیت اور آمریت کے خلاف ایسی آواز بلند کی جس کی بازگشت 14 صدیوں بعد بھی سنائی دے رہی ہے۔ انہوں نے جو شعور دیا وہ حق کا استعارہ بن کر انسانیت کا سر فخر سے بلند رکھے گا۔ آپ علیہ السلام نے ہرگز بغاوت نہیں کی، نہ مسلح ہوئے اور نہ ہی کسی مقام پر قبضہ کیا۔ دین کی مٹتی قدروں کو بچانے کیلئے آپ علیہ السلام پرامن جدوجہد کیلئے نکلے۔ آپ علیہ السلام کا مقصد دین کی مٹتی ہوئی قدروں کو بچانا تھا۔ آپ علیہ السلام کی شہادت نے ثابت کر دیا کہ دین کا نظم سب سے بڑھ کر ہے۔

آج بھی ظالم قوتیں اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ وحدت اسلامی کو پارہ پارہ کرنے کیلئے نئے نئے فتنوں کو جنم دے رہی ہیں۔ مسلکی اور فرقہ ورانہ بنیادوں پر مسلمانان عالم کو تقسیم کر کے تعصّبات کی آگ میں جھونک رہی ہے۔ پاکستانی قوم کو آج یزیدی نظام کے خلاف اٹھنے کا عہد کرنا ہو گا، اسی سے ملکی استحکام اور خوشحالی نصیب ہوگی۔ امت مسلمہ اور پاکستانی قوم یزیدی رویوں کے خلاف جہد مسلسل سے ہی عظمت و رفعت سے ہمکنار ہوسکتی ہیں۔ انسانیت کو امن و سلامتی کا دائمی ماحول دینے کی جدوجہد کرتے رہنا ہے۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کی حکمرانی انسانیت کے دلوں پر ہے جو ظلم، جبر اور آمریت کے خلاف اٹھنے کا شعور دیتی ہے۔

آج بھی امت مسلمہ فرقہ واریت اور اضطراب کا شکار ہے۔ اللہ کا دیا سب کچھ ہونے کے باوجود اغیار کے ہاتھوں رسوایاں سمیٹ رہی ہے۔ امت مسلمہ کو اپنا شعور اجاگر کرتے ہوئے ایسی راہ کا انتخاب کرنا چاہیے جہاں گروہی و فروعی اختلافات بالائے طاق رکھ کر اتحاد امت کو فروغ دیا جا سکے۔

9۔ برمنگھم میں اوورسیز پاکستانیوں کی خوبصورت تقریب

27 اکتوبر 2013ء برمنگھم میں ہزاروں پاکستانیوں کا عظیم الشان اجتماع منعقد ہوا۔ اس پروگرام میں دنیا بھر سے علم وفن کے ماہرین ڈاکٹرز وکلاءممبران پارلیمنٹ ایجوکیشنسٹ سیاسی و سماجی رہنما علماء ذرائع ابلاغ سے تعلق رکھنے والے افراد کے علاوہ دنیا بھر میں موجود منہاج القرآن کی آئیڈیالوجی اور شیخ الاسلام سے محبت کرنے والے محبّ وطن پاکستانیوں کا جم غفیر موجود تھا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ کہا کہ آج مغربی دنیا اپنے سارے وسائل یکجا کرکے سائنسی علوم کو اتنی ترقی دے رہی ہے کہ وہ زمین کے علاوہ دوسرے سیاروں پر زندگی کی موجودگی کے آثار تلاش کرنے میں مصروف ہے اور وہ مسلمان جنہوں نے دنیا کو جدید سائنس، طب، الجبرا، سرجری اور سوشل مینجمنٹ کے اصول سکھائے وہ خود قصہ کہانی بن گئے اور پھر مسلمانوں پر زوال کا شکار ہوگئے۔ زندگی اور جینے مرنے کے سارے تصورات خلط ملط ہوگئے مال و دولت کی حرص اتنی چھائی کہ ہم نے قوم اور ملت کے لئے سوچنا ہی چھوڑ دیا اور یوں خدا کی عطا کے مالک بن بیٹھے یہ قارون اور ہامان کا تصور زندگی تھا جس کے ذکر سے قرآن بھرا پڑا ہے۔

اس پروگرام میں لارڈ نذیر احمد نے اظہار خیال کرتے ہوئے کہا کہ اگر امت مسلمہ دنیا میں عزت اور سر اٹھا کر جینا چاہتی ہے تو انہیں قیادت تیار کرنی ہوگی جبکہ آج مسلمانوں کے ہاں ڈھنگ کا کوئی کالج ہے نہ ایسا ادارہ جو حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے قوم کو قیادت فراہم کرسکے۔ ان حالات میں منہاج ایجوکیشن سٹی کا منصوبہ دیکھ کر میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ڈاکٹر طاہرالقادری کی حب الوطنی کا ٹرائل کرنے والے خود احمقوں کی جنت میں رہتے ہیں۔ انہیں یا تو پتہ ہی نہیں کہ دنیا بھر سے لاکھوں پاؤنڈ پاکستان میں لانے والے محبّ وطن ہیں یا مفادات کے حصار نے ان کی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہے اور انہیں کھرے کھوٹے میں تمیز کرنے میں دشواری ہورہی ہے۔ اس پروگرام میں مرکزی جماعت اہلسنت کی نمائندگی کرتے ہوئے نامور عالم دین پیر سید زاہد حسین رضوی، علامہ احمد نثار بیگ اور دوسرے قائدین نے بھی شرکت کی۔

اس موقع پر ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے منہاج ایجوکیشن سٹی کی تفصیلات سے عوام کو آگاہ کیا۔ اس پروگرام میں سٹیج سیکرٹری کے فرائض صدر NEC علامہ محمد افضل سعیدی نے انجام دیئے۔ اس پروگرام کے اندر لندن، برمنگھم، والسال، بریڈ فورڈ، ہیلی فیکس، شیفیلڈ، گلاسگو اور دیگر تمام شہروں کے علاوہ یورپ کے مختلف ممالک سمیت امریکہ سے بھی بہت

سارے افراد نے شرکت کی اور منہاج ایجوکیشن سٹی کے عظیم منصوبے کے لئے اپنی زندگی اور جان و مال دینے کا عزم مصمم کرتے ہوئے قربانی کی لازوال تاریخ رقم کردی۔ بعد ازاں شیخ الاسلام نے منہاج القرآن کے رفقاء و اراکین کو خصوصی شیلڈز دیں۔ امریکہ سے خصوصی طور پر تشریف لائے ڈاکٹر رضی نیازی نے کہا کہ ڈاکٹر طاہرالقادری ایک فکر اور دنیا کا نام ہے اور ہم ایک منہاج ایجوکیشن سٹی تو کیا سینکڑوں ادارے قائم کرنا پڑیں ان کے شانہ بشانہ کھڑے ہوں گے۔

شہید اور غازی کے فلسفے کی وضاحت پر برطانیہ بھر میں ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو خراج تحسین

(روزنامہ اوصاف۔ لندن، 13-11-14) برطانیہ کی تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں سمیت علماء مشائخ کمیونٹی رہنماؤں تارکین وطن پاکستانیوں اور پاکستانی نژاد ہاؤس آف لارڈز کے ممبران نے منہاج القرآن انٹرنیشنل کے سربراہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے مؤقف کی زبردست تائید کرتے ہوئے انہیں خراج تحسین پیش کیا اور کہا کہ آج ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے افواج پاکستان کے شہداء کی شہادت کے گرد فکری، نظریاتی اور شرعی حصار قائم کر کے جملہ امت مسلمہ کی نمائندگی کا حق ادا کردیا ہے۔ اس موقع پر مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ و یورپ کے صدر قاضی عبداللطیف قادری، مفکر اسلام پیر سید عبدالقادر جیلانی، سنی اتحاد کونسل برطانیہ و یورپ کے چیئرمین اور انٹرنیشنل مشائخ کونسل کے سربراہ پیر سید منور حسین شاہ جماعتی، عالمی دانشور علامہ احمد نثار بیگ، سنی اتحاد کونسل برطانیہ و یورپ کے جنرل سیکرٹری علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی، سنی کنفڈریشن آف مساجد کے سربراہ علامہ بوستان قادری، مرکزی سنی جمعیت علماء برطانیہ کے بانی صدر ممتاز عالم دین مفتی محمد اسلم بندیالوی، جامعہ الزہراء کے پرنسپل علامہ پیر سید احمد حسین شاہ ترمذی، جامع محمدیہ کے مہتمم حافظ ظہیر اقبال نقشبندی، مرکزی سنی جمعیت علماء برطانیہ کے جنرل سیکرٹری علامہ سجاد رضوی، نوجوان سکالر علامہ حسن اختر الازہری کے علاوہ لارڈ نذیر احمد، لارڈ قربان حسین، اوورسیز پاکستانیز کنسورشیم برطانیہ کے مرکزی رہنما اور سیاسی تجزیہ کار ڈاکٹر قیصر چشتی، نامور محقق ڈاکٹر مسعود رضا شامی، مفتی فضل احمد قادری اور علامہ حافظ عبدالسعید نے روزنامہ اوصاف کو اپنے تاثرات قلمبند کرواتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے گزشتہ روز جو کچھ کہا وہ اس کی 100 فیصد تائید کرتے ہیں۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے قرآن وحدیث کی نصوص سے ثابت کیا ہے کہ بغاوت کرنے والے مارے جائیں تو انہیں قطعاً شہید نہیں کہا جاسکتا۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا موقف وہی ہے جو حضور نبی کریم ﷺ کے دور سے لے کر صحابہ اور پھر آئمہ و مجتہدین سب کا تھا۔

مرکزی سنی جمعیت علماء برطانیہ یورپ کے بانی صدر مفتی محمد اسلم بندیالوی نے کہا کہ یہ موقع ہے کہ تمام مسلمان ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی قیادت میں تمام اختلافات بھلاکر ایک ہوجائیں۔ جس جرأت اور دانشمندی سے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خوارج کو ننگا کرکے ان کی سرکوبی کے لئے کوشش شروع کی ہے اس نے علماء اہلسنت کا سرفخر سے بلند کردیا ہے۔

ہیلی فیکس میں جامعہ الزہراء کے پرنسپل علامہ پروفیسر سید احمد حسین شاہ ترمذی نے کہا کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے بڑی خوبصورتی اور عرق ریزی سے تمام تر دلائل کو اکٹھا کرکے گویا سمندر کو کوزے میں بند کردیا اور ان کے موقف سے کوئی اختلاف کر ہی نہیں سکتا۔

لارڈ نذیر احمد نے کہا کہ شیخ الاسلام نے بڑی جامع اور مبنی برحقیقت گفتگو کی۔ انہوں نے ہر بات کا حوالہ قرآن اور احادیث سے دیا اور آج تمام علماء ان کی تائید کررہے ہیں۔

10۔ سیرت الرسول ﷺ کانفرنس (اٹلانٹا، امریکہ)

منہاج القرآن انٹرنیشنل اٹلانٹا، امریکہ کے زیراہتمام 5 اکتوبر 2013ء کو سیرت رسول ﷺ کانفرنس گریڈ بال روم، اٹلانٹا جارجیا میں منعقد ہوئی جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مہمان خصوصی تھے۔ کانفرنس کا آغاز تلاوت قرآن مجید اور نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہوا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کانفرنس کے شرکاء سے (انگلش زبان میں) ''ایمان کیا ہے اور ہم کس طرح سچے مومن بن سکتے ہیں؟'' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ایمان مومن پر اللہ کا احسان ہے کہ اللہ پاک نے اسے ایمان کی دولت عطا کی اور ایمان کا مرکز ومحور آقا ﷺ کی ذات ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ذات مصطفیٰ ﷺ کو اپنی محبت کا مرکز ومحور سمجھتے تھے۔ وہ جانتے تھے کہ مصطفیٰ ﷺ کی ذات اقدس کے ساتھ تعلق جس قدر مضبوط و مستحکم ہو گا اسی قدر ایمان بھی مضبوط و مستحکم ہوتا جائے گا۔ یہی وجہ ہے کہ وہ آپ ﷺ کی اس درجہ تعظیم کرتے تھے کہ مخالفین بھی ان کے اس عمل پر پکار اٹھے کہ اب یہ قوم ناقابل تسخیر قوت بن گئی ہے۔

امت مسلمہ کی بقا، سلامتی اور ترقی کا راز اس بات پر منحصر ہے کہ وہ ذات مصطفیٰ ﷺ کو اپنی جملہ عقیدتوں اور محبتوں کا مرکز ومحور سمجھے۔ ہمارے ایمان کی مضبوطی اور استحکام کا دار و مدار بھی ذات مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ تعلقِ عشق مستحکم کرنے پر ہے۔ اگر آپ ﷺ کے ساتھ عشق و محبت والا تعلق مضبوط ہو جائے تو پھر ایمان بھی کامل ہو جائے گا اور اعمال و عبادات بھی بامقصد و بامراد ہوں گی۔

امت کو نعمت اسلام آقا ﷺ کے صدقے نصیب ہوئی اور پورا قرآن حضور نبی اکرم ﷺ کے اخلاق اور سیرت پر اعلیٰ کتاب ہے۔ محبت اور ادب ایمان کی متاع ہے آج داخلی اور خارجی قیام امن کیلئے محنت کی ضرورت ہے۔ من کی دنیا کو نبی کریم ﷺ کی محبت سے سیراب کرنا ہوگا۔ نفسانی خواہشات کو ختم کر کے باطن کو تقویٰ، طہارت، توحید الٰہی اور محبت رسول ﷺ سے منور کرلیا جائے تو امت کا ہر فرد اپنے ملک میں امن وسلامتی بکھیرنے والا بن جائے گا۔

آج اگر امت مسلمہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم کی سنت پر چلتے ہوئے ذات مصطفیٰ ﷺ کے ساتھ عشق و محبت اور ادب و تعظیم کا تعلق مضبوط تر کر لے تو یہ دوبارہ ایک ناقابل تسخیر قوت بن سکتی ہے، جسے دنیا کی کوئی طاقت شکست نہیں دے سکتی۔

11۔ مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ و یورپ کے زیراہتمام
انٹرنیشنل سنی کانفرنس

یکم ستمبر 2013ء جماعت اہلسنت برطانیہ و یورپ کے زیر اہتمام ''عالمی تاجدار ختم نبوت وتحفظ مقام مصطفیٰ ﷺ'' کے عنوان سے (برمنگھم) میں انٹرنیشنل سنی کانفرنس منعقد ہوئی جس میں مشائخ، علماء کرام کے علاوہ عوام الناس نے بھی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ اس کانفرنس میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کو شرکت کی خصوصی دعوت دی گئی تھی۔ اس کانفرنس میں مرکزی جماعت اہلسنت برطانیہ و یورپ کے سرپرست محترم پیر عبدالقادر شاہ جیلانی، محترم پیر نقیب الرحمان، محترم پیر عتیق الرحمان فیض پوری، محترم علامہ احمد نثار بیگ قادری، محترم قاضی عبدالعزیز چشتی، محترم پروفیسر

احمد حسن ترمذی، محترم علامہ محمد افضل سعیدی، محترم ابو احمد الشیر ازی، محترم صاحبزادہ احمد حسان نقیبی، محترم ڈاکٹر نسیم احمد، محترم پیر سید مظہر شاہ جیلانی، محترم علامہ بوستان القادری، محترم صاحبزادہ ظہیر احمد نقشبندی، محترم علامہ عبد الطیف قادری، محترم مولانا محمد یعقوب چشتی، محترم زاہد نواز راجہ، میئر والتھم فاریسٹ کونسلر محترم ندیم علی نے شرکت کی اور خطابات کئے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ''عقیدہ اہل سنت اور تحفظ مقام مصطفیٰ ﷺ'' کے موضوع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ

ایمان، تصدیق کا نام ہے۔ ایمان کے لئے اصلاً اقرار مطلوب نہیں بلکہ ایمان تصدیق سے ہوجاتا ہے، اقرار تصدیق کے اظہار کے لئے ہے۔ اس بات پر سب اہل علم کا اتفاق ہے کہ علم اور معرفت سے ایمان نہیں بنتا اگر معرفت سے ایمان بنتا تو سب اہلِ کتاب مومن ہوتے۔

اگر حضور ﷺ کی ذات سے تعلق علم ونظر اور فکر ومعرفت کا ہوتو یہ تعلق رکھ کر کوئی مومن نہیں بنتا۔ مومن تب بنتا ہے جب دل مصطفیٰ ﷺ سے جڑ جائیں، تصدیق قلبی ہوجائے، مصطفیٰ ﷺ کے قدموں سے ربطِ قلبی پیدا ہوجائے۔ دل ماننے لگے تو بے شک الف بھی نہ آتا ہو مگر دل کے ماننے کی وجہ سے تعلق مضبوط ترین ہوتا ہے۔

یہی بات عقیدے کے حوالے سے بھی سمجھ لیں کہ عقیدہ، عقد سے ہے، اس کا معنی ہے **توثیق الربط بالقوہ** مضبوطی سے طاقت کے ساتھ گانٹھ باندھ دینا۔ عقد، کلادہ (پٹے) کو کہتے ہیں جیسے کسی جانور کے گلے میں پٹہ باندھا ہوتو کہتے ہیں کسی کا ہے۔ پٹے کے بغیر پھرتا ہوتو کہتے ہیں پتہ نہیں کس کا ہے؟ عقد کا معنی پٹا باندھنا بھی ہے اور عقیدہ تب ثابت ہوتا ہے جب کسی کا پٹہ گلے میں ڈال لیا جائے۔ جب پٹہ ڈال لیتے ہیں تو محبوب کا نقص کوئی نہیں سنتا، پھر کجی کمی کوئی نہیں سنتا، جب پٹہ گلے میں آجائے تو سب کچھ جس کا پٹہ ہو اسی پہ نچھاور ہوجاتا ہے۔ عقیدہ صحیحہ کے لئے ایسا قلبی تعلق پیدا کرو کہ حضور ﷺ کے پٹے والے ہوجاؤ۔ میرے آقا ﷺ کا پٹہ جس کے گلے میں ہوتو پتہ چلے کہ یہ سگِ مصطفیٰ ﷺ ہے۔ اس سے عقیدہ بنتا ہے اور پھر اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں رہتی، اس لئے کہ اب گانٹھ بندھ گئی ہے۔

یہ بات بڑی قابل توجہ ہے کہ تعلیمات اسلام میں سے کسی تعلیم، نظریہ، عقیدہ کا پٹہ بنیادی حیثیت کا حامل ہے کس عقیدہ پر عقدِ قلبی ہو۔۔۔؟ کوئی کہہ سکتا ہے توحید کا، کوئی کہہ سکتا ہے ایمان بالآخرت کا، کوئی کہہ سکتا ہے رسالت عمومی کا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ عقائد میں نقطہ ارتکاز کیا ہے۔۔۔؟ ایسا عقد (پٹہ) ہو جو اہل ایمان کے لئے مابہ الامتیاز عقیدہ ہو۔ وہ عقیدہ جو باقی مذاہب اور ہمارے مذہب اسلام میں مشترک ہو وہ نقطۂ ارتکاز نہیں ہوسکتا، اس لئے کہ اس سے مومن و یہودی کا فرق معلوم نہیں ہوسکتا۔

اگر یہودی، نصرانی اور مسلمان کی عقیدہ کے لحاظ سے پہچان کرنی ہوتو یہ دیکھنا ہوگا کہ عقیدے میں مابہ الامتیاز عنصر کیا ہے۔۔۔؟ جس سے مسلمان نکھر کے سامنے آجائے اور اس انفرادی نقطہ پر اس کے ساتھ کوئی اور مشترک نظر نہ آئے۔ سن لیں وہ مابہ الامتیاز نقطہ/عقیدہ صرف شان وعظمت مصطفیٰ ﷺ ہے جو سب مذاہب سے مسلمان کو ممتاز کردیتا ہے۔

اگر ہم نے مسلمانوں کو اکٹھا کرنے کا نقطہ تلاش کرنا ہے تو عقیدۂ مقام مصطفیٰ ﷺ اور عظمت و شان مصطفیٰ ہی وہ عقیدہ ہے جس پہ اکٹھا ہونا ہوگا۔ اس لئے کہ نہ توحید مسلمانوں کو نقطہ امتیاز دیتی ہے۔۔۔ نہ آخرت نقطہ امتیاز دیتی ہے۔۔۔ نہ رسالت عمومی کا تصور امتیاز دیتا ہے۔۔۔ اگر امتیاز ہے تو فقط عظمت و شان مصطفیٰ ﷺ کا امتیاز ہے۔ یہود و نصاریٰ اس نقطہ امتیاز کو نہیں مانتے تھے، باقی سب چیزیں ان میں تھیں مگر صرف غلامیٔ مصطفیٰ ﷺ نہ تھی، اس بناء پر سب

کچھ رد کر دیا۔ پس قرآن نے ثابت کر دیا کہ دیگر مذاہب میں بھی اور مسلمانوں کے اپنے درمیان بھی ایمان اور عقیدے کا امتیاز مصطفیٰ ﷺ کی غلامی کے علاوہ کوئی اور شے نہیں۔

اس کانفرنس میں شیخ الاسلام نے 3 گھنٹے سے زائد خطاب فرمایا اور مقام مصطفیٰ ﷺ کی معرفت اور عقیدہ اہل سنت پر قرآن و حدیث اور بائبل کی روشنی میں بیسیوں دلائل بیان فرمائے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری کے ہاتھ میں قرآن، احادیث اور بائبل کے نسخے تھے۔ آپ نے انتہائی علمی انداز میں دلائل سے بھرپور خطاب فرماتے ہوئے مقامِ مصطفیٰ ﷺ اور عقیدہ اہل سنت کو واضح فرمایا۔ شیخ الاسلام نے حضرت پیر سید عبدالقادر جیلانی، علامہ سید زاہد حسین شاہ، قاضی عبدالطیف قادری، علامہ احمد نثار بیگ، علامہ بوستان قادری، علامہ فضل احمد قادری اور علامہ قاضی عبدالعزیز چشتی سمیت سارے علماء اہل سنت اور پیران طریقت کے جذبات کو خراج عقیدت پیش کیا۔

جماعت اہلسنت برطانیہ کے مرکزی لیڈر علامہ احمد نثار بیگ نے اپنے خطاب میں کہا کہ آج شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ہمارے درمیان موجود ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں علم، تقویٰ اور قیادت کی تمام صلاحیتوں سے نوازا ہے۔ ان کی آواز میں امت مسلمہ کا درد ہے اور وہ جس خوبصورتی سے قرآن و سنت اور سائنسی انداز میں تمام عقلی و نقلی دلائل کے ذریعے عقیدہ اہل سنت والجماعت کا دفاع کر رہے ہیں، ہمیں ایک سیسہ پلائی دیوار بن کر ان کا دست و بازو بن جانا چاہئے۔

12۔ تحریک منہاج القرآن کے زیرِ اہتمام قائم عالم اسلام کے عظیم مرکزِ محبت و انوار

گوشۂ درود و منارۃ السلام کا افتتاح

تحریک منہاج القرآن پر حضور نبی اکرم ﷺ کی بے پناہ نوازشات ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی ان عنایات میں سے سب سے بڑی عنایت تحریک کے مرکز پر قائم گوشہء درود کا قیام ہے۔ گوشہء درود حرمین شریفین کے بعد زمین پر وہ مقام ہے جہاں سال کے 365 دن چوبیس گھنٹے ہر لمحہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں درود و سلام کے نذرانے پیش کیے جاتے ہیں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے یکم دسمبر 2005ء کو اس گوشہء درود کا افتتاح فرمایا۔ اُس وقت سے تا حال اس گوشہء درود سے درود و سلام کی صدائیں بلند ہو رہی ہیں۔ دنیا بھر سے افراد 10 دنوں کے لیے گوشہء درود میں گوشہ نشینی کے لیے حاضر ہوتے ہیں، دن بھر روزہ رکھتے ہیں اور 24 گھنٹے مسلسل آقا علیہ الصلوۃ و السلام کی بارگاہ میں درود و سلام پیش کرتے ہیں۔ جب سے گوشہء درود کا آغاز ہوا بغیر کسی تعطل کے مسلسل دور دراز سے ہزاروں افراد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مہمان بن چکے ہیں۔

تحریک منہاج القرآن کے مرکز پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے دفتر میں ابتدائی طور پر گوشہء درود کا آغاز کیا گیا۔ بعد ازاں مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مبارک کے ماڈل پر گوشہء درود کی پرشکوہ عمارت (منارۃ السلام) کی تعمیر شروع ہوئی۔ گوشۂ درود کی اس عمارت "منارۃ السلام" کے تعمیراتی کام کا سنگ بنیاد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 14 اپریل 2006ء (ربیع الاول ۱۴۲۷ھ) میں اپنے دست مبارک سے رکھا جبکہ تعمیراتی کام کا باقاعدہ آغاز 18

جون 2007ء کو کیا گیا۔

تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام 22 اگست 2013ء کو گوشہ درود کی اس پرشکوہ عمارت کی افتتاحی تقریب منعقد ہوئی جس میں ملک بھر سے کثیر تعداد میں علماء، مشائخ، سجادہ نشینان، بیرون ملک سے تشریف لائے ہوئے دیگر مہمانان گرامی اور عوام الناس نے شرکت کی۔ سٹیج پر شیخ الاسلام کے ہمراہ محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، محترم صاحبزادہ حماد مصطفیٰ المدنی اور محترم صاحبزادہ احمد مصطفیٰ العربی بھی تشریف فرما تھے۔

اس محفل میں نقابت کے فرائض محترم علامہ محمد ارشاد حسین سعیدی نے سرانجام دیئے۔ محترم قاری نور احمد چشتی نے بڑے ہی خوبصورت انداز میں تلاوت کلام کی سعادت حاصل کی۔ انہوں نے ''سورۃ النجم، سورۃ الضحیٰ اور سورۃ الکوثر'' کی آیات تلاوت کیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ان کی خوبصورت تلاوت اور سوز و گداز میں ڈوبی ہوئی آواز کو بہت پسند فرمایا اور دوران تلاوت اپنے سر کی ٹوپی، جبہ، کوٹ اور عمرے کا ٹکٹ تحفتاً عطا فرمایا۔ دوران تلاوت شیخ الاسلام پر ایک عجب وجدانی کیفیت طاری تھی۔ زبان سے ہر آیت پر ''سبحان اللہ، اللہ اکبر'' کی صدا بلند ہو رہی تھی اور پورا مجمع کیف و سرور میں ڈوبا ہوا تھا۔

اس موقع پر شیخ الاسلام نے سماعت قرآن کی اہمیت پر گفتگو کرتے ہوئے ائمہ اہل بیت کے ذوق و شوق سے تلاوت و سماع قرآن کے واقعات بیان کرتے ہوئے شرکاء کو قرآن سے تعلق پیدا کرنے کی تلقین کرتے ہوئے پاکستان میں حسنِ استماعِ قرآن کے ذوق کو زندہ کرنے کے لئے منہاج القرآن کے پلیٹ فارم سے باقاعدہ منظّم کام کرنے کا بھی اعلان فرمایا کہ ان شاء اللہ جلد عالمی قراء کو پاکستان بلوا کر پاکستان میں عالمی محافل قرأت کا اہتمام کروائیں گے تاکہ اہل پاکستان کا قرآن مجید کی تلاوت اور استماعِ تلاوت کے حوالے سے بھی ذوق و شوق زندہ ہو۔

تلاوت قرآن مجید کے بعد محترم صاحبزادہ احمد مصطفیٰ العربی نے قصیدہ بردہ شریف، حسان منہاج محترم افضل نوشاہی اور ان کے ساتھیوں نے فارسی و اردو زبان میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔

بعد ازاں محترم بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد نے گوشہ درود کی تعمیر کے متعلق درج ذیل بریفنگ دی:

☆ اس عمارت کا ڈیزائن حضرت جلال الدین رومیؒ کے مزار کی مناسبت سے ہے۔ اس عمارت کا سنگ بنیاد شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 14 اپریل 2006ء کو رکھا جبکہ اس کی تعمیر کا آغاز 18 جون 2007ء کو ہوا۔ اس بلڈنگ کا ڈیزائن M/S Architects Collaborative نے تیار کیا اور اس کی تعمیر کا کام خلیل کنسٹرکشن کمپنی کو سونپا گیا۔

☆ اس بلڈنگ کی بنیاد سطح زمین سے 12 فٹ نیچے ہے اور یہ بنیاد کنکریٹ کی رافٹ فاؤنڈیشن کہلاتی ہے۔ اس کی چوڑائی تقریباً 12 فٹ ہے اور 2 فٹ کے بیم ڈالے گئے ہیں۔ اس پر تقریباً 6 ہزار مکعب فٹ کنکریٹ لگی ہے۔ رافٹ کے اندر بیم اس بلڈنگ کو اٹھائے ہوئے ہیں جو کہ 3 فٹ 9 انچ موٹے ہیں۔

☆ بلڈنگ کا مرکزی ہال 55 فٹ چوڑا، 65 فٹ لمبا اور 85 فٹ اونچا ہے۔

☆ گوشہ درود کے اندرونی ہال کے اندر ترکی سے منگوائی گئی ٹائلز لگائی گئی ہیں جبکہ بیرل کے اندر لگائی گئی ٹائلز، بیرون سائیڈ لگائی گئی ٹائلز اور لکھائی والی لگائی گئی ٹائلز گوجرانوالہ سے منگوائی گئیں۔

☆ ہال کے دروازے اور کھڑکیاں ساگوان کی لکڑی سے تیار کئے گئے ہیں۔ لکڑی کو باقاعدہ ایک ماہ تک جدید پلانٹ پر Season کیا گیا تاکہ موسمی حالات سے ان میں کسی قسم کی خرابی نہ آئے۔

☆ اس عمارت میں درج ذیل نمایاں خصوصیات بھی اس کی انفرادیت میں مزید اضافہ کا باعث ہیں:

(i) Sprinkler arrangement for Washing (ii) Sump Moter(iii) Air conditioning

☆ اس عمارت کے ساتھ دو مزید عمارات بھی ملحق ہیں: ۱۔دفتر اور رہائش گاہ گوشۂ درود ۲۔صفہ ہال

☆ اس عمارت اور اس سے متعلقہ ملحقہ عمارات پر آنے والے اخراجات کی تفصیل یہ ہے:

۱۔ مینارۃ السلام پر مبلغ 6 کروڑ 20 لاکھ روپے (62 ملین روپے) ۲۔ملحقہ عمارات پر مبلغ 1 کروڑ 80 لاکھ روپے

۳۔ ٹوٹل اخراجات تقریباً 8 کروڑ روپے

شیخ الاسلام نے محترم بریگیڈیئر (ر) اقبال احمد خان ان کی پوری ٹیم اور خلیل کنسٹرکشن کمپنی کے مالک محترم خلیل احمد اور ان کی پوری ٹیم کو مبارکباد دیتے ہوئے دعاؤں سے نوازا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی اس گفتگو کے بعد محترم صاحبزادہ حماد مصطفیٰ المدنی نے عربی کلام ''یانورالعین'' اور قصیدہ بردہ شریف پیش کیا۔ شرکاء مجلس کو بتایا گیا کہ گوشہ درود کے آغاز سے لے کر اب تک آقا دو جہاں ﷺ کی بارگاہ میں پیش کئے جانے والے درود پاک کی تعداد 65 ارب 99 کروڑ 61 لاکھ 43 ہزار 684 ہے۔

محفل کے اختتام پر ختم پڑھا گیا اور آخر میں صلاۃ و سلام کے نذرانے ''مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام'' کی صورت میں پیش کئے گئے۔ محفل کا اختتام شیخ الاسلام کی دعا سے ہوا۔ دعا کے بعد ملک بھر سے تشریف لائے ہوئے علماء و مشائخ اور مہمانان گرامی کے ساتھ شیخ الاسلام نے گوشہ درود کا باقاعدہ افتتاح فرمایا۔

13۔تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام
23 واں سالانہ شہرِ اعتکاف 2013ء

حرمین شریفین کے بعد دنیا کے سب سے بڑے اجتماعی اعتکاف کے انعقاد کی سعادت گزشتہ 23 سالوں سے تجدید دین و احیائے اسلام کی عالمی تحریک، تحریک منہاج القرآن کو حاصل ہے۔ یہ اعتکاف حضور پیر سیدنا طاہر علاؤالدین الگیلانی البغدادیؒ کی روحانی قربت و معیت اور شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ کی صحبت و انداز تعلیم و تربیت کی بناء پر منفرد حیثیت کا حامل اعتکاف قرآن، حدیث، فقہ و تصوف، اصلاح احوال اور احیائے اسلام کے لئے افراد کی تیاری سے متعلق تعلیم و تربیت کا حسین امتزاج ہے۔

امسال تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام (30 جولائی تا 9 اگست 2013ء) 23 واں سالانہ شہر اعتکاف کا انعقاد کیا گیا جس میں اندرون و بیرون ملک سے ہزاروں مرد و خواتین نے خصوصی شرکت کی۔ تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام 23 واں سالانہ شہر اعتکاف 2013ء اپنی سابقہ روایات کو برقرار رکھتے ہوئے منفرد و ممتاز حیثیت کا حامل تھا۔ امسال شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری 4 سال کے بعد بنفسِ نفیس شہر اعتکاف میں اپنے پورے خانوادے محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری (صدر سپریم کونسل TMQ)، محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری (صدر فیڈرل کونسل TMQ)، محترم صاحبزادہ حماد مصطفیٰ المدنی اور محترم صاحبزادہ احمد مصطفیٰ العربی کے ہمراہ موجود تھے۔ اس بناء پر دنیا بھر سے عوام الناس کی کثیر تعداد اس

موقع سے علمی و روحانی طور پر منور ہونے کے لئے شہر اعتکاف میں معتکف ہونے کی خواہش لئے ہوئے تھی۔ دوسری طرف شہر اعتکاف کی جگہ کی وسعت بھی ہر آئے سال تنگیٔ داماں کی شکایت کرتی ہوئی نظر آرہی تھی۔ معتکفین کی اس بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر ملک بھر میں صوبوں اور ضلعوں کے اعتبار سے معتکفین کے لئے مخصوص تعداد پر مبنی کوٹہ جاری کیا گیا۔

شہر اعتکاف میں شریک معتکفین کی علمی و روحانی تربیت اور اصلاح احوال کے لئے باقاعدہ ایک نظام کی شکل میں معمولات کو بھی منظّم کیا جاتا ہے۔ اس سلسلہ میں انفرادی معمولات، تربیتی حلقہ جات، علمی، فکری، فقہی اور تنظیمی نشستوں کا انعقاد شہر اعتکاف میں شریک معتکفین کی تربیت کا لازمی حصہ تھے۔

اعتکاف میں شریک تحریکی کارکنان و رفقاء کی تنظیمی و انتظامی اور علمی وفکری استعداد کو مزید اجاگر کرنے کے لئے محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری اور محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، محترم شیخ زاہد فیاض، محترم ڈاکٹر رحیق احمد عباسی، محترم احمد نواز انجم (نائب ناظم اعلیٰ)، محترم ساجد محمود بھٹی (ناظم تنظیمات) اور دیگر مرکزی قائدین نے مختلف حوالوں سے فکری، نظریاتی اور تربیتی امور پر اظہار خیال کیا۔

شہر اعتکاف کے روزانہ معمولات میں سب سے زیادہ اہمیت کے حامل شیخ الاسلام کے علمی وفکری خطابات تھے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے آخری عشرہ رمضان میں درج ذیل موضوعات پر معتکفین سے خطابات کئے:

۱۔علم نافع ۲۔ دورِ فتن کی علامات ۳۔عظیم مجموعہ حدیث معارج السنن کی تکمیل

۴۔ امت کو عذاب سے کیسے بچایا جاسکتا ہے؟ ۵۔ امر بالمعروف ونہی عن المنکر ۶۔والدین کے حقوق

۷۔صدق ۸۔عورتوں اور بیویوں کے حقوق ۹۔شوہروں اور اولاد کے حقوق

شہر اعتکاف پر ایک نظر

☆ شہر اعتکاف کو ضلع وائز رہائشی بلاکس میں تقسیم کیا گیا تھا۔

☆ مرکزی کمیٹی اور 54 ذیلی انتظامی کمیٹیوں کے 2500 افراد انتظامات میں مصروف عمل رہے۔

☆ شہر اعتکاف میں ہر روز نماز عشاء کے وقت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شرکاء اعتکاف کے سامنے آمد کے وقت شرکاء کے جذبات اور محبت کا منظر دیدنی ہوتا۔ ہر معتکف اشک بار آنسوؤں کے ساتھ حضور نبی اکرم ﷺ کے نعلین پاک کے تصدق سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے ملنے والی اس عظیم تحریک اور اس کی قیادت کے ساتھ وابستگی کی نعمت پر اللہ کے حضور شکر ادا کررہا تھا۔ ایک طرف سیدالسادات حضور پیر سیدنا طاہر علاؤالدین القادری الگیلانی البغدادی کا مزار پرانوار موجود تھا اور دوسری طرف حضور پیر صاحب کے روحانی فرزند شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی شخصیت موجود تھی۔ درمیان میں ہزاروں شرکاء اعتکاف اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے مغفرت وبخشش، حضور نبی اکرم ﷺ کی نظر کرم کے سوالی بنے اور ان عظیم شخصیات کے علمی، فکری اور روحانی انوارات کو سمیٹنے کے لئے اپنے دامن کو پھیلائے ہوئے تھے۔

☆ شہر اعتکاف کی پہلی رات نماز عشاء کی امامت شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے کروائی۔

☆ امسال بھی اعتکاف کے تمام ایام میں گذشتہ سال کی طرح نماز تراویح کی امامت کی سعادت زیادہ تر محترم حافظ محمد ابرار مدنی ہی کو حاصل رہی۔ ان کے ساتھ تحفیظ القرآن انسٹی ٹیوٹ کے محترم حافظ قاری محمد اسماعیل، محترم قاری

عینی اور دیگر حفاظ بھی اس سعادت میں شامل رہے۔ سوز و گداز اور آہوں و سسکیوں کا یہ سلسلہ نماز تراویح کے دوران بھی جاری رہا اور معتکفین خشوع و خضوع کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور عجز و نیاز اور بندگی کا اظہار کرتے رہے۔ ہر روز نماز تراویح میں ترویحہ کے وقت بعد از تسبیح شیخ الاسلام کے پوتے محترم صاحبزادہ حماد مصطفیٰ المدنی کی خوبصورت آواز میں شامی اور مراکشی طرز پر قصیدہ بردہ شریف نے روحانی اور پرکیف ماحول میں مزید اضافہ کردیا۔ تمام معتکفین بھی جھوم جھوم کر محترم صاحبزادہ صاحب کے ساتھ قصیدہ بردہ شریف کی صورت میں حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ اقدس میں ہدیہ عقیدت پیش کرتے رہے۔

☆ نماز تراویح کے بعد شیخ الاسلام کے خطاب سے پہلے روزانہ محفل نعت منعقد ہوتی رہی جس میں محترم محمد افضل نوشاہی، محترم صاحبزادہ حماد مصطفیٰ المدنی، محترم صاحبزادہ احمد مصطفیٰ العربی، منہاج نعت کونسل، بلالی برادران، شہزاد برادران، انصر علی قادری اور دیگر ثنا خوانان ہدیہ عقیدت کے پھول نچھاور کرتے رہے۔

☆ معتکفین ہر روز صبح نماز فجر کی ادائیگی کے بعد شیخ الاسلام کی ہدایات پر مسبحات عشرہ کا وظیفہ کرتے رہے۔ شیخ الاسلام نے فرمایا یہ عظیم وظیفہ ائمہ کرام کے معمولات میں شامل رہا ہے۔ اس لئے تمام لوگ اس سے روحانی و قلبی طور پر منور ہونے کے لئے اسے اپنے معمولات کا حصہ بنائیں۔

عالمی خدمات کا اعتراف

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا نام دنیا کی 500 بااثر مسلم شخصیات میں شامل

امن کے لئے کام کرنے والے دنیا کے اعلیٰ ترین انٹرنیشنل ریسرچ انسٹی ٹیوشنز میں سے ایک معروف سنٹر Royal Islamic Strategic Studies Center نے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی امن، بین المذاہب ہم آہنگی اور اسلام کے فروغ کے لئے قابل فخر و شاندار خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کا نام The Muslim 500 کے تحت دنیا کی 500 بااثر مسلم شخصیات میں شامل کرلیا ہے۔

The Muslim 500 میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی خدمات کو بیان کرتے ہوئے جہاں دنیا بھر میں موجود منہاج القرآن انٹرنیشنل کے مراکز، منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن اور اقوام متحدہ کے ذیلی فورم اکنامک اینڈ سوشل کونسل میں منہاج القرآن کو حاصل خصوصی مشاورتی حیثیت کا ذکر کیا گیا ہے وہاں شیخ الاسلام کی 450 مطبوعہ تصنیفات، 6 ہزار خطابات، دہشت گردی کے خلاف شیخ الاسلام کا مبسوط تاریخی فتویٰ، امریکہ و دنیا بھر میں دہشت گردی و انتہاء پسندی کے خلاف اسلامی تعلیمات کے فروغ میں بے مثال کردار اور پاکستان میں حقیقی جمہوریت کے قیام کے لئے عوامی لانگ مارچ کو بھی بالخصوص موضوع بنایا گیا ہے۔

The Muslim 500 میں بیشتر مسلم سربراہان مملکت اور عالمی سطح کی علمی و فکری مسلم شخصیات شامل ہیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کا نام اس فہرست میں شامل ہونا بلاشبہ اس عالمی تحریک کے پیغامِ امن و محبت کی عالمی سطح پر پذیرائی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

☆ شہر اعتکاف میں آخری عشرہ رمضان کی طاق راتوں کی مناسبت سے خصوصی محافل منعقد ہوئیں جن میں ایرانی قراء کے علاوہ دیگر قراء اور نعت خوانوں نے ہدیہ عقیدت پیش کیا۔

☆ امسال منہاج القرآن ناروے بیرون ملک سے شریک معتکفین کی تعداد کے اعتبار سے اول نمبر پر رہا۔ اس کا سہرا MYL ناروے کے سر ہے جن کی مکمل ٹیم معتکف تھی۔ ناروے کے علاوہ سعودی عرب، ڈنمارک، فرانس، جرمنی، اٹلی، کویت، قطر، یونان، ہانگ کانگ، مصر، دوبئی، ملائشیا، شارجہ، سپین، سویڈن، USA، ساؤتھ کوریا، جاپان، لندن، برطانیہ اور دیگر ممالک سے معتکفین اس عالمی روحانی مرکز پر اعتکاف کے لئے تشریف لائے۔

☆ تحریک منہاج القرآن کے زیر اہتمام جاری اس شہر اعتکاف میں مردوں کے ساتھ ساتھ ہزاروں خواتین بھی شریک تھیں جہاں متعدد خواتین انتظامی کمیٹیاں منہاج القرآن ویمن لیگ کی عہدیداران کی زیرنگرانی شیخ الاسلام کی ہدایات کی روشنی میں مرتب کردہ شیڈول پر عملدرآمد کروانے اور اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگیوں میں مصروف تھیں۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری خواتین کی اعتکاف گاہ میں تشریف لے گئے جہاں آپ نے ان کی محنت وکاوش پر ان کی حوصلہ افزائی فرمائی اور متعدد گھریلو مشکلات کے باوجود اعتکاف میں شرکت کے لئے آنے پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے انہیں حضرت فاطمہ وحضرت زینب رضی اللہ عنہما کی باندیاں قرار دیا۔

☆ دن بھر عبادات اور علمی وفکری نشستوں میں شرکت کے بعد نماز تراویح میں شرکت کے لئے بھی اولین صفوں میں جگہ کا حصول ہر معتکف کی خواہش تھی۔ اس خواہش کے پیش نظر انتظامیہ نے شیخ الاسلام کی ہدایات کی روشنی میں مختلف ڈویژنز وضلع سے تعلق رکھنے والے معتکفین کو اولین صفوں میں نماز عشاء اور نماز تراویح کا موقع بھی دے رکھا تھا۔ جہاں معتکفین اپنی باری پر شیخ الاسلام کے ساتھ نماز تراویح میں شریک ہوتے۔

☆ امسال 80 فیصد وہ خواتین تھیں جو پہلی مرتبہ شہر اعتکاف میں شریک ہوئیں اور مردوں میں سے بھی 60 فیصد وہ افراد تھے جو 40 سال سے کم عمر تھے اور پہلی مرتبہ اعتکاف میں شریک ہورہے تھے۔ ان نئے افراد کا شہر اعتکاف میں آنا اس بات کی علامت ہے کہ تحریک کا پیغام ہر آئے روز پھیلتا چلا جارہا ہے اور 23 دسمبر، لانگ مارچ، 11 مئی کے دھرنوں اور الیکشن کے بعد کی صورت حال کے تناظر میں شیخ الاسلام کے موقف کی سچائی اور پذیرائی کی بناء پر نئے افراد کی شمولیت کا سلسلہ پہلے سے کہیں بڑھ کر جاری ہے۔

☆ شہر اعتکاف میں نمایاں کارکردگی کے حامل مرکزی عہدیداران، تنظیمات اور کارکنان کی حوصلہ افزائی کی گئی اور پاکستان بھر میں اعلیٰ کارکردگی اور نمایاں خدمات سرانجام دینے والے 1200 افراد وتنظیمات کے لئے اسناد، تمغے اور شیلڈز دینے کا اعلان کیا گیا۔

عالمی روحانی اجتماع (لیلۃ القدر)

تحریک منہاج القرآن کے زیراہتمام عالمی روحانی اجتماع کا آغاز ہوا۔ عالمی روحانی اجتماع میں تحریک منہاج القرآن کی سپریم کونسل کے صدر محترم ڈاکٹر حسن محی الدین قادری، صدر فیڈرل کونسل محترم ڈاکٹر حسین محی الدین قادری، محترم صاحبزادہ حماد مصطفی المدنی القادری، محترم صاحبزادہ احمد مصطفی العربی کے علاوہ ملک بھر سے نامور علماء ومشائخ کی

بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔

اس محفل میں نقابت کے فرائض محترم ارشاد حسین سعیدی نے سرانجام دیئے۔ محفل میں تلاوت کلام پاک کی سعادت محترم قاری محمد ابرار المدنی نے حاصل کی۔ حسان منہاج محترم افضل نوشاہی اور محترم خرم شہزاد نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ محترم صاحبزادہ حماد مصطفیٰ العربی نے قصیدہ بردہ شریف اور ''یانورالعین'' کے کلمات کے ساتھ عربی نعت وسلام پیش کیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے پنڈال میں تشریف لانے کے بعد معزز مہمانان گرامی قدر، علماء، مشائخ اور دیگر مذہبی و سیاسی و سماجی رہنماؤں کو خوش آمدید کہا۔ عالمی روحانی اجتماع کو اے آر وائی نیوز، اے آر وائی ذوق اور منہاج ٹی وی کے ذریعے براہ راست نشر کیا گیا۔ آپ نے اس اجتماع سے ''صدق'' کے موضوع پر خطاب کیا۔

14۔ ورکرز کنونشن

پاکستان عوامی تحریک کے زیراہتمام 18 مئی 2013ء کو ملک گیر ''ورکرز کنونشن'' کا انعقاد کیا گیا جس میں مردو خواتین نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مرکزی قائدین میں صدر پاکستان عوامی تحریک محترم ڈاکٹر رحیق احمد عباسی، ناظم اعلیٰ محترم شیخ زاہد فیاض، سیکرٹری جنرل محترم خرم نواز گنڈا پور نے بھی شرکت کی۔ یہ ورکرز کنونشن ملک بھر میں 300 مقامات اور پوری دنیا کے مختلف ممالک میں ویڈیو لنک کے ذریعے سنا گیا۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ورکرز کنونشن سے خصوصی خطاب کرتے ہوئے کہا:

سیاسی جماعتوں میں اتار چڑھاؤ آتے رہتے ہیں مگر ورکرز کا پارٹی اور لیڈرشپ کے ساتھ ہر حالت میں اخلاص اصل سرمایہ ہوتا ہے۔ موجودہ الیکشن میں جیتنے والے 90 فیصد کا تعلق سیاسی خاندانوں سے ہے۔ الیکشن کے بعد صرف پارٹی کا چہرہ بدلا ہے پارلیمنٹ میں وہی خاندان پہنچے ہیں۔ تبدیلی غریب عوام کی ضرورت ہے جاگیر داروں اور سرمایہ داروں کی نہیں۔ پاکستان میں الیکشن کا فلسفہ یہ ہے کہ عوام صرف ووٹ ڈالیں اور گھوڑے جیتیں۔ اگر تبدیلی کے علمبردار لانگ مارچ کے دوران ہم سے آن ملتے تو انہیں آج دھرنوں کی ضرورت نہ ہوتی۔ اگر الیکشن کمیشن کے خلاف میری پٹیشن کی سماعت کر لی جاتی تو الیکشن کمیشن کو تحلیل کرنا پڑتا جو جج نہیں چاہتے تھے۔ اگر آئین کے مطابق الیکشن کرائے جاتے تو 11 مئی کے بعد دھرنے نہ ہوتے۔ آئین کا آرٹیکل 218 تقاضا کرتا ہے کہ الیکشن کمیشن کی تشکیل آرٹیکل 213 کے مطابق ہو مگر ECP نے آئین کو پامال کر کے خود ساختہ الیکشن کرائے۔

ساری پارٹیاں دھرنے پر بیٹھی ہیں اور الیکشن کمیشن خود کو شفاف الیکشن کی مبارکبادیں دیئے جا رہا ہے۔ الیکشن ٹربیونلز کا وجود بھی الیکشن کمیشن کی طرح غیر آئینی اور غیر قانونی ہے اس لیے یہ انصاف نہ دے پائے گا، صرف دکھاوے کے لیے چند زخموں پر مرہم رکھ دیئے جائیں گے۔ کرپٹ نظام کے تحت دیئے ہوئے مینڈیٹ کے تحت مرکز اور صوبوں میں حکومتیں تشکیل پا جائیں گی اور لوگ آہستہ آہستہ بھول جائیں گے کہ ان کے ساتھ کس بلا کی دھاندلی ہوئی تھی۔ نظام کو شکست دینے کے لیے ہم نے آئینی، قانونی اور جمہوری جدوجہد شروع کر دی ہے۔ وقت آ گیا ہے کہ پوری قوم کرپٹ نظام کے خلاف اٹھ کھڑی ہو۔

اشرافیہ کے مفادات کو تحفظ دینے والے نظام کے تحت 50 الیکشن بھی رائی برابر تبدیلی نہ لا سکیں گے۔ ہم عوام کی طاقت سے استحصالی نظام کے خلاف جنگ لڑیں گے۔ میں نے کبھی کسی پارٹی کے خلاف بات نہیں کی، میں اس کرپٹ نظام کے خلاف لڑ رہا ہوں جس کی سیاسی پارٹیاں بھی قیدی ہیں۔

15۔ کرپٹ نظامِ انتخاب کے خلاف ملک بھر میں 300 مقامات پر پرامن دھرنے

پاکستان عوامی تحریک کے زیر اہتمام 11 مئی پولنگ ڈے پر ملک بھر میں 300 شہروں میں نظام انتخاب کو مسترد کرنے کیلئے پرامن دھرنوں کا انعقاد کیا گیا۔ ان دھرنوں میں لاکھوں مرد و خواتین نے شرکت کر کے کرپٹ نظام کے خلاف عدم اعتماد کا اعلان کرتے ہوئے شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے اصولی موقف کی تائید کی۔ ان دھرنوں میں لوگوں نے نظام انتخاب کے خلاف کتبے اٹھا رکھے تھے۔۔۔ بازوؤں اور سینوں پر عوام دشمن نظام کے خلاف احتجاجی نعرے چسپاں کر رکھے تھے۔۔۔ سخت گرمی کے باوجود لوگوں کا جذبہ دیدنی تھا۔ ہر ایک زبان پر عوام دشمن نظام مردہ باد۔۔۔ ظالم نظام کو مرنا ہوگا۔۔۔ کرپٹ نظام سے لڑنا ہوگا۔۔۔ نظام بدلا جائے گا سر عام بدلا جائے گا، کے نعرے تھے۔ ان دھرنوں میں صدر پاکستان عوامی تحریک محترم ڈاکٹر رحیق احمد عباسی، محترم شیخ زاہد فیاض، محترم احمد نواز انجم، محترم خرم نواز گنڈاپور، دیگر مرکزی قائدین و ناظمین اور مقامی صدور و ناظمین نے خصوصی شرکت کی اور خطابات کئے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے ویڈیو لنک کے ذریعے 300 مقامات پر ہونے والے ان دھرنوں کے شرکاء سے خطاب کیا۔ یہ خطاب دنیا بھر میں 150 سے زائد ممالک میں بھی براہ راست سنا گیا۔

شیخ الاسلام نے اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ملکی تاریخ میں پہلی مرتبہ کامیاب دھرنوں کی شکل میں نظام انتخاب کے خلاف زور دار آواز اٹھی ہے جو ملک میں حقیقی تبدیلی تک جاری رہے گی۔ ساری سیاسی جماعتیں سٹیٹس کو کے نظام کو بچانے جبکہ پاکستان عوامی تحریک تنہا اس کرپٹ نظام کو گرانے کیلئے کھڑی ہے۔ اس کرپٹ اور اشرافیہ کے مفادات پر مبنی استحصالی نظام کو ٹھوکر سے اڑانا ہوگا اور قوم کو دھوکہ دینے والے نظام کا جنازہ اٹھانا ہوگا۔ اس نظام میں وہی چہرے اور وہی خاندان برسر اقتدار آئیں گے۔ الیکشن کمیشن کی غیر آئینی تشکیل، آئینی شقوں کی پامالی اپنا رنگ دکھا رہی ہے۔ تبدیلی کا نعرہ لگانے والے بھی مایوس ہوں گے اور قوم کو بھی مایوس کریں گے اور نتائج دیکھ کر رونا شروع کریں گے اور بعد ازاں اس نظام کی تباہ کاریوں کے باعث اپنے ہی ہاتھوں سے منتخب کئے لوگوں کی وجہ سے پوری قوم چیخے گی۔

دھن، دھونس، دھاندلی موجودہ نظام کے بنیادی جز ہیں۔ پاکستان عوامی تحریک نے کراچی سے پشاور اور کوئٹہ سے کشمیر تک پورے ملک میں نظام انتخاب کے خلاف کلمہ حق بلند کر دیا ہے۔ کارکن محنت جاری رکھیں، تبدیلی پاکستان کا مقدر ہے اور پاکستان عوامی تحریک کے موقف کو ہی آخری فتح نصیب ہوگی۔ پاکستان عوامی تحریک نے بدعنوانی کے نظام کے خلاف سمجھوتہ نہ کرنے کی تاریخ رقم کی ہے۔ میں ایسا پاکستان چاہتا ہوں جو اپنی خوشحالی اور خود مختاری کیلئے دنیا کی بڑی سے بڑی طاقت کو No کہہ سکے۔ پاکستان کو یہ جرأت اس وقت تک نہ ملے گی جب تک قیادت جرأت مند نہ ہوگی اور قیادت جرأت مند اس وقت ہوگی جب یہ فرسودہ و کرپٹ نظام دریا برد ہوگا۔ دھرنے میں بڑی تعداد میں بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کی شرکت نے ثابت کر دیا ہے کہ کرپٹ نظام ہار گیا۔ دھرنا عوام دشمن نظام انتخاب کے خلاف عوامی ریفرنڈم ہے۔ دھرنوں نے کرپٹ نظام کے بتوں کو توڑ دیا ہے۔ ہماری تحریک کو سازشوں کے ذریعے روکنے کی کاوشیں ناکام ہوچکی ہیں۔ پاکستان عوامی تحریک اور تحریک منہاج القرآن نے قوم کو سیاسی شعور اور اپنے حقوق کے لئے آواز بلند کرنے کی جرأت عطا کی ہے۔

16۔منہاج القرآن انٹرنیشنل برطانیہ کے زیر اہتمام

Pakistan True Democracy Conference

پاکستان کی موجودہ سیاسی صورت حال پر منہاج القرآن انٹرنیشنل برطانیہ کے زیر اہتمام Pakistan True Democracy کے عنوان سے 4 مئی 2013ء کو The New Bingley Hall برمنگھم میں کانفرنس منعقد ہوئی جس میں یورپ و برطانیہ بھر سے سیاسی وسماجی شخصیات، سکالرز، پروفیسرز، تاجر، طلباء، صحافی، ڈاکٹرز اور علماء و مشائخ، سمیت ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ کانفرنس سے خصوصی خطاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کیا۔ پروگرام میں اسٹیج سیکرٹری کے فرائض صدر منہاج القرآن برطانیہ علامہ افضل سعیدی نے ادا کیے جب کہ علامہ انوار المصطفی ہمدمی نے انقلابی نظم پیش کی۔ کانفرنس میں محترم احمد نثار بیگ (مرکزی جماعت اہل سنت برطانیہ)، محترم نثار ملک، محترم ظہور احمد نیازی (امیر تحریک منہاج القرآن برطانیہ)، محترم چوہدری سعید احمد (ایکس کونسلر وائس چیئرمین کشمیر فارم یوکے)، خواجہ غلام قطب الدین فریدی (صدر نیشنل مشائخ علماء پاکستان) پیر سید زاہد حسین شاہ، مفتی عبدالرسول منصور، محمد ابوبکر (ناروے) اور ڈاکٹر دانش (اینکر پرسن ARY) اور فرانس، ہالینڈ، ناروے، ڈنمارک، اٹلی، اسپین اور یوکے سے تشریف لائے مہمانان گرامی نے خصوصی شرکت کی۔

محترم ڈاکٹر دانش (دانشور ونامور صحافی) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قوم عدالتوں سے ایبٹ آباد کمیشن، حج اسکینڈل، ریلوے اسکینڈل، اسٹیل مل اور توقیر صادق کیس جیسے ہزاروں مقدمات کا حساب مانگتی ہے۔ یہاں انصاف کے نام پر قانون اور آئین کے ساتھ مذاق ہورہا ہے اور قوم کو بے وقوف بنایا جارہا ہے۔ دہری شہریت پر طعنے دینے والو! آؤ دیکھو کہ یہ لوگ اپنے وطن کے لیے زندگی کی جمع پونجی قربان کرکے فخر کرتے ہیں اور تم لُوٹنے والوں کو کھلی چھٹی دیتے ہو! پُرامن لانگ مارچ کی تعریف تو سب کرتے ہیں مگر ان ہزاروں لاکھوں کارکنان کو دنیا میں جس نے فرشتہ صفت بنا دیا اس کے لیے تمہارے پاس شکریے کے دو لفظ بھی نہیں! کیا وہ اس کریڈٹ کا حق دار نہیں؟ میں نے جب پہلی مرتبہ شیخ الاسلام کا انٹرویو کیا تو اس بات کا اندازہ ہوا کہ عام سیاسی لیڈروں کی سوچ وفکر اور ان کے سوچ وفکر میں بڑا واضح فرق ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر خوش گوار حیرت ہوئی کہ اس اندھیر نگری اور منافقت کی منڈی میں کوئی ایک تو سچ کا سوداگر ہے۔

محترم نثار احمد بیگ (مرکزی جماعت اہلسنت برطانیہ و یورپ) نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج مجھے خوشی ہورہی ہے کہ میں اس کانفرنس میں ایسے علماء کرام کو دیکھ رہا ہوں جو اپنی جماعتی حدود و قیود کو توڑ کر تشریف لائے۔ میں اس اجتماع میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کی کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرتا ہوں اور ان کی بصیرت کو داد دیئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ ملک میں آئین و قانون کی بالادستی کے لئے مفاد پرست طبقات کے بارے جن خدشات کا اظہار کیا۔ چند ایام بعد ہی ان کی حقیقت واضح ہونے لگی۔ میں ان علماء کو سلام پیش کرتا ہوں جنہوں نے آپ کی قیادت کو تسلیم کیا۔ میں پوری امانت و دیانت داری کے ساتھ سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر طاہرالقادری ہماری اہلسنت والجماعت کے لئے امید کی کرن ہیں۔ میری دعا ہوگی اور میری کوشش ہوگی کہ اللہ تعالیٰ اس کرن کو چودھویں کا چاند بنائے۔ ڈاکٹر محمد طاہرالقادری ایک شخص نہیں بلکہ ایک تحریک کا نام ہے۔

اس کانفرنس میں محترم خواجہ غلام قطب الدین فریدی (صدر نیشنل مشائخ و علماء کونسل)، محترم نثار ملک، محترم

ظہور احمد نیازی اور محترم پیر سید زاہد حسین شاہ نے بھی خطاب کرتے ہوئے شیخ الاسلام کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور آپ کی جملہ کاوشوں کی تائید کی۔

اس موقع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اس بات میں کوئی شبہ نہیں کہ موجودہ تناظر میں ملکی مسائل کا واحد حل نظام کی تبدیلی ہے۔ لیکن موجودہ آئینی و جمہوری ڈھانچے میں رہتے ہوئے یہ تبدیلی نظامِ انتخابات کی تبدیلی کے بغیر ممکن نہیں ہے۔ ہمارے ملک میں انتخابات کی تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ شفاف انتخابات کا ہمیشہ فقدان رہا ہے۔ انتخابی قوانین اور آئینی تقاضوں کو پامال کرتے ہوئے جو بھی انتخابات ہوئے ان کے نتیجے میں ایسی اسمبلیاں وجود میں آئیں جن میں اکثر و بیشتر جعلی ڈگریاں، ٹیکس چوری اور بیسیوں دیگر جرائم کا ارتکاب کرنے والے پارلیمان میں متمکن ہونے کے قابل ہوئے۔ ہم نے اس فرسودہ و کرپٹ نظام کے خاتمے کے لئے کاوشیں کیں۔ مگر افسوس! ہم پر نت نئے الزامات لگائے گئے۔

گھبرانا نہیں، صبر کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا۔ یہ کرسی صدا کسی کے پاس نہیں رہتی، سوچ بدلے گی، انقلاب آ کر رہے گا اور پھر سب کو حساب دینا پڑے گا۔ ہماری جد و جدوجہد سے بیدار ہونے والا شعور رنگ لائے گا۔ ان پڑھ، جعل ساز اور جعلی ڈگری ہولڈر کرپٹ نظام اور بددیانت الیکشن کمیشن کی ساز باز اور ملی بھگت سے اسمبلیوں میں غریب عوام کا خون چوستے ہیں۔ عوام مایوس نہ ہو اور اپنی جد و جہد جاری رکھیں۔ مذہب اور فرقہ کے نام پر جاری قتل عام اور بیرون ملک سے مذہب، تعلیم اور کلچر کے فروغ کے نام پر فنڈز آتے ہیں جن سے شدت پسندی اور مذہبی جنونیت کی تربیت ہوتی ہے۔ انٹیلی جنس ایجنسیوں کو سب معلوم ہے مگر سب ملی بھگت سے مل بیٹھ کر کھاتے ہیں۔ ملک تباہ کرنے والے اقدامات کو جمہوریت کا نام دینا ظلم ہے۔ جن کے اکاؤنٹ دوسرے ممالک میں، کاروبار ملک سے باہر اور تین سو کنال کے گھروں میں رہائش ہو، وہ کیا تبدیلی لائیں گے۔ بھنور میں پھنسی کشتی کو کنارے لگانے اور مسائل کی دلدل سے نکال کر ترقی کی شاہ راہوں پر چلانے کے لئے انقلابی فیصلے کرنے ہوں گے۔ پاکستان میں عوام کو اس لیے اندھیرے میں رکھا جاتا ہے تاکہ مفاد پرست سیاست دان اپنا ناجائز اقتدار برقرار رکھ سکیں۔

پاکستان میں انتخابی آمریت نے نئی اہل قیادت کو آگے آنے کا موقع نہیں دیا، بلکہ یہاں جعلی جمہوریت کو جاری رکھنے پر زور دیا جاتا ہے۔ جمہوریت اگر آزادی سے ووٹ کا حق دیتی ہے تو وہ ایسے اقدامات کا بھی تقاضا کرتی جس سے تمام افراد کو الیکشن لڑنے کے لیے کروڑوں کی رشوت نہ لگانی پڑے۔ اس ظالمانہ نظام کو برقرار رکھنے کے اس قبیح جرم کو تحفظ دینے میں سیاسی جماعتیں، بددیانت الیکشن کمیشن اور اسے تحفظ دینے والے قانونی اور آئینی ادارے برابر کے شریک ہوں گے۔

اس موقع پر شیخ الاسلام نے بیداری شعور اور ظلم کے نظام کے خلاف بیدار نہ ہونے کے انجام کے متعلق اسلامی تعلیمات سے بھی شرکاء کو آگاہ کیا۔

17۔ پاکستان پروفیشنلز فورم (برطانیہ) کے زیراہتمام شیخ الاسلام کے ساتھ نشست

پاکستان پروفیشنلز فورم برطانیہ کے زیر اہتمام 3 مئی 2013ء لندن کے مقامی ہوٹل میں شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے برطانیہ سے آئے ہوئے اہل علم و ادب، نامور کاروباری شخصیات، بینکاروں، سرکاری و نیم سرکاری ملازمین اور دیگر اہم شخصیات سے موجودہ حالات کے تناظر میں ’’پاکستان کا مستقبل‘‘ کے موضوع پر تبادلہ خیال کیا۔

اس نشست میں محترم رضا علی عابدی، محترم ظہور احمد نیازی، محترم ڈاکٹر جاوید شیخ، محترم ڈاکٹر اشتیاق احمد، محترم محمد امین، محترم ڈاکٹر قادر بخش، محترم طارق کبیر، محترم نسیم احمد، محترم نادر چچا، محترم مسٹر نبیل، محترم نثار ملک، محترم فرحت

امین، محترم شہزاد خان، محترم سلیم زبیری، محترم ظفر اقبال، محترم ڈاکٹر کاشف حفیظ، محترم پروفیسر محمد عارف، محترم داؤد مشہدی، محترم ڈاکٹر زاہد اقبال اور محترم آفتاب بیگ شریک تھے۔

اس موقع پر شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان میں موجودہ انتخابی نظام تمام برائیوں کی جڑ ہے۔ موجودہ نظام اس ہسپتال کی مانند ہے جو گندگی کی وجہ سے انفیکشن کا شکار ہو چکا ہے اور جہاں صحت مند شخص جائے تو خود مرض کا شکار ہو جاتا ہے۔

موجودہ نظام تبدیل کیے بغیر کسی بھی تبدیلی کی امید یا دعوی گمراہ کن ہے اس کا واحد حل متناسب نمائندگی کے ذریعے براہ راست چناؤ ہے جہاں پارٹی لیڈر کو منشور اور میڈیا میں ڈیبیٹ کے ذریعے قوم منتخب اور ووٹوں کے تناسب سے ارکان پارلیمنٹ منتخب کئے جائیں۔ ملک کے تمام ڈویژنوں کو صوبوں میں تبدیل کر کے اقتدار کو بنیادی سطح تک پہنچایا جائے۔

اب تک تمام بلدیاتی انتخابات آمرانہ ادوار میں ہوئے جبکہ آئینی اور جمہوری حکومتوں نے آج تک بلدیاتی انتخابات نہیں ہونے دیئے کیونکہ وہ فنڈز اور اقتدار کی طاقت مرکز اور صوبوں میں ایم این اے اور ایم پی اے کے ہاتھ میں رکھنا چاہتے ہیں۔ الیکٹرول ریفارمز کے ایجنڈا کا وقت گزر چکا ہے اب نظام انتخاب میں تبدیلی کی ضرورت ہے۔ اگر سیاسی لوگ دیانتدار قیادت اور گڈ گورننس دیتے ہیں تو مستقبل میں کسی آمر کو اقتدار پر قبضہ کرنے کی جرات نہیں ہو سکتی۔

تقریب کے آخر میں میزبان محترم فیضان عارف (برطانیہ) اور محترم خالد حسین (برطانیہ) نے تمام مہمانوں کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان کی ترقی و خوشحالی کے لیے ایسی نشستوں کی اشد ضرورت ہے جہاں نہایت اہم پڑھے لکھے طبقے کے خیالات اور تجربات سے راہنماؤں کو خیالات جاننے اور حالات کو بہتر طریقے سے سمجھنے کے مواقع میسر آئیں۔

18۔ عوامی انقلاب مارچ (گوجرانوالہ)

پاکستان عوامی تحریک گوجرانوالہ کے زیر اہتمام غریب دشمن نظام کے خلاف عوامی انقلاب مارچ و جلسہ عام گلشن اقبال گراونڈ گوجرانوالہ میں 15 فروری 2013 کو منعقد ہوا۔ جس سے شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہر القادری نے خصوصی خطاب کیا۔ اس سے قبل ڈاکٹر طاہر القادری نے عوامی انقلاب مارچ کی قیادت کی۔ مریدکے اور کامونکی کے باسیوں نے مارچ کا عظیم الشان استقبال کیا۔ مارچ چن دا قلعہ گوجرانوالہ میں داخل ہوا تو لوگوں نے جگہ جگہ پھولوں کی پتیوں سے عظیم الشان استقبال کیا۔ جلسہ میں گوجوانوالہ کے گرد و نواح سے خواتین و حضرات کی بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔

شیخ الاسلام نے جلسہ عام کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سرمایہ دار کبھی غریب کی بہتری کے لئے قانون سازی نہیں کریں گے۔ کیا آپ اپنی عزت کرپٹ سیاستدانوں کے ہاتھ بیچ دینا چاہتے ہیں؟ میں قوم کو آئین کی تعلیم دیتا رہوں گا تا آنکہ لوگ امیدواروں کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر آئین کے مطابق ان کی جانچ پرکھ کر سکیں۔ بدقسمتی یہ ہے کہ پاکستان میں آج تک فوجی و سیاسی آمروں نے حکومت کی۔ پاکستان کے عوام آج تک حقیقی جمہوریت نہیں دیکھ سکے۔

میرا انقلاب چار بنیادوں پر آئے گا۔

۱۔ جاگیرداروں سے زمینیں چھین کر غریب بے زمین کاشتکاروں کو دی جائیں۔

۲۔ استحصالی سرمایہ داریت کو ختم کر کے مزدور کو فیکٹری منافع میں حصہ دار بنایا جائے۔

۳۔ 150 ارب کی ماہانہ کرپشن ختم کرکے وہ پیسہ غربت اور مہنگائی کے خاتمے پر لگایا جائے۔

۴۔ ٹیکس ریفارمز کے ذریعے غریبوں کے ٹیکس معاف کرکے امیروں کے ٹیکس میں اضافہ کیا جائے۔

پاکستان کے بدترین سیاسی نظام کا کوئی بڑے سے بڑا ستون یا بڑے سے بڑا لیڈر انقلاب کا راستہ نہیں روک سکتا۔ آئین پاکستان کے تحت 7 اشیاء روٹی، کپڑا، مکان، تعلیم، صحت، علاج، روزگار کی آسان فراہمی کو یقینی بنانا ہوگا۔

19۔ عوامی انقلاب مارچ (فیصل آباد)

پاکستان عوامی تحریک فیصل آباد کے زیراہتمام غریب دشمن نظام کے خلاف عوامی انقلاب مارچ و جلسہ عام دھوبی گھاٹ فیصل آباد میں 17 فروری 2013 کو منعقد ہوا۔ جس سے شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری نے خصوصی خطاب کیا۔ اس سے قبل ڈاکٹر طاہرالقادری نے عوامی انقلاب مارچ کی قیادت کی۔ قافلہ براستہ موٹروے فیصل آباد پہنچا تو فیصل آباد کی عوام نے اس قافلے کا پھولوں کی پتیاں سے، ڈھول کی تھاپ پر تحریکی ترانوں کی گونج، بھنگڑے سے پرتپاک استقبال کیا۔ یہ انقلاب مارچ تین گھنٹوں میں فیصل آباد شہر سے گزرا۔

عوامی انقلاب مارچ و جلسہ عام فیصل آباد سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الاسلام نے کہا کہ انقلاب کا آغاز ہمیشہ غریبوں سے ہوتا ہے اور سرمائے والے ہمیشہ یکجا ہوکر انقلاب کے راستے میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ سٹیٹس کو والی جماعتیں کبھی بھی نہیں چاہیں گی کہ ملک میں تبدیلی آئے۔ کمزور کو ظالموں کے نظام نے کبھی حفاظت نہیں دی۔ تاریخ انبیاء سے لے کر انقلاب فرانس، انقلاب روس، انقلاب چین، ہر انقلاب اس کا گواہ ہے۔ پاکستان میں میری جدوجہد عوام کے حقوق کے لیے ہے۔ آج دشمن بڑا مضبوط ہے، لیکن میری جدوجہد میں سب طاقتیں پانی کی طرح بہہ جائیں گی۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا انقلاب جب آیا تو دولت، ہوس اور اقتدار میں فرعون، ہامان، قارون آپ کے دشمن ہوگئے۔ موسیٰ علیہ السلام کا ساتھ بنی اسرائیل کی مظلوم قوم نے دیا۔ بالاخر موسیٰ علیہ السلام کامیاب ہوگئے اور فرعون غرق ہوگیا۔ وہ وقت دور نہیں، جب آج کا فرعون بھی غرق ہوگا۔ لوگو تم مایوس نہ ہونا، ان شاء اللہ روشن مستقبل طلوع ہوگا۔ یاد رکھو غریبوں کو اس کرپٹ نظام نے کبھی حفاظت نہیں دی۔ آج میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں اکیلا نہیں، پاکستان کے غریب محکوم غریب عوام اور نوجوان میرے ساتھ ہیں۔ ہم ایک ساتھ جنگ لڑیں گے۔

آج اس ملک میں ہر چیز طاقتور طبقہ کے پاس ہے، اشرافیہ کے پاس ہے، جاگیرداروں کے پاس ہے، ڈاکوؤں، چوروں اور لٹیروں کے پاس ہے۔ دوسری جانب غریبوں کو اس نظام نے کیا دیا ہے۔ اس نظام نے غریبوں کو فقرو فاقہ دیا ہے، بھوک دی ہے، خودسوزی دی ہے، بیروزگاری دی ہے، اندھیرے دیئے ہیں۔ بجلی اور گیس چھین لی گئی ہے۔ فیصل آباد صنعت و تجارت کا شہر ہے، جہاں بجلی غائب کردی گئی ہے۔ لاکھوں لوگ بے روزگار ہو چکے ہیں۔ اس نظام کی بوسیدہ دیواروں کو گرانے کے لیے میرے ساتھ عزم کرنا ہوگا۔ ہم ظلم، جبر اور استحصال کے خلاف لڑیں گے۔ ہم پرامن لوگ ہیں، ہمارے پاس امن کی طاقت ہے، لیکن امن جب بپھر جاتا ہے تو پھر ہر طاقت خس و خاشاک کی طرح بہہ جاتی ہے۔ یہ الیکشن کمیشن غیر آئینی ہے، ہم غیر آئینی الیکشن کمیشن کو نہیں مانتے۔ اس الیکشن کمیشن کے تحت ہونے والے انتخابات کس طور بھی دھن، دھونس اور دھاندلی سے خالی نہیں ہوسکتے۔

20۔عوامی انقلاب مارچ (ملتان)

پاکستان عوامی تحریک ملتان کے زیراہتمام غریب دشمن نظام کے خلاف 22 فروری 2013 کو عوامی انقلاب مارچ اور جلسہ عام سپورٹس گراونڈ میں منعقد ہوا، جو موسلا دھار بارش میں بھی جاری رہا۔ اس سے پہلے انہوں نے عوامی انقلاب مارچ کی قیادت بھی کی۔ ان کی ملتان آمد پر عوام نے ان کا عظیم الشان استقبال کیا۔ اس جلسہ میں ہزاروں خواتین وحضرات نے بھرپور شرکت کی۔ جلسہ میں دو گھنٹے تک موسلا دھار بارش کا سلسلہ جاری رہا، لیکن شرکاء بھرپور نظم وضبط کے ساتھ جم کر بیٹھے رہے۔ بارش کے دوران بھی شرکاء کا جوش وخروش دیدنی تھا، اسٹیج سے ملی وتحریکی نغمے گونجتے رہے۔ بارش میں منچلے ڈھول کی تھاپ پر اپنے جوش و خروش کا مظاہرہ کرتے رہے۔ تیز بارش میں خواتین بھی اپنی اپنی جگہ پر جم کر بیٹھی رہی۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری کی آمد پر شریک ہزاروں مردوخواتین نے کھڑے ہوکر بھرپورنعروں سے ان کا استقبال کیا۔ نامور صحافی ارشاد احمد عارف اور فاروق حمید بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ پاکستان عوامی تحریک کے مرکزی صدر ڈاکٹر رحیق احمد عباسی نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری نے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملتان کی سرزمین پر عوام کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر اس بات کا ثبوت ہے کہ پاکستانی عوام اپنی تقدیر کا فیصلہ کرنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے ہیں۔ دنیا کی کوئی طاقت ان کی راہ میں کھڑی نہیں ہوسکتی۔ یہ جماعت صرف مصطفوی نظام کورائج کرنے والی جماعت ہے۔ جس جماعت نے اس دھرتی میں ظلم کے نظام کو للکارا ہے۔ بدقسمتی سے اس ملک میں جاگیرداروں، وڈیروں نے قبضہ کر لیا ہے۔ جس سے یہ ملک کھوکھلا ہو گیا۔ اب وہ وقت دورنہیں، جب اس ظالمانہ نظام کی جڑیں کٹ جائیں گی، آپ کو آگے بڑھنا ہے۔ طاقت اور سرمایہ نے سب کچھ خرید لیا ہے، طاقت نے پارلیمنٹ کو بھی خرید لیا ہے۔ سرمایہ دار سب کچھ خریدے گا، لیکن یاد رکھو کہ سرمایہ غریب کا ضمیر نہیں خرید سکتا۔ غریب کا ضمیر بک نہیں سکتا۔ ہم نے 23 دسمبر سے لے کر آج تک ایک ایک چہرے کو ننگا کر دیا ہے۔ کسی نے اپنے چہرے پر سیاست کا نقاب اوڑھ رکھا تھا، کسی نے عدالت کا نقاب اوڑھ رکھا تھا۔ میں نے سب چہرے ننگے کر دیئے۔ اب فیصلہ آپ کو کرنا ہے کہ حق کدھر ہے اور باطل کدھر ہے۔

لوگو، آج میں بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں اکیلا نہیں ہوں، پاکستان کے غریب میرے ساتھ ہیں، پاکستان کے جوان میرے ساتھ ہیں، پاکستان کی بیٹیاں میرے ساتھ ہیں، مائیں میرے ساتھ ہیں۔ میں غریبوں کی جنگ لڑ رہا ہوں، جن غریبوں سے سب کچھ چھن گیا، میری جنگ ان کے لیے ہے۔ آج دولت، جمہوریت سب کچھ اشرافیہ کے پاس ہے۔ لیکن انہوں نے آپ کو فقروفاقہ، خودکشی، خودسوزی، مایوسی اور محرومی کے سوا کچھ نہیں دیا۔ اس نظام نے جاگیردار کو پالا ہے، کسان کو روند ڈالا ہے۔ نہری پانی کی تقسیم غیر مساویانہ ہے۔ کھاد اور بیج میسر نہیں، زرعی مارکیٹ نہیں ہے۔ غریب کا شتکار تھا مگر کچہری کے نظام میں الجھ کر رہ گیا ہے۔ مزارعہ نسل درنسل مزارعہ ہی رہتا ہے۔ اس کی نسلیں اسی طرح ہیں۔

آج لوگوں میں اتنی زیادہ مایوسی پھیل چکی ہے کہ وہ اس ملک میں تبدیلی سے بھی مایوس ہوگئے ہیں۔ آج پاکستان کی ریاست کو از سرنوتعمیر کرنے کی ضرورت ہے۔ پاکستان کی ریاست میں آج دہشت گردی، قتل و غارت کا خاتمہ کرنا ہوگا۔ اس کے لیے ہمیں اس سیاسی نظام کو بدلنا ہوگا۔ اس ملک کے نظام تعلیم کو بدلنا ہوگا۔ اس ملک میں معیشت کے نظام کو بدلنا ہوگا۔ اس ملک میں وزیراعظم اور صدر کی روزانہ کی عیاشیوں کوختم کرنا ہے۔ ہمیں حجز کی من مانیوں کو درست کرنا ہوگا۔ اس ملک میں بڑے پیمانے پرتبدیلیوں کی ضرورت ہے۔

21۔ تاریخ ساز جلسۂ عام (راولپنڈی)

پاکستان عوامی تحریک راولپنڈی کے زیر اہتمام تاریخ ساز جلسہ عام 17 مارچ 2013ء کو لیاقت باغ میں منعقد ہوا جس میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ جلسہ عام سے خطاب کرتے ہوئے شیخ الاسلام نے فرمایا:

سیاست نہیں - ریاست بچاؤ۔ میں آج بھی اسی نعرے پر قائم ہوں۔ سیاست کا مطلقاً رد نہیں کرتا۔ جو سیاست پاکستان میں رائج الوقت ہے یہ سیاست نہیں، خباثت ہے، یہ سیاست نہیں غلاظت ہے، اس کو رد کرتے ہیں۔

آئین پاکستان میں کُل 280 آرٹیکلز ہیں ان میں سے پہلے 40 آرٹیکلز وہ ہیں جو عوام کے ساتھ کئے گئے وعدوں پر مشتمل ہیں۔ پہلے 40 آرٹیکلز میں پاکستانی عوام کے حقوق اور وعدے ہیں، اس کے بعد 240 آرٹیکل پھر حکومت سے متعلق ہیں۔ 65 سال گزرے اس ملک کی پانچوں اسمبلیوں نے آج کے دن تک ان 40 کے 40 آرٹیکلز میں موجود وعدوں میں سے ایک وعدہ پورا نہیں کیا اور ایک وعدے کو بھی پورا کرنے کے لیے آئین کا کوئی قدم نہیں اٹھایا۔ کیا ان حکومتوں کو اور اس سیاسی عمل کو اور اس نام نہاد جھوٹی جمہوریت کو آئینی جمہوریت کہا جائے؟ کیا یہ حکومتیں آئینی حکومتیں ہیں؟ اگر ان کے خلاف آپ علم بغاوت بلند کرتے ہیں تو یہ آپ کے خلاف کیوں نہیں اٹھیں گے؟

پاکستان میں قومی وسائل ختم نہیں ہوئے، مگر ان وسائل پر ظالم قابض ہو گئے ہیں، ہمیں بڑھ کر انہیں چھیننا ہو گا۔ ہمارے حقوق لٹیرے چھین کے لے گئے، تمہیں بڑھ کے ان سے لینا ہو گا۔

لوگو! امید دلا رہا ہوں، یہ وقت ہے اٹھنے کا، اندھیری وادیوں سے اٹھو۔۔۔ ظلم اور ناانصافی کی وادیوں سے اٹھو۔۔۔ برابری، عدل و انصاف اور حقوق کی پہاڑیوں کی چٹانوں تک پہنچو۔ اللہ تمہیں سر بلند کر دے گا۔۔۔ نفرتوں اور انتہاء پسندی کے ریتلے صحراؤں سے نکلو۔۔۔ محبت، رواداری، برداشت اور اعتدال کی عظمتوں تک پہنچو۔۔۔ جو سسٹم خدا نے دیا ہے اس کی بنیاد محبت ہے۔۔۔ اس کی بنیاد امید ہے۔۔۔ اس کی بنیاد برابری ہے۔۔۔ اس کی بنیاد عدل و انصاف ہے۔۔۔ اس کی بنیاد اعتدال ہے۔۔۔ اس کی بنیاد نفرت نہیں۔۔۔ لوٹ گھسوٹ نہیں۔۔۔ کرپشن نہیں۔۔۔ انتہاء پسندی نہیں۔۔۔ دہشت گردی نہیں۔۔۔ یہ دو الگ کلچر ہیں ایک کلچر خدا نے دیا ہے۔ ایک کلچر شیطان نے دیا ہے خدا والے بنو اور شیطان والوں سے جنگ کا آغاز کر دو۔

لوگو! جو لوگ اس فرسودہ نظام کا حصہ بنیں گے وہ مایوسی کی وجہ سے بنیں گے کہ شاید اور کوئی راستہ نہیں۔ نہیں، ایک راہ بند سو راہ کھل جائیں گے۔ یاد رکھ لیں جس نظام سیاست نے، جس نظام انتخاب نے آپ کو 65 سال سے محروم رکھا ہے اور آپ کے ملک کو کمزور اور تباہ حال کر دیا ہے اور کرپشن کا راج کر دیا ہے اگر اسی نظام کو آپ دوبارہ ووٹ دے کر، انہی لٹیروں کو پھر طاقت دیں، پھر حکومت میں لائیں تو آپ مجرم ہوں گے۔ جو لوگ کرپٹ اور ظالم نظام میں ووٹ دیں گے وہ دراصل اس نظام کو قوت دیں گے، اس نظام کو سہارا دیں گے۔ اس دھن دھونس اور دھاندلی، کرپشن کے نظام کو ملک میں تبدیلی کے لیے جرأت کر کے ٹھکرانا ہو گا، حصہ نہیں بننا، ٹھکرانا ہو گا، ٹھکراؤ گے تو ان شاء اللہ رب کی مدد ملے گی۔

❁❁❁❁❁

”طاہر القادری ٹھیک کہتے تھے“

ملک کے نامور دانشور حضرات اور کالم نگاران کی آراء

گذشتہ سال تاریخی لانگ مارچ کا اختتام حکومت وقت کے جن وعدوں پر ہوا تھا ان میں سے ایک الیکشن کمیشن کی تشکیل جدید تھی تا کہ ملک میں نظام انتخاب میں مطلوبہ تبدیلی ممکن بنائی جاسکے۔ مگر ہم سب جانتے ہیں کہ حکومت سمیت عدلیہ نے بھی اس جائز مطالبے پر کان نہ دھرے۔ چنانچہ پاکستان عوامی تحریک نے نہ صرف فرسودہ سیاسی وانتخابی نظام کے تحت منعقد ہونے والے انتخابات کو غیر آئینی قرار دیا بلکہ اس نظام کو بھی حقیقی جمہوری نظام سے بدلنے کا مطالبہ کیا۔ تاریخ اور حالات نے ثابت کیا کہ شیخ الاسلام کا اس کرپٹ سیاسی وانتخابی نظام کے خلاف اعلانِ بغاوت فیصلہ صحیح تھا۔ علاوہ ازیں شیخ الاسلام کے ان انتخابات کے نتیجہ میں قائم ہونے والی حکومت، کرپشن اور اپنے ذاتی و سیاسی مفادات کو تحفظ دینے کے لئے حکومت واپوزیشن کا مک مکا اور اس طرح کی دیگر کہی ہوئی باتیں درست ثابت ہوئیں۔ متعدد سیاستدانوں، دانشور حضرات، غیر جانبدار تجزیہ نگاران نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔ ذیل میں اسی ضمن میں چند سینئر کالم نگاروں کی نگارشات قارئین کی نذر کی جارہی ہیں:

1۔ ایاز امیر (روزنامہ جنگ)

ا۔ (5-10-13): ہمارے ہاں جو جتنا بڑا لٹیرا ہوگا، اتنا ہی وہ اپنی بے گناہی کے دعوے کرے گا۔ کچھ لوگ شاید ٹھیک کہتے تھے کہ جب تک امیدوار جانچ پڑتال کے مراحل سے نہیں گزریں گے، انتخابی عمل بے معنی ثابت ہوگا۔ اگر بنکوں کے نادہندگان کو انتخابی عمل سے باہر کردیا جاتا تو اس وقت موجودہ رہنماؤں میں سے نصف کے قریب باہر بیٹھے ہوتے۔ بنک قرضہ جات کے نادہندگان ہونے کا الزام گلی محلے کی سیاست کا نعرہ نہیں ہوتا ہے، اس کے ثبوت بنک کے پاس محفوظ ہوتے ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب احتساب کون کرے گا؟ ڈاکٹر طاہرالقادری نے امیدواروں کی جانچ پڑتال کا پرزور مطالبہ کیا تھا اور وہ اس مقصد کے لئے احتجاجی جلوس لے کر اسلام آباد بھی گئے تھے لیکن اس وقت میڈیا اور سیاسی طبقے نے انہیں مذاق کا نشانہ بنایا۔

علامہ صاحب نے عمران خان کو بھی اپنے ساتھ شامل ہونے کی دعوت دی۔ کیا وہ یہ سوچ رہے تھے کہ پی ٹی آئی میں انقلاب کی چنگاری موجود ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ پی ٹی آئی کے تمام کارکنان لانگ مارچ میں شریک ہونے کے لئے تیار تھے لیکن پارٹی کے بڑوں، جو کج فہم روایتی سیاست دان ہیں، نے اس خیال کی سختی سے مخالفت کی۔ چنانچہ وہ

موقع ضائع ہوگیا اور قوم انتخابات کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے بعد پھر وہی ہوا جس بات کا ڈر تھا انتخابات کے ذریعے پرامن انتقال اقتدار کا مرحلہ طے ہوگیا اور سیاسی ناقدین نے اسے قومی زندگی کا اہم ترین واقعہ قرار دیا، مگر اب قوم ''اشک رواں کی نہر ہے اور ہم ہیں دوستو'۔۔۔ کی عملی تصویر بنی ہوئی ہے۔

۲۔ (12-10-13): اگرچہ پی پی پی اور پی ایم ایل (ن) کے نظریات مختلف ہیں لیکن احتساب کے معاملے میں وہ یک جان دو قالب ہیں ان کا خیال ہے کہ ماضی کو کریدنا مناسب عمل نہیں ہے چنانچہ ایسے معاملات پر مٹی پاؤ ہی بہترین حکمت عملی ہے۔ ملکی دولت لوٹنے والوں کو گھسیٹنے اور رقم واپس لے کر لوگوں کو لوٹانے کے دعوؤں کو شاید ہی کسی نے سنجیدگی سے لیا ہو۔ انتخابات سے پہلے ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا تھا کہ جمہوری عمل کی آڑ میں بڑی جماعتوں کا مک مکا ہونے جارہا ہے لیکن ہم سب نے انکا مذاق اڑایا۔ یہ کہا گیا کہ وہ دفاعی اداروں کا کھیل کھیل رہے ہیں، کبھی کہا گیا کہ ان کو پاشا صاحب سے ہدایات ملتی ہیں۔ کچھ کو خدشہ حقیقت کا روپ دھارتا ہوا محسوس ہوا کہ احتجاجی لانگ مارچ دراصل 111 بریگیڈ کا ہراول دستہ ہے۔

ہم بار بار انہی سیاستدانوں اور جماعتوں کے وعدوں کا اعتبار کرلیتے ہیں جن کے وعدوں کی حقیقت کو ہم اچھی طرح جانتے ہوتے ہیں۔

2۔ افتخار احمد (روزنامہ جنگ)

ا۔ (13-10-13): ہم نے ڈاکٹر طاہرالقادری پر بڑی تنقید کی۔ جو ملک میں عدلیہ کی آزادی کا نعرہ بلند کرتے رہے افسوس کہ ان کے تمام اندازے جن کو ہم غلط سمجھتے تھے، درست نکلے۔ واقعتاً اس نظام کے ہوتے ہوئے منصفانہ اور شفاف انتخابات منعقد ہو ہی نہیں سکتے۔

عمران خان نے مئی 2013ء کے عام قومی انتخابات سے پہلے ڈاکٹر طاہرالقادری کے ساتھ متوقع اتحاد سے علیحدگی اختیار کرلی تھی۔ آج وہ وقفے وقفے سے ڈاکٹر صاحب کے موقف کی تائید میں آواز بلند کرتے رہتے ہیں۔ موجودہ انتخابی نظام کے معاملے میں گویا پاکستانی میڈیا نے اس وقت شیخ الاسلام کو آڑے ہاتھوں لیا تھا لیکن وہ جو کچھ کہتے رہے وقت نے اس کی تصدیق کی۔ موجودہ الیکشن کمیشن پر ڈاکٹر طاہرالقادری کی عوامی تحریک کے اٹھائے گئے اعتراضات کی بنیادی جھلکیوں پر ایک بار پھر نظر ڈالتے چلے جانے میں کوئی حرج نہیں! موجودہ الیکشن کمیشن پر عوامی تحریک کے اعتراضات پر مبنی اجمالی خاکے میں ان تقریباً 27 ہزار کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کو ہدف بنایا گیا تھا جن میں ٹیکس چوری، قرض نادہندگی، اثاثوں کے غلط اعلان یا جھوٹ کا ایک واقعہ بھی پکڑا گیا نہ منظر عام پر آیا بلکہ اس قسم کے سوالات کئے گئے جو مضحکہ خیز تھے اور جن کی بنا پر پورے ملک میں یہ تاثر پایا گیا کہ ریٹرننگ افسروں کا رویہ غیر سنجیدہ ہے۔ کیا الیکشن کمیشن کی غیر آئینی تشکیل کا مقصد ہی اپنے سرپرستوں کے مفادات کا تحفظ کرنا تھا یا کیا ضعیف العمر چیف الیکشن کمشنر، غیر آئینی الیکشن کمیشن اور مک مکا نگران حکومت کے پاس اقتدار کے سٹیک ہولڈرز کو چیلنج کرنے کے اختیارات اور حوصلہ ہی عنقا تھا۔

عوامی تحریک نے اس اجمالی خاکے میں خاص طور پر سوال اٹھایا تھا ''اسٹیٹ بنک کی تیار کردہ ڈیفالٹرز لسٹیں کدھر گئیں؟ یہ لسٹیں بکسوں میں بھر کر کمیشن کو پہنچائی گئی تھیں۔ نیب کا تیار کردہ چوروں کا ڈیٹا کدھر گیا؟ ایف بی آر کی تیار کردہ ٹیکس چوروں کی لسٹ کو زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا؟ گزشتہ 3 سال کے ٹیکس گوشوارے جمع نہ کروانے والا الیکشن

نہیں لڑسکے گا، کا اصول کہاں دفن کردیا گیا؟ جعلی ڈگریوں والے اسمبلیوں میں نہیں جاسکیں گے۔ یہ دعویٰ کس حشر سے دوچار ہوا؟ اربوں کھربوں ہڑپ کرنے والوں کی اہلیت کو آئین کی 62اور 63 شق کے آئینے میں جانچنے کے بجائے کلمے اور دعائیں سنی گئیں۔شادیوں کی تعداد اور بے مقصد سوالات پوچھے گئے‘‘۔

2013ء کے ان عام قومی انتخابات کے بارے میں عوامی تحریک کی پیش گوئی تو میں بھول ہی نہیں سکتا۔۔۔ ’’ان انتخابات کے نتیجے میں یاد رکھ لیں! دودھ کے دریا ہرگز نہیں بہیں گے بلکہ کشت وخون کا ایک بازار گرم رہے گا۔ اراکین اسمبلی اپنے ذاتی مفادات کے حصول کے لئے مشترکہ جدوجہد کرتے نظر آئیں گے۔حسب سابق ملک میں کوئی اپوزیشن نہیں ہوگی بلکہ ہر جماعت مرکز اور چاروں صوبوں میں کسی نہ کسی جگہ برسر اقتدار ہوگی‘‘۔ کیا عوامی تحریک کے اس اجمالی خاکے اور پیش گوئی کی تردید کی جاسکتی ہے؟

3۔محمد سعید اظہر(روزنامہ جنگ)

ا۔ (4-9-13): ’’میں ایسے علمی اور دینی کام کررہا ہوں جن کے لئے وقت اورارتکاز توجہ کی ضرورت ہے۔ وہ کام مجھ پر امت مسلمہ کا قرض ہے۔ میں نے اسے ادا کرنے کی نیت باندھ رکھی ہے۔ پاکستان میں میری متنوع اور متعدد ناگزیرمصروفیات کے شب و روز شروع ہوجاتے ہیں۔ان کے دوران میں یہ کام نہ کبھی ہوا نہ ہوسکتا ہے۔میرے اس معمول میں کسی راز کی تلاش کار بے کار اور بدگمانی کے سوا کچھ نہیں‘‘۔

ڈاکٹر طاہرالقادری کی یہ گفتگو دس بارہ روز پہلے ایک شام سننے کا موقع ملا۔ڈاکٹر صاحب کے نعرے’’نظام بدلو‘‘ کی روشنی میں اسے ایک’’انقلابی شام‘‘ میں شرکت سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ اس انقلابی شام کا اہتمام تحریک کے سیکرٹری اطلاعات قاضی فیض صاحب کی متحرک کوششوں کا نتیجہ تھا۔خاکسار نے اس میں اہتمام سے شرکت کی۔ میرے منتشر معمولات حیات میں ایسی مجالس یا اجلاسوں میں حاضری ہمیشہ زیادہ تر آرزو تک ہی محدود رہتی ہے۔ڈاکٹر طاہرالقادری کے ساتھ ملاقات کی اس خصوصی ضرورت نے خصوصی پس منظر سے جنم لیا تھا۔ پاکستان کے ماحول میں مجھے ایسی صدائیں بدیہاً سنائی دے رہی ہیں، پاکستان کے ماحول میں مجھے ایسے اشکال صریحاً دکھائی دے رہے ہیں اور پاکستان کے ماحول میں مجھے ایسے عوامی طوفان کے آثارنظر آرہے ہیں جس میں ڈاکٹر طاہرالقادری کی شخصیت کا سحر ملک کے اس متوقع تاریخی جبر کومکمل طور پر اپنی گرفت میں لے سکتا ہے۔ جولوگ انہیں Easy لے رہے ہیں وہ غلطی پر ہیں،جن لوگوں نے ان کے بارے میں’’پلے نہیں دھیلا کردی پھرے میلہ میلہ‘‘ سے وقت گزارا وہ تو بالکل ہی غلطی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

1958ء سے 2013ء تک 55 برس ہوئے ہیں۔پچپن برسوں کی اس طویل مدت میں میں نے پاکستان کے حالات و واقعات کا سیاہ وسفید دیکھا۔ احتجاجی سیاست اور جدوجہد کی ہوشربا داستانوں نے میرے سامنے جنم لیا، میرے سامنے ایسی ان ہونیاں ہوئیں جن کے وقوعے نے آج تک ذہن وعقل کوشل کرکے رکھا ہوا ہے۔

میں اپنے وطن کے ان پچپن برسوں کے زیرزمین آتش فشانوں کے دہکتے اور پھنکارتے لاووں کی ہلاکت خیزیوں سے صرف نظر کرنے کو تیارنہیں ہوں، فصل تیار کھڑی ہے،کوئی بھی ڈاکٹر طاہرالقادری اسے کاشت کرنے کا عزم لے کر میدان میں اتر گیا تب اسے کسی منطقی انجام سے پہلے روکنا ممکن نہیں رہے گا۔آپ اسے’’سیلابِ بلا‘‘ کہہ سکتے ہیں

جبکہ ان کے پیروکار اسے انقلاب کے مقدس ترین مشن کا نام دے رہے ہوں گے۔ کون سی فصل تیار کھڑی ہے؟ حالات کی وہی فصل جس کی ایک جھلک ڈاکٹر طاہرالقادری کا وہ چار روزہ دھرنا تھا جس میں ان کے ہزاروں نظریاتی فدائی مرد اور عورتیں جان لیوا سردی اور سکوت مرگ میں مبتلا کردینے والی بارش کے ٹھٹھرتے لمحوں میں اپنے لیڈر کے ایک اشارے کے منتظر رہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کسی کے اشارے پر ایسا کررہے تھے یا نہیں؟ اس سوال کا کوئی تعلق ان نظریاتی فدائیوں سے نہیں۔ سیاستدان اور دانشور اس کا جواب ڈاکٹر صاحب سے طلب کرتے رہیں۔ میں تو آپ کو صرف ایک سچائی یاد کرانے کا متمنی ہوں۔ کم از کم میری پچاس پچپن برس کی صحافتی زندگی میں ایسے کسی دھرنے کا وجود نہیں ملتا۔ جس میں شریک مردوزن چار روز تک کھلے آسمان کے نیچے شدید سردی اور بارش میں اپنے لیڈر کے اشارہ ابرو کے منتظر رہے ہوں، اسے 500 ٹن انقلاب کہنا زیادتی تھی، وقت نے الارم بجایا تھا، اسے سنجیدہ فیکٹر کے طور پر لیا جانا چاہئے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کے یہ الفاظ فراموش نہ کئے جائیں ''وہ اذان تھی، اب نماز، اقامت اور جماعت ہوگی اور تکمیل انقلاب تک پیچھے نہیں ہٹیں گے''۔ جو شخص عملاً یہ ناقابل یقین منظر بپا کرسکتا ہے اسے ایک آدھ سال کے دوران میں مزید ایسے ایک لاکھ جان نثار تیار کرنے میں کوئی خاص مشکل نہیں آسکتی۔

ڈاکٹر طاہرالقادری حالات کی اس تیار کھڑی فصل کو کاشت کریں گے پاکستانی عوام کے غربت اور بے عزتی میں گندھے ہوئے دن رات، طالبان کی عفریت سے پیدا شدہ انارکی، کراچی اور بلوچستان کے بارے میں پاکستانیوں کو ''حالات ٹھیک ہوجائیں گے'' کی مستقل دھوکہ دہی، محصولات کے پوشیدہ انبار تلے عوام کی موت آسا سسکاہٹیں، ن لیگ کے ایک مشکوک اور متنازعہ قومی انتخابات میں برسر اقتدار آجانے کا عمل، الیکشن کمیشن کی زیرو اخلاقی پوزیشن، ڈاکٹر

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام انتہائی اعلیٰ معیاری اقامتی تعلیمی ادارہ

فار بوائز اینڈ گرلز

منہاج ماڈل سکول راولپنڈی

(پری نرسری تا دہم)

منہاج تحفیظ القرآن انسٹیٹیوٹ راولپنڈی

Grade3 تا Grade7 مع حفظ القرآن میں داخلہ جاری ہے

نوٹ: Grade6 مع حفظ القرآن کا آغاز 15 فروری سے

حفظ القرآن کی داخلے کے لئے داخلہ ٹیسٹ پاس کرنا ضروری ہوگا۔

طلباء طالبات میں نظریاتی و تحریکی فکری نشوونما کے لیے تعلیم و تربیت بطور ضروری سہولیات سے مزین

الگ الگ ہاسٹل کی سہولت

پرنسپل / ڈائریکٹر منہاج ایجوکیشنل کمپلیکس فضل ٹاؤن ائیرپورٹ روڈ TCS سٹاپ راولپنڈی

Email, mes.chawen74@gmail.com 03346657739, 03445085735 ,051-3710044, 051-5706036

طاہرالقادری کی 11 مئی کے قومی انتخابات سے پہلے ایک پریس کانفرنس میں تحریک انصاف کے تناظر میں یہ پیش گوئی کہ 12 مئی کو تبدیلی کے علمبردار رو رہے ہونگے جس کا سو فیصد درست نکلنا، ان تمام قرائن و اسباب کا تصدیقی سرٹیفیکیٹ ہے جسے ڈاکٹر طاہرالقادری کا نعرہ انقلاب ''سٹیٹس کو'' اور ''پروسیس کے ذریعہ اصلاح'' جیسی جماعتوں اور تھیوریوں کو اپنے شکنجے میں لے کر بھینچ سکتا ہے، ان کی ساختیاتی اور نظریاتی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی۔ واضح کرتا ہوں، میں ڈاکٹر طاہرالقادری کے فلسفہ انقلاب اور طریق انقلاب کے حسن و قبح پر بات نہیں کر رہا، ان کے اس بے پناہ Potential سے خبردار کرنے لگا ہوں جس کی بنیاد عقیدے پر استوار ہے۔ عقیدہ جس کی خاطر لوگ ایک عالم سرشاری میں جانیں قربان کر دیا کرتے ہیں۔ میرے ادارتی ساتھی برادر شفیق مرزا کے بقول سرمایہ دار، جابر، استحصالی قوتیں اور انارکسٹ، جاگیردار غریب عوام پر اپنی گرفت ڈھیلی کرنے کو تیار نہیں، دولت و قوت پہ سانپ کی طرح بیٹھے ہوئے ان طبقات کو طالبان جیسی منفی یا ڈاکٹر طاہرالقادری جیسی جذباتی تحریکیں ہی ختم کریں گی، موت کا یہ رستہ ان طبقوں نے اپنے لئے خود چن لیا ہے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری کے ساتھ اس ''انقلابی شام'' کو میں اس وقت کے نام کرتا ہوں جب وہ نماز، اقامت اور جماعت کے مراحل کا اعلان کریں گے۔

۲۔ (6-11-13): 11 مئی 2013ء کے عام قومی انتخابات منعقد ہونے سے پہلے عوامی تحریک کے بانی ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کہا تھا ''موجودہ نظام انتخاب صرف سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کی عیاشیوں کا ذریعہ ہے۔ غریب عوام کو اپنے مسائل میں الجھا کر مایوسی کے گڑھوں میں دھکیل دیا گیا ہے۔ موجودہ نظام انتخاب کے ذریعے گذشتہ 63 سالوں میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور آئندہ 100 سالوں میں بھی اس نظام کے تحت ہونے والے انتخابات میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی''۔ اس موقف کے ساتھ ڈاکٹر صاحب نے اپنے معتقدین، مریدین اور عوام کو اسلام آباد تک لانگ مارچ کی کال دی جس میں شامل ہونے والوں نے اسلام آباد میں تین دن تک دھرنا دیا۔ یخ بستہ سردی کے ان تین دنوں اور راتوں نے پاکستان کے عام آدمی کو ششدر کر دیا جس نے ڈاکٹر طاہرالقادری کے پیروکار بوڑھوں، نوجوانوں، بچوں، عورتوں اور بچیوں کو اس ٹھٹھرتے موسم میں پورے یقین کے ساتھ قیام کرتے دیکھا۔ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں کسی لانگ مارچ کے مظہر ایسے دھرنے کی کوئی دوسری مثال نہیں دی جاسکتی۔ 11 مئی 2013ء کے عام قومی انتخابات سے پہلے ڈاکٹر صاحب کے اس دھرنے اور ''سیاست نہیں ریاست بچاؤ'' کے نعرے نے قومی سطح کے دانشوروں، صحافیوں، مبصروں اور قلمکاروں کی اکثریت کو شدید شک و شبہ میں مبتلا کر دیا تھا۔ میرا شمار بھی ایسے ہی افراد میں ہوتا ہے۔ میں نے اپنے کالموں میں ڈاکٹر صاحب کے نقطہ نظر کی ڈٹ کر مخالفت کی جس کی بنیاد جمہوریت کے تسلسل کو برقرار رکھے جانے کے نظریے پر تھی۔ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں پہلی بار ایک منتخب آئینی حکومت اپنا دورانیہ مکمل کر رہی تھی۔ آس کے بجھتے دیئے روشن ہونے لگے تھے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کی پاکستان میں آمد اور آئینی تسلسل کی تکمیل کی چند گام کے فاصلے پر موجودگی میں سیاست نہیں، ریاست بچاؤ کا سلوگن قومی تباہی کی اعلانیہ مداخلت دکھائی دیا، دکھائی کیا دیا، ڈاکٹر طاہرالقادری کے ایسے مرحلے پر طرز فکر اور طرز عمل کے مخالفین نہایت اخلاص سے اپنے اختلافات کو برحق جانتے تھے۔ انتخابات کے انعقاد سے چند روز قبل عمران خان نے ڈاکٹر صاحب کے ساتھ اپنی متوقع یقینی شمولیت یہ کہہ کر ملتوی کر دی اب جبکہ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں پہلی بار آئینی تسلسل کے تحت اقتدار کی منتقلی عمل میں آرہی ہے، ہم اس میں کسی قسم کی رکاوٹ ڈال کر تاریخی شرمندگی سے دو چار نہیں ہونا چاہتے۔ ادھر ڈاکٹر طاہرالقادری نے 11 مئی 2013ء کی انتخابی تاریخ سے دو یا تین

روز پہلے اپنی منعقدہ پریس کانفرنس میں یہ کہہ کر اپنے نظریاتی نقارے پر فیصلہ کن نوبت بجادی، ''دیکھ لینا، تبدیلی کے پیامبر 11 مئی کے بعد اپنے سروں پر ہاتھ رکھ کر روئیں گے''۔ اشارہ عمران خان اور تحریک انصاف کی جانب ہی تھا کہ ''تبدیلی کا نعرہ'' اس کی طے شدہ سیاسی علامت بن چکا تھا۔

سوال یہ ہے کہ تاریخی شرمندگی سے ڈاکٹر طاہرالقادری کو دو چار ہونا پڑا یا ان کے میرے جیسے مخالفوں سمیت عمران خان اور تحریک انصاف کو، اندرون ملک کے ان پاکستانیوں کو جو پہلی بار اپنے پوش علاقوں سے ووٹ کے بیلٹ باکس تک پہنچنے کی ناگوار مشقت برداشت کرنے پر تیار ہوئے اور ان پاکستانیوں کو جو امید کی شمعیں جلائے بیرونی ممالک سے وطن کے ان قومی انتخابات کو فرض کی پکار پر لبیک کہنے پولنگ بوتھوں کی قطاروں میں لگے رہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری اپنے نظریئے میں سرخرو ہوئے، عمران خان اور ہم سب کے حصے میں ندامت کے سوا کچھ نہ آیا۔ عوامی تحریک کے سیکرٹری اطلاعات قاضی فیض الاسلام کے ہمراہ میری اور چند دوستوں کی تحریک کے مرکزی صدر شیخ زاہد فیاض سے ملاقات ہوئی، کم از کم زاہد فیاض کی اس دلیل کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا جب انہوں نے کہا ''کرپشن لوٹ مار، عدم انصاف اور بیروزگاری، چند خاندانوں کے راج، نااہل کرپٹ حکمرانوں، دہشت گردی، حد درجہ مکمل لاقانونیت اور انارکی، خودکشیوں، بھوک و افلاس، ظلم و زیادتی، مہنگائی کے جان لیوا سمندری بھنور سے ایسے ہی انتخابی منظر نے ابھرنا تھا''۔

''ن'' لیگ کی موجودہ منتخب جمہوری حکومت کا پاکستانی رائے دہندگان کے حق انتخاب کے حوالے سے بے پناہ متنازعہ اور سوالیہ نشان ہونا ہی کافی شافی ہے۔ وقت دبے قدموں ن لیگ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کا لانگ مارچ کے بعد فیصلہ یہ ہے'' پرامن انقلاب کے لئے تیاریاں آدھے راستے میں ہیں، اچانک کال دیں گے ہر سیاسی جماعت اور مکتبہ فکر کو شرکت کی دعوت دوں گا کہ ہمیں دہشت گردی، انتہا پسندی، ملا ازم، غنڈہ ازم، جنگجو ازم اور فوجی حکومت نہیں چاہئے۔ ہمیں سو فیصد جمہوری حکومت چاہئے۔ میرے سابق لانگ مارچ کی طرح اب ٹی وی پر دیکھ کر دعائیں دینے کا وقت نہیں ملکی سالمیت و بقاء کے لئے ہمارے ساتھ نکلیں، اس مرتبہ اسلام آباد سے واپس نہیں آئیں گے۔ فتح کی صبح یا شہادت تک جنگ لڑیں گے''۔

میرے نزدیک ڈاکٹر طاہرالقادری کے انقلابی پروگرام کا دوسرا حصہ، ایک ایسا آتش فشاں بھی ہوسکتا ہے جس کے آتشیں مادے کے شعلے عوام کی 62,60 برسوں کی آگ نے بھڑکائے ہوں جس نظام یا اسٹیٹس کو کے ہم سب عادی ہوچکے ہیں، وہ اس آگ کی لپیٹ میں آجائے، یہ نظام جل کر راکھ نہیں ہوتا تب بھی بری طرح جھلس کر ناکارہ ہوجائے۔ میرے خیال میں ڈاکٹر طاہرالقادری کا مسلسل رجوع قابل غور ہے، اس کا جواز ہے، آپ کا انہیں محض دل پسند مشغلے کے طور پر Take up کرنا، آپ کی زندگی کا سب سے غلط اندازہ بھی ہوسکتا ہے۔

پاکستان کے تاریخی افق کی بیلنس شیٹ پر موجود حقائق کی فصل شاید اب ڈاکٹر طاہرالقادری یا ان کے فلسفہ انقلاب سے متفق دیگر قوتوں کی امامت میں انقلابی نماز کے لئے لہلہارہی ہے۔ 2013ء کے قومی انتخابات نے جمہوری آئینی تسلسل کے بارے میں ان لوگوں کے دلوں میں پوشیدہ سوالات نے ضمیر کا بحران پیدا کردیا ہے جنہوں نے پوری دیانتداری کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کو نظریاتی طور پر آڑے ہاتھوں لیا تھا۔ ''آئینی مدت مکمل ہونی چاہئے'' کے اصول نے موجودہ ریاستی اور انتخابی نظام میں اپنے خلاء اور نقص کو تسلیم ہی نہیں کیا ننگا کردیا ہے۔ ان جماعتوں، گروہوں اور افراد نے ہی عنان اقتدار سنبھالی ہے جن کی زندگی پاکستان میں آئین اور عوامی حکمرانی کی موت ہے، جن کا وجود جاگیرداری، سرمایہ دارانہ استحصال، اقرباء پروری اور انفرادی

کروفر کے محلات کا سب سے بڑا محافظ ہے۔ برسر اقتدار گروہ جو پاکستان میں انتہا پسندی، ملا ازم، غنڈہ ازم اور جنگجو ازم کے مافیاؤں کا سب سے بڑا سیاسی ادارہ ہے اس کے بعض وزراء نے ان پانچ مہینوں میں عوام کو بے حد توہین اور تذلیل سے مخاطب کیا ہے۔ خود جنت جیسی زندگیاں گزارتے اور عوام کے جہنم کو ملکی بقاء کے لئے ناگزیر مجبوری قرار دیتے ہیں جسے وہ عنقریب بدل دیں گے۔ ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستانیوں کو احساس عدم تحفظ اور احساس بے عزتی سے شعوراً کافی حد تک نجات تو دلا دی۔ ان کی جماعت پاکستانی عوام کی زندگیوں کو کسی حد تک محفوظ بنانے کی قانون سازی کی واحد علمبردار جماعت بھی کہی جاسکتی ہے مگر اصول و اخلاق کے ریاستی قواعد کی روشنی میں یہ جماعت بھی وفاق اور چاروں صوبوں میں عوام کے لئے ایک واجب الاحترام زندگی مہیا نہ کرسکی۔ گزرے پانچ برسوں کے حکومتی دورانیے میں اس کے وزراء اور کارکنوں نے مواقع دستیاب ہونے پر اپنی ذاتی زندگیوں کی اقتصادی اور سماجی محرومیاں دور کرنے میں ہوش وحواس سے بیگانہ ہوکر ہاتھ رنگے۔

ابھی میں بلاول کی تقریر پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتا جسے پاکستانی عوام کے شعور کے مرتبے سے ایک عجیب ترین لاپرواہی کہنا چاہئے، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ نظام ریاست و انتخاب گل سڑ چکا ہے۔ حکیم اللہ محسود شہید تھا یا نہیں؟ یہ بحث بہت پیچھے جاچکی، اس سارے سسٹم پر ضرب شدید کے سوا کوئی چارہ کار نہیں، ڈاکٹر طاہرالقادری تاریخ کے اس لمحے کو غالباً پہچان چکے ہیں۔ ٹائمنگ میں غلطی نہ ہوجائے، موجودہ نظام کے حامیوں اور مذہبی جنونیوں کے درمیان ان کا اتر نا ضرب شدید ہوگی۔ پاکستان عوامی تحریک کے مرکزی صدر شیخ زاہد فیاض کی زبان میں ''کشتیاں جلاکر نکلیں گے، دانشور دیکھتے رہ جائیں گے اور جھنگ کا فرزند انقلابی نماز کی امامت کررہا ہوگا''۔

شاید ''لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں''۔

4۔ مظہر برلاس (روزنامہ جنگ)

ا۔ (18-7-13): یورپی جائزہ مشن کی ایک رپورٹ سامنے آئی ہے یہ رپورٹ مشن کے سربراہ مائیکل گاہلہ نے پیش کی۔ اس رپورٹ میں خفیہ اداروں کی مداخلت کو بالکل رد کردیا گیا ہے، واقعی ایسا ہی ہوا مگر پھر دھاندلی کہاں اور کیسے ہوئی یورپی مبصرین تو کہتے ہیں کہ نوے فیصد دھاندلی ہوئی۔ الیکشن کمیشن اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے ادا نہیں کرسکا، کہیں ریٹرنگ آفیسرز، کہیں پریذائیڈنگ آفیسر شامل رہے، کہیں جعلی بیلٹ پیپرز تو کہیں جعلی شناختی کارڈز استعمال ہوئے۔ کہیں دھاندلی ہوئی، کہیں دھونس، جنگ کے یہ صفحات گواہ ہیں کہ یہ خاکسار بار بار لکھتا رہا کہ ریٹرنگ آفیسرز کے علاوہ نچلے درجے کے ملازمین نے دھاندلی میں پورا ساتھ دیا ہے۔ رہے فخرو بھائی تو انہوں نے سوائے ندامت کے کچھ نہیں کمایا۔ اب صدر زرداری کہتے ہیں کہ میں ملک کی خاطر چپ رہا ورنہ دھاندلی کی خبر تو تھی۔ بس یہ الیکشن طاہرالقادری کے اقوال زریں کے مطابق ہی ہوا، انہوں نے جو کہا وہ سچ ثابت ہوا۔ دور سے آنے والوں کو بھی خبر ہوئی کہ اس الیکشن میں ووٹ کسی کو پڑا، جیت کوئی گیا اور یاد رہے کہ دھاندلی زدہ الیکشن کے نتیجے میں قائم ہونے والی اسمبلی کا انجام کبھی بخیر نہیں ہوا۔ ڈاکٹر غزالہ خاکوانی کا شعر برمحل ہے کہ

کچی دیوار پہ بارش کے نشاں ہوں جیسے — داغ دل ایسے ہی چہرے سے نمایاں ہوں گے

۲۔ (8-8-13): ڈاکٹر طاہرالقادری کے خطاب سے ایک بات عیاں تھی کہ وہ مستقبل میں ایک بڑے لانگ مارچ کی منصوبہ بندی کررہے ہیں۔ اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو اب بہت سے وہ لوگ ان کا ساتھ دیں گے

جنہوں نے پہلے ان کا ساتھ نہیں دیا تھا بلکہ بعد پچھتاوے کے ساتھ کہتے رہے کہ۔۔۔ ’’قادری صاحب سچ کہتے تھے ان کا ساتھ نہ دے کر غلطی کی‘‘۔

۳۔ (10-10-13): دھاندلی کے بعد سوائے ایک جماعت کے تقریباً تمام سیاسی جماعتوں نے اس الیکشن پر عدم اعتماد کیا گویا گیارہ مئی کے الیکشن قوم کی اکثریت کا اعتماد کھو چکے ہیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے تو اس ڈرامے کا پول بہت پہلے کھول دیا تھا، اب عمران خان، ڈاکٹر قادری کا ساتھ نہ دے کر پشیمان ہیں۔ الیکشن میں ہونے والی دھاندلی پر سب سے زیادہ شور بھی عمران خان کی پارٹی نے مچایا، دھرنے بھی دیئے مگر ایکسر سائز کا فائدہ نہ ہوا۔

5۔ اسداللہ غالب (روزنامہ نوائے وقت)

ا۔ (2-8-13): فخرو بھائی تاریخ میں ہیرو کے طور پر یاد رکھے جائیں گے یا بقول ڈاکٹر طاہرالقادری ایک ولن کے طور پر لیکن ان کے استعفے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر شخص کی برداشت کی کوئی نہ کوئی حد ہوتی ہے۔ فخرو بھائی کو ایک اہم موقع پر تاریخ ساز کردار ادا کرنے کا موقع ملا۔ وہ چاہتے تو آئین کی بالادستی کے لئے ہر کوشش کر سکتے تھے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کی ذات پر بہت کیچڑ اچھالا گیا، ان کی نیت پر بھی شک کیا گیا حالانکہ اللہ کا فرمان ہے کہ نیتوں کا حال وہی جانتا ہے۔ آئین کے آرٹیکل باسٹھ تریسٹھ کے اطلاق پر زور دینے میں کیا بدنیتی ہوسکتی تھی۔ انتخابی عمل کے شروع میں ایسا نظر بھی آیا کہ آئین کی ان دوشقوں کی فرمانروائی ملحوظ رکھی جائے گی مگر پھر اچانک پانسہ پلٹ گیا اور ہر ہماشا الیکشن کے لئے اہل قرار دے دیا گیا۔ آئین منہ دیکھتے رہ گیا۔

۲۔ (10-12-13): جناب چیف الیکشن کمشنر کی نظر کا معیار یہ تھا کہ وہ ملک کے آرمی چیف جنرل کیانی کو نہ پہچان سکے جو شخص اپنے ملک کے جرنیل کو پہچاننے سے قاصر تھا، وہ اصلی اور جعلی ووٹر کی شناخت کیسے کر سکتا تھا، بہتر یہ ہے کہ فخرو بھائی جان کو اس کے عہدے پر واپس بٹھایا جائے اور الیکشن پر اٹھنے والے سوالوں کے لئے جوابدہ بنایا جائے۔
مجھے یہاں ایک بار پھر شیخ الاسلام یاد آتے ہیں جنہوں نے الیکشن کمیشن کی تشکیل پر اعتراض کیا تھا اور پورے انتخابی عمل کی تطہیر کا مطالبہ کیا تھا۔ قوم نے ان کی ایک نہیں سنی اور آج ایک اندھے موڑ سے سر ٹکرا رہی ہے۔ شیخ الاسلام اس مرحلے پر ایک بار پھر وارد ہونے والے ہیں اور وزیر داخلہ کو صرف پارلیمانی جماعتوں کو ہی نہیں، سڑکوں پر ابلنے والے ایک کروڑ انسانوں کے ہجوم کو بھی مطمئن کرنا ہوگا۔

6۔ منصور آفاق (روزنامہ جنگ)

ا۔ (3-9-13): یہ یکم فروری 1979ء کا دن تھا جب امام خمینی 14 سال کی جلاوطنی کے بعد واپس ایران گئے تھے۔ اس دن ایک نئے ایران کا آغاز ہوا تھا انقلاب مکمل ہوگیا تھا۔ اس انقلاب کی عمر اب 34 سال کے قریب ہے اسی تبدیلی کے سبب آج تک ایران اپنے پورے وقار کے ساتھ دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جینے والے واحد اسلامی ملک کی حیثیت سے پہچانا جارہا ہے۔ کیا کوئی ایسی پاکستانی شخصیت بھی ہے جو پاکستان کو اسی طرح کے کسی انقلاب سے آشنا کردے۔ میں نے اس سوال پر کافی دیر غور کیا اور بار بار میری آنکھیں ڈاکٹر طاہرالقادری کی طرف اٹھیں۔

اعتماد ذات کے کسی غیر فانی لمحے میں جنم لینے والے ڈاکٹر طاہرالقادری پاکستان کے لئے امام خمینی بن سکتے ہیں۔ مگر اس کے لئے انہیں دو فیصلے بہت بڑی سطح پر کرنے ہونگے۔ ایک تو غریبوں کی فلاح و بہبود کے لئے اسلام کے

اس معاشی نظام کو سامنے لانا ہوگا جس میں زمین اور زمین سے نکلنے والے تمام خزانے اللہ کے ہیں اور تمام مخلوق کے لئے برابر ہیں۔ اس پر جاگیردار اپنی مرضی کی لکیریں نہیں کھینچ سکتے۔ زمین کا مالک وہ ہے جو اس میں ہل چلاتا ہے۔ یہ وہ معاشی نظام ہے جس کی بنیاد انفاق فی سبیل اللہ پر رکھی گئی ہے۔ جس کے تحت اپنی اوسط ضروریات سے زائد جو کچھ ہے وہ دوسروں کا ہے شاید انہی بنیادوں پر اسلام میں جاگیرداری فاسد اور سرمایہ داری حرام قرار پائی ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری اپنی کتاب اسلامی فلسفہ زندگی میں اس کے ابتدائی خدوخال واضح کرچکے ہیں۔ مگر اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ لوگوں کے عبادات کی طرف مائل کرنے کی بجائے حقوق العباد کی طرف راغب کریں۔

دوسرا فیصلہ انہیں یہ کرنا ہے کہ سب سے پہلے نمونے کے طور پر دنیا کے سامنے سب سے پہلے اپنے، اپنی اولاد کے اور اپنے ساتھیوں کے اثاثے رکھنے چاہئیں کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر خود بھی عمل کررہے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ دونوں فیصلے ڈاکٹر طاہرالقادری کے لئے قطعاً مشکل نہیں ہیں کیونکہ نہ تو ان کے پاس ذاتی طور پر اوسط ضروریات سے زائد دولت ہے اور نہ وہ اس عقیدہ پر یقین رکھتے ہیں جس کے تحت اسلام میں جاگیرداری اور سرمایہ داری کو جائز قرار دے دیا گیا ہے مگر راستے کی رکاوٹ وہ مشائخ عظام ہیں جن کے عشرت کدے قارون کی خزانوں کی مثال ہیں، ان کے اردگرد صرف مذہبی لوگوں کا اجتماع ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے مدرسوں میں تعلیم حاصل کی ہے مسجدوں میں پروان چڑھے ہیں یا جنہیں عبادات سے بہت رغبت ہے۔ مجھے ان کی پاکیزگی اور طہارت سے کوئی انکار نہیں مگر ان لوگوں کا عوام کے ساتھ تعلق صرف مذہبی معاملات تک محدود ہے۔ یہ لوگ نہ تو زندگی سلگتے ہوئے مسائل کو جانتے ہیں اور نہ ہی کبھی انہوں نے ان مسائل میں شریک ہونے کی کوشش کی ہے۔ انہیں نواز شریف کی زر اگلتی آنکھ میں مقبول ہونے کے لئے ڈاکٹر طاہرالقادری کے خلاف تقریر کرنی ہے۔ بہر حال ایک واحد ڈاکٹر طاہرالقادری کی شخصیت ایسی ہے کہ عوام ان کے ساتھ کھڑی ہوسکتی ہے مگر ان کی شخصیت کو عوام سے دور کرنے کے لئے انقلاب دشمن قوتوں نے جو کچھ ذرائع ابلاغ کی وساطت سے کیا ہے۔ اس کے تدارک کے لئے تحریک منہاج القرآن کچھ نہیں کرسکی۔ اس طرف بھرپور توجہ کی ضرورت ہے اور میرا ذاتی مشورہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے لئے یہی ہے کہ انہیں حقیقی انقلاب کی تیاری شروع کرنی چاہئے۔ اب انہیں اپنی باقی زندگی صرف انقلاب کی راہ پر گزارنی چاہئے کیونکہ یہی اسلام کا بنیادی مقصد ہے کہ انسان زمین پہ انسان بن کر رہ سکے۔

۲۔ (31-12-13): ڈاکٹر طاہرالقادری کی آمد کے حوالے سے عطاء الحق قاسمی نے اپنے کالم میں ان کے ہم مسلک ماننے والوں کا بھی ذکر خیر فرمایا ہے۔ معاملہ مسلک تک پہنچ ہی گیا ہے تو تھوڑی سی گفتگو اس بے ادب کی بھی سن لیجئے۔ دنیا میں ڈاکٹر طاہرالقادری کی طاقت کے دو سرچشمہ ہیں۔ طاقت کا ایک چشمہ انہوں نے خود بنایا ہے وہ ان کے اپنے ماننے والے ہیں جس میں دوسرے مسالک کے لوگ بھی شامل ہیں۔ ابھی تک انہوں نے جہاں بھی اپنی افرادی قوت کا مظاہرہ کیا ہے وہ انہی لوگوں پر مشتمل تھا مگر ڈاکٹر طاہرالقادری کی افرادی قوت کا ایک بہت بڑا سرچشمہ ایسا موجود ہے جسے ابھی انہوں نے ہاتھ نہیں لگایا۔ یہ سرچشمہ ان کے ہم مسلک لوگوں کا ہے جو پاکستان کی آبادی میں 70 فیصد سے زیادہ ہیں۔ اگر ڈاکٹر طاہرالقادری نے اپنے اصل سرچشمے کی طرف رجوع کرلیا یعنی اپنے ہم مسلک لوگوں کو بھی ساتھ ملالیا تو پھر کچھ بھی ہوسکتا ہے۔

اس مرتبہ عمران خان سے بھی یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ پھر وہی غلطی دھرائیں گے جو پچھلی مرتبہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے احتجاج میں شریک نہ ہوکر کی تھی۔ عمران خان اس بات کا کئی بار اظہار بھی کرچکے ہیں کہ ڈاکٹر

طاہرالقادری ٹھیک کہتے تھے۔ وہی کچھ ہوا ہے جو انہوں نے کہا تھا۔ چونکہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے ہم مسلک لوگ ہی طالبان کا بنیادی ٹارگٹ ہیں۔ دہشت گردوں نے زیادہ تر انہی کی مساجد میں خودکش دھماکے کئے ہیں۔ اللہ کے برگزیدہ لوگوں کے مزارات کو بموں سے اڑایا ہے۔ مشائخ عظام کی گردنیں کاٹی ہیں۔ ان کی لاشوں کو قبروں سے نکال کر ان کی بے حرمتی کی ہے۔ یا اہل تشیع کے لوگوں کو قتل کیا ہے۔ طالبان نے اپنے ہم مسلک لوگوں میں کبھی دہشت گردی کی کوئی واردات نہیں کی۔ رائے ونڈ جہاں تبلیغی جماعت کا ایک بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ وہاں سیکورٹی کے انتظامات تک بھی نہیں کئے جاتے۔ کیونکہ وہ طالبان کے ہم مسلک لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر طاہرالقادری کے ہم مسلک اس وقت سنجیدگی سے اس بات پر غور کررہے ہیں کہ وہ کسی ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوجائیں تاکہ حکومتی بے حسی کے سبب ہونے والی دہشت گردی کے سیل بلاخون ریز کا سد باب کیا جاسکے۔ ان ہم مسلک لوگوں کا اجتماع ڈاکٹر طاہرالقادری کی شخصیت کے اردگرد آسانی سے ہوسکتا ہے۔ سو میرے خیال میں ڈاکٹر طاہرالقادری مستقبل قریب میں بہت زیادہ اہمیت حاصل کرنے والے ہیں۔ اگر چند بڑے مشائخ ان کے ساتھ چلے گئے تو پاکستان ایک نئی طرح کی صورتحال سے دوچار ہوجائے گا۔ کچھ لوگوں کو ڈر ہے کہ یہ سلسلہ کہیں پاکستان کو خانہ جنگی کی طرف نہ لے جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا کیونکہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے ہم مسلک قانون ہاتھ میں لینے والے لوگ نہیں۔

7۔ قیوم نظامی (روزنامہ نوائے وقت)

ا۔ (26-10-13): انتخابات سے پہلے آپ نے تبدیلی اور انقلاب کا جوخواب دیکھا تھا وہ چار ماہ گزر جانے کے بعد بھی پورا ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ انتخابات کے بعد بھی کسی حوالے سے کوئی تبدیلی نظر نہیں آرہی بلکہ عوام کے دکھ درد میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ انتخابات سٹیٹس کو توڑنے میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ ایک بار پھر ثابت ہوا کہ جب تک ریاستی نظام کو مکمل طور پر تبدیل نہ کردیا جائے انتخابات استحصال، ظلم، ناانصافی اور کرپشن کو ختم نہیں کرسکتے۔ عمران خان نیک نیت اور دیانتدار سیاستدان ہیں انہوں نے کھلے دل کیساتھ کئی بار اعتراف کیا ہے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری کی سوچ درست تھی کہ انتخابی نظام تبدیل کیے بغیر پاکستان میں جو انتخابات ہوں گے وہ فراڈ اور دھوکہ ہونگے اور ان سے کبھی عوام کا مقدر تبدیل نہیں ہوگا۔ پاکستان کے پرانے سیاسی لٹیرے دوبارہ اقتدار پر قابض ہوکر عوام کیلئے جینا حرام کردینگے۔ تحریک انصاف کے کارکن ڈاکٹر طاہرالقادری کے دھرنے میں شریک ہونے کیلئے بے تاب تھے مگر عمران خان نے تاریخ کا سنہری موقع ضائع کردیا۔

آج کل مظلوم عوام کا خون بہہ رہا ہے۔ انقلاب میں اگر ظالم، کرپٹ لٹیروں اور قاتلوں کا خون بہنے لگا تو وہ پاکستان کیلئے بابرکت ثابت ہوگا۔ چند ہزار لٹیروں نے پاکستان کو یرغمال بنا رکھا ہے وہ عوام کا خون چوس رہے ہیں۔ عوامی انقلاب سے ہی ان لٹیروں کو عاجز اور بے بس کیا جاسکتا ہے۔ پاکستان کو بچانے کیلئے انقلاب کے بغیر کوئی آپشن باقی نہیں بچا۔ تاریخ نے یہ ذمے داری تحریک انصاف اور پاکستان عوامی تحریک کے کارکنوں پر ڈال دی ہے۔ 2014ء کا سال عوامی انقلاب کا سال بن سکتا ہے۔ قومی اور عوامی مسائل کا واحد حل منظم عوامی انقلاب ہے۔

8۔ حفیظ اللہ نیازی (روزنامہ جنگ)

ا۔ (11-7-13): چیئرمین تحریک انصاف کیا فرماگئے؟ ڈاکٹر طاہرالقادری صحیح تھے۔ سیاسی سفر میں ہم ہی غلط تھے ہم سے بہت خطائیں سرزد ہوئیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے فرمایا کیا تھا؟ فخرو بھائی کی عمر دیانتداری کو پچھاڑ دے گی

باقی ممبر متنازعہ۔ 62/63 پر عملدرآمد نہ کرایا گیا تو دھاندلی کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔ تبدیلی کا نعرہ لگانے والے 11 مئی کی رات کو سر پکڑ کر بیٹھے ہوں گے۔

9۔ پروفیسر سید اسرار بخاری (روزنامہ جنگ)

ا۔ (1-8-13): ملک بھر میں لاکھوں افراد مساجد میں اعتکاف بیٹھ گئے، لاہور میں منہاج القرآن کی جانب سے جامع منہاج ٹاؤن شپ میں قائم کئے گئے شہر اعتکاف میں تقریباً 33 ہزار مردوزن کے اعتکاف بیٹھنے کا بندوبست کیا گیا۔ اعتکاف کا مطلب ہے اللہ کے در پر فروکش ہوجانا اور دنیا و مافیہا سے بے خبر اس کی عبادت میں مشغول ہوکر رمضان المبارک کا آخری عشرہ اس طرح سے گزارنا کہ بندگی کا حق ادا ہوجائے، اعتکاف رسول اللہ (ﷺ) کی سنت ہے اور عہد نبوی سے تابہ امروز جاری ہے، یوں تو دیگر کئی دینی تنظیموں نے مختلف مساجد میں اعتکاف کے لئے وسیع پیمانے پر انتظامات کئے ہیں مگر منہاج القرآن انٹرنیشنل نے تو اس سلسلے میں ایسی سبقت حاصل کرلی ہے کہ جس کا اجر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی دے گا، ڈاکٹر طاہرالقادری کو اللہ نے دینی و سیاسی علوم اور بصیرت میں سے وافر حصہ عطا فرمایا ہے، دنیا بھر میں مساجد و مدارس کے قیام کے ساتھ منہاج کے انداز عمل سے تبلیغ دین کا ایک خاموش سلسلہ شروع کررکھا ہے کہ جس کی پکار طائر سدرہ بھی سن کر سبحان اللہ پکار اٹھتا ہے۔ منہاج القرآن نے وطن عزیز میں دینی و دنیوی علوم کی ترویج اور پاکیزہ سیاست کی بنیاد رکھ دی ہے، ایک روز یہ ادارہ ہر لحاظ سے سر برآوردہ ہوگا لوگ اس کا جائزہ لیتے ہیں اور علی وجہ البصیرت اس کی طرف دنیا بھر سے جوق در جوق بڑھ رہے ہیں، ہمیں اس ملک میں اعتدال برداشت اور علم نافع کے لئے ایسے ہی اداروں کی ضرورت ہے۔ شہر اعتکاف کے روح پرور مناظر دیکھ کر **وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون** (اور میں نے جن و انسان کو فقط اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے) کی تعبیر بھی سمجھ آجاتی ہے اور تفسیر بھی نظر آجاتی ہے، منہاج القرآن کا قیام ڈاکٹر طاہرالقادری کا صدقہ جاریہ ہے اللہ اسے جاری رکھے۔

۲۔ (8-8-13): چند روز ہوئے ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا: یہ تو اذان تھی ابھی جماعت ہونا باقی ہے۔ جس نظام کو چلتا کرنے کے لئے قادری صاحب نے دسمبر کی یخ بستہ چھ راتیں تپیا کی اور خلق خدا جوق در جوق ان کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی رہی، وہ واقعتاً اذان تھی، اب درمیانی مدت گزرنے کو ہے اور جماعت کا وقت قریب آچکا ہے، حافظ شیراز کا بھی یہی موقف تھا۔

ہر آں کسے کہ دریں حلقہ زندہ نیست بہ عشق　　　　بروچوں مردہ بفتوائے من نماز کنید

(اس محفل میں جو عشق کی گرمی سے زندہ نہیں وہ مردہ ہے جاؤ میرے فتوے کے مطابق اس کی نماز پڑھا دو)

ہماری سیاست منہج قرآنی سے ابھرتی ہے، کیونکہ ہمارے ہاں معاملات اور عبادات دو جداگانہ چیزیں نہیں، ہر کام جو جائز طریق سے کیا جائے عبادت ہے، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بے ایمانی، ہمارا معاملہ ہے اور نماز ادا کرنا عبادت۔ ہمارے تمام اچھے کام عبادت ہیں، یوں معاملات وعبادات کو الگ الگ کیا تو اقبال ضرور پکاریں گے۔

جلال پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو　　　　جدا ہوں دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

آج وہ باتیں جو اسلام آباد میں شیخ الاسلام نے کہیں تھیں وہ بقول ہر باشعور سچ ثابت ہورہی ہیں، وقت گزرتا رہا، لوگ بدلتے رہے، حکمران نئے آگئے مگر کچھ نہیں بدلا صرف بوتل بدلی، عندلیب شیراز نے کہا تھا

ساقیا! مایہ شباب بیار   یک دو ساغر شراب بیار

وما گفتیم ساقیا زندہ رود انقلاب بیار

ساقی سرمایہ جوانی لے کر آ، ایک دو جام شراب کے لے کے آ اور میں نے کہا ہے (ساقی انقلاب لے کے آ)

۳۔ (22-8-2013): گذشتہ رات صحافیوں سے گفتگو کی ایک محفل میں ڈاکٹر طاہرالقادری پہلی بار منہاج القرآن کے بانی ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ کے روپ میں بھی جلوہ گر دکھائی دیئے۔ انہوں نے نہایت دوستانہ ماحول میں حقیقت پسندانہ اور لگی لپٹی بغیر صورت حالات سے کالم نگاروں کو آگاہ کیا، وہ اب سوالوں کے جواب دینے میں اتنے تجربہ کار ہوگئے ہیں کہ جیسے ان کو سائل کے سوال سے پہلے ہی جواب سوجھ جاتا ہے، وہ جس انداز میں بعض حلقوں کی جانب سے دکھائے جاتے ہیں شاید وہ ہلکے ہوگئے ہیں ساری محفل اور جوحق کا ساتھ نہیں دیتے وہ پھلکے ہوگئے ہیں۔ ان کے پرخلوص لہجے اور حق گوئی سے بے حد متاثر دکھائی دی، وہ اس کھانے سے کہیں بڑھ کر لذیذ تھے جس سے انہوں نے کالم نویسوں کی میزبانی کی، ایک منقش ٹوپی اور ''توپ'' میں وہ ملا لگتے تھے نہ مسٹر، عشق رسول ﷺ کا پہناوا زیب تن تھا جس کی کریز کو وہ بار بار درست کرتے تو دل و دماغ کی سلوٹیں دور ہوجاتیں، وہ بس اتنی سی سیاست کرنا چاہتے ہیں جو سیاست سے چنگیزی منفی کردے اور جمہوریت کے نام پر ایک جبر مسلسل سے عوام کو نجات دینے کے لئے اپنے اخلاقی قانونی استحقاق کو بروئے کار لائیں، ان کی بے تکلفانہ باتوں سے پتہ چلا کہ کبھی کسی آئی ایم ایف ٹائپ فرد، گروہ یا حکمران سے کچھ مانگا اور نہ ان کی آفر قبول کی، پوری دنیا سے لوگ ان کی انسانی اسلامی خدمات کو دیکھتے ہوئے ان کے مشن کو جی بھر کر سیراب کر رہے ہیں، اپنے لئے اپنے بچوں کے لئے کوئی کاروباری ایمپائر کھڑی نہیں کی، انہوں نے عشق عوام میں عشق رسول (ﷺ) چھپا رکھا ہے استغناء کا یہ عالم ہے کہ ہم کیا کہیں، عندلیب شیراز کی زبانی سن لیں

گدائے میکدہ ام ولیک وقت مستی   کہ ناز بر فلک وحکم برستارہ کنم

(میکدے کا گداگر ہوں لیکن جب مستی میں دیکھو تو فلک پر ناز اور ستاروں پر حکمرانی کرتا ہوں) ان کے دل کی دھڑکن تکلم بن کر صرف اتنا چاہتی ہے کہ اس ملک کا قبلہ راست ہو، انہوں نے کسی کو نہیں برائی کو برا کہا، ظلم کے سامنے ہاں نہیں کی اور ناحق کا سواگت نہیں کیا، ایک ہی دھن ہے کہ یہاں تبدیلی کے دعویداروں کو تبدیلی لاکر دکھائیں اور قوم کو کہا اپنے رب کے حضور یہ ثابت کریں کہ قوم اپنے حالات خود بدلے گی اور اللہ ان کی مدد کرے گا۔ ایسی شخصیت سے ٹکرانا اپنے ہی سر سے ٹکرانا ہے۔ (فاعتبروا یا اولی الابصار)

۴۔ (15-9-13): عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا ہے جماعت ضرور ہوگی کارکن صفیں بچھانے کی تیاری تیز کردیں۔ لگتا ہے شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری کی عوامی تحریک کا وقت قیام قریب آگیا اور نادانوں کے سجدے میں گرنے کی گھڑی آپہنچی۔ انہوں نے اپنی جماعت کے کارکنوں کو ہدایت جاری کردی ہے کہ صفیں بچھادیں، شاید کہ ان کی مراد صفیں درست کرنا ہے۔ علامہ ڈاکٹر طاہرالقادری کی گزشتہ برس کی وہ چھ یخ بستہ راتیں ایک تلمیح تھی کہ اللہ نے بھی اس کائنات کو 6 روز میں پیدا فرمایا، جب کسی خیر کی آمد ہو تو سرخ آندھی نہیں چلتی بس علامات ہی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جس طرح کنٹینر میں بیٹھ کر انہوں نے جو باتیں کی تھیں ان کے سچ ثابت ہونے کی بعد میں کئی سنجیدہ فکر شخصیات نے تائید کی جو انہوں نے کہا تھا وہ تو بعینہ ہو رہا ہے لیکن اب عوام میں تحریک پیدا کرنے کا مشن عوامی تحریک کب اور کس انداز میں شروع کرے گی اب وقت ہے ٹی وی کے شیشے سے نکل کر عوامی آئینے کے سامنے کھڑے ہونے کا

یہ لسان العصر کا پیغام ہے   اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ، یاد رکھ

جماعت ہمیشہ کھڑی ہوتی ہے، حضرت علامہ بھی اپنی جماعت کو ایستادہ کریں، عوام سے رہ و رسم بڑھائیں، ان کا علم لوگوں تک پہنچ چکا اب ان کے خود پہنچنے کی باری ہے۔ کنٹینر میں انہوں نے ایک ہجوم کے ساتھ مل کر جس طرح کامیاب احتجاج کیا اور 6 راتوں میں ان کا لب بام سے قریب تر ہوجانا وصل کی نوید ہے، فصل کی بری خبر نہیں۔ وہ جان سے گزرنے کا عزم لے کر چلے تھے، ایسے جذبے کا حامل لیڈر نا قابل تسخیر ہوتا ہے۔ انہوں نے جماعت کھڑی ہونے کا جومژدہ جانفزا سنا دیا ہے اس کے ساتھ ہی لوگوں کا انتظار بھی شروع ہوگیا ہے، وہ میدان سیاست میں کب کے اتر چکے ہیں، دل بیدار اور جرأت گفتار رکھتے ہیں۔ انتخابات کے آئندہ موسم تک وہ کہہ سکیں گے۔

قیاس کن ز گلستان من بہارِ مرا

۵۔ (19-10-13): تحریک انصاف نے خیبر پختونخواہ میں ڈاکٹر طاہرالقادری کی کتابیں نصاب میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے، ان دنوں تحریک انصاف کی تمام تر توجہ تعلیم عام کرنے پر مرکوز ہے اور یہ عالم شناسی اور علم پروری کی بڑی عمدہ مثال ہے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری کی کتابیں خیبر پختونخواہ کی حکومت نے نصاب میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔ ڈاکٹر صاحب قوم کا علمی سرمایہ ہیں، انہوں نے کل جو باتیں کی تھیں وہ آج سچ ثابت ہوئیں اور اس کی تصدیق کئی اصحاب خبر ونظر نے بھی کی، اسلام کو عصری تقاضوں کے آئینے میں دیکھنے اور پیش کرنے کا دلنشین انداز ہمارے علمی ورثے میں کارآمد اضافہ ہے، ایک وقت تھا کہ یار لوگوں نے ان کی باتوں کا مذاق اڑایا اور جب وقت نے اپنا فیصلہ دیا تو ان کا کہا سچ نکلا، انہوں نے اسلام سے متعلق جو فکر پیش کیا وہ بقول فراز

آج ہم دار پہ کھینچے گئے جن باتوں پر　　　　کیا عجب کل وہ زمانے کے نصابوں میں ملے

ہم بدنصیب ہیں کہ بڑا آدمی بڑا سکالر، بڑا شاعر بڑا خطیب و ادیب بڑا سائنس دان پیدا ہو تو اسے ملک چھوڑنے پر مجبور کردیتے ہیں، یا موت کے بعد اس کا عرس مناتے ہیں، علامہ اقبال تک کے ساتھ ان کی زندگی میں یہی کچھ کیا گیا۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کی زبان اور قلم میں فرق نہیں، وہ بولیں تو کتاب، وہ لکھیں تو کتاب، ہم علی وجہ البصیرت ان کی کتابیں پڑھ کر کہتے ہیں کہ وہ قومی علمی ورثہ ہیں، اگر تحریک انصاف کو اس قدر علمی پروری کا ملکہ حاصل ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی کتابیں نصاب میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے تو یہ ایک سیاسی علمی پارٹی ہی سے متوقع ہے، ہم عمران خان کو یہ بہترین قدم اٹھانے پر تحسین پیش کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی کہتے ہیں کہ

سالہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات　　　　تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

زندگی کبھی کعبے میں کبھی بت خانے میں روتی ہے تب جا کر دنیائے عشق و حقیقت سے ایک دانائے راز اٹھتا ہے) منہاج القرآن کے بانی و داعی کی دانش اور کاوش کو ضائع نہ کیا جائے۔

۶۔ (23-12-13): پاکستان عوامی تحریک کے قائد طاہرالقادری نے کہا ہے 29 دسمبر کو فائنل راؤنڈ ہوگا سب کو ناک آؤٹ کردیں گے۔ اس ملک کو ایک عدد انقلاب کی ضرورت ہے پھر دسمبر کی کسی برفانی دن یا رات کا یہ آتا ہوا انقلاب اپنی جھلک دکھائے گا اور کہی ہوئی باتیں پھر سے بعد میں درست ثابت ہوں گی، قبلہ قادری صاحب نے پختہ عزم کیا ہوا ہے کہ وہ آپریشن کلین اپ کرکے رہیں گے، ظالمو! علامہ قادری آرہے ہیں، اسے محض ایک بڑ نہ جاننا ایک دن شیر نر کچھار سے نکل کر ساری کالی بھیڑیں کھا جائے گا، عمران خان کی ریلی کے بعد یہ ریلہ آئے گا اور ناک آؤٹ کرنے کی ضرورت ہی پیش نہیں آئے گی کہ یہاں کسی کا ناک ہی نہیں، اس لئے پس ٹاک شاک چلے گی، ناک شاک کا کوئی رولا ہی نہیں۔ پاکستان میں خرابی نقطۂ مختتم تک پہنچ چکی ہے اور عوام کی بدقسمتی دیکھئے کہ ان کا انتخابات سے بھی بھلا نہ ہوا، اب سچ بات ہے کہ لوگ تنگ نہیں بجنگ ہیں انقلاب کے ٹینک کے لئے کافی فیول گزشتہ سے پیوستہ حکمرانوں نے پہلے ہی فراہم کردیا ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری نے انقلاب لانے کا پختہ ارادہ کررکھا ہے، وہ فرما چکے ہیں کہ وہ پاکستان ہی میں جئیں گے یہیں مریں گے کہیں نہیں جائیں گے اور اگر اپنے پاکیزہ مشن کے لئے جان دینا پڑی تو دیں گے، وہ بابنگ دہل کہہ رہے ہیں کہ ان سے مزید پاکستان کی تباہی نہیں دیکھی جاتی اور مہنگائی، بدامنی سے بلکتے عوام کو بے یارومددگار نہیں چھوڑ سکتے، اب یہاں کرپشن اور برائی اس قدر عام ہوچکی ہے کہ انتخاب بھی کریں تو برائی ہی ہاتھ آئے گی، اس لئے صفائی ضروری ہے اور اس کے لئے عموم بلوی شرعاً انقلاب برپا کرنا جائز ہے۔ فاعتبروا وتعاونوا علی التحریر من السوء۔

۷۔ (4-1-14): ڈاکٹر طاہرالقادری نے کینیڈا کی یخ بستہ فضاؤں سے قوم کو مطلع کیا ہے، سیاسی بصیرت سے محروم لوگوں کو اقتدار کا حق نہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ثابت ہے کہ اس دور سے ڈرو جب تم پر نااہل افراد حکومت کریں گے۔ داعی انقلاب شیخ الاسلام نے ہزاروں میل کے فاصلے پر شدید سردی میں بھی ملک وقوم کا درد پال رکھا ہے، یہ مقام بھی کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے، الطاف حسین کے بعد اب اس کار ثواب میں ڈاکٹر طاہرالقادری کی شمولیت نیک شگون ہے۔ انقلاب ہمیشہ پلٹا مغرب میں ہے برپا پاکستان میں ہوتا ہے، منی انقلاب تو کئی آچکے ہیں مگر اب پاکستان عوامی تحریک کے قائد یکبارگی وطن کی ناگفتہ بہ فضاؤں میں داخل ہوں گے اور انقلاب کا فائنل راؤنڈ منظر عام پر لائیں گے، وہ چاہتے ہیں کہ آج کے بحرانوں اور مسائل کا واحد حل ایک ایسا انقلاب ہے جو موجودہ نظام بلکہ سارے نظام سقہ حضرات کا

پتہ بھی صاف کردے اور انقلاب کے بعد دیکھا جائے گا کہ کون سا نظام لانا ہے، یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ بھارت کا بھی دورہ فرمائیں گے کیونکہ وہاں بھی انقلاب کی شدید ضرورت ہے، تحریک انصاف کی سونامی بھی آئی چلی گئی اور اب کے پی کے میں آسودہ ہے، ایک ریلی تو منہاج القرآن کے انقلابیوں نے نکال دی، اب ریلیوں کا سیریل چلے گا اور پھر اس کا آخری ایپی سوڈ ہوگا جس میں ہر انقلاب دشمن قوت کا بھی آخری منظر ہوگا، اس ممکنہ انقلاب کے بعد وطن عزیز کا کیا منظر ہوگا وہی جو انقلاب فرانس، انقلاب ایران، انقلاب مصر کا ہے، سب اچھا ہوگا، شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے، عوامی تحریک کے قائد کی سیاسی بصیرت بجلی سے نہیں چلتی، موجودہ حکمرانوں کی بصیرت بجلی سے چلتی ہے، اس لئے بیچارے نااہل ہوگئے، کینیڈا میں تو بجلی جاتی ہی نہیں، اس لئے یہ کوئی ناممکن نہیں کہ ڈاکٹر صاحب برقی انقلاب لائیں اور برقی بصیرت کا مظاہرہ فرمائیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کی نذر غالب کا یہ شعر

آبرو کیا خاک اس گل کی کہ گلشن میں نہیں ہے گریباں ننگ پیراہن جو دامن میں نہیں

10۔ کنور دلشاد (روزنامہ نئی بات)

ا۔ (12-12-13): ملک صدارتی نظام حکومت کی طرف رواں دواں ہے۔ کسی وقت بھی اس کی رفتار تیز ہوسکتی ہے۔ پاکستان کا ایک انتہائی سنجیدہ دانشور گروپ ملک میں صدارتی نظام حکومت کے بارے میں گہری سوچ بچار کر رہے ہیں۔ قائداعظم محمد علی جناح کا بھی ایک غیر مطبوعہ نوٹ بھی ان حلقوں میں زیر بحث ہے۔ پاکستان کا ایک بااثر حلقہ بھی سوچ رہا ہے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے ساتھ سپریم کورٹ آف پاکستان کے سابق چیف جسٹس نے اچھا نہیں کیا تھا۔ یہ دونوں فریقین کے لئے فراموش کرنے والا واقعہ نہیں ہے۔ اب چونکہ فیصلہ کرنے والی شخصیت منظر سے غائب ہوگئی ہے لہذا ان کے فیصلہ کے روشنی میں نئے عزم اور نئے دلائل کے ساتھ سپریم کورٹ میں اس طرز کی آئینی درخواست دائر کرنے کا وقت آن پہنچا ہے۔ چوہدری اعتزاز احسن صدارتی انتخابات کو چیلنج کرنے کا اپنا وعدہ پورا کرنے والے ہیں۔ غالباً وہ مسٹر آصف علی زرداری کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ عمران خان نے اپنی غلطی تسلیم کرلی تھی اور کشادہ ظرفی سے کہہ دیا تھا کہ ڈاکٹر طاہرالقادری ٹھیک کہتے تھے۔ ظاہراً تو اگلا سال ڈاکٹر طاہرالقادری کا سال ہے اور آئندہ انتخاب صدارتی ہوگا۔ ایک نئی پارٹی وجود میں آنے والی ہے اور نئے اتحاد بھی معرض وجود میں آئیں گے اور مہنگائی کا عفریت ڈاکٹر طاہرالقادری کی طاقت بن جائے گا۔

11۔ ذوالفقار راحت (روزنامہ اوصاف)

ا۔ (31-7-13): عمران خان نے اعتراف کیا ہے کہ طاہرالقادری ٹھیک کہتے تھے کہ موجودہ نظام کے تحت کوئی بڑی واضح تبدیلی یا انقلاب نہیں آسکتا۔ بلکہ اس نظام کے تحت کرپٹ لوگ ہی واپس اقتدار میں آئیں گے۔ عمران خان کے اعتراف کے بعد جہاں پر مجھے اپنے ماضی پر شرمسار وہ عیسائی پوپ یاد آیا جس نے گلیلیو کی عظمت کو نہ سمجھا اور اس کے مرنے کے بعد اس کی عظمت اور اس کی بات کی حقانیت کا اعتراف کیا۔ وہاں پر مجھے پارلیمنٹ کے سامنے اسلام آباد کی سڑک پر ہزاروں جاں نثار ساتھیوں میں کھڑا اکیلا ڈاکٹر طاہرالقادری یاد آرہا ہے جو پکار پکار کر عمران خان سمیت تمام سیاسی جماعتوں کے لیڈروں کو دعوت دیتا رہا کہ آؤ میری آواز کے ساتھ آواز ملاؤ ورنہ یہ ظلم کا نظام آپ کو اور آپ کی آنے والی نسلوں کو نگل جائے گا۔ حکمران جماعتوں کے تو اپنے مسائل اور ایجنڈے تھے اس لئے ان کو ڈاکٹر طاہرالقادری اور ان کے ساتھیوں کی آواز سنائی نہ دی مگر پاکستان میں انقلاب اور تبدیلی کا نعرہ لگانے والے عمران خان بھی سٹیٹس کو

کے نظام کے رکھوالوں کی سازش کا شکار ہوگئے اور عمران خان نے تاریخ سے سبق سیکھنے کے بجائے اپنی زندگی کا قیمتی ترین وقت اور تبدیلی کے حالات اور لمحات کو بے دردی کے ساتھ ضائع کردیا۔ مجھے اس وقت بھی عمران خان کے طاہرالقادری کی نظام کو تبدیل کرنے کی تحریک کا حصہ نہ بننے کا دکھ تھا اور مجھے آج بھی عمران خان کے اعتراف پر افسوس ہے کہ کیونکہ سیاست کی گاڑی اپنے مسافروں کا کسی بھی اسٹیشن پر زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کا انتظار نہیں کیا کرتی۔ سیاست کے کھلاڑیوں کو دوڑ کر ہی اس پر سوار ہونا پڑتا ہے۔ میں نے اس وقت بھی لکھا تھا کہ عمران خان کرپٹ نظام کے ہاتھوں رسوا ہوکر ایک دن یہ کہتے ہوئے پائے جائیں گے کہ طاہرالقادری ٹھیک کہتے تھے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری اس بار خاصے ہوم ورک کے ساتھ میدان میں اترے اور انہوں نے پوری جرأت اور ہمت کے ساتھ کرپٹ اور ظالمانہ نظام اور اس کے سٹیک ہولڈرز کو للکارا۔ ڈاکٹر طاہرالقادری اور اس کے جاں نثاروں نے ایک نئی تاریخ رقم کی اور آج بھی اس سٹیٹس کو کے نظام کے مجاوروں کو میرے خیال میں سب سے زیادہ خطرہ طاہرالقادری کے نظام کی تبدیلی کے نعرے سے ہے۔ کاش! عمران خان انضمام الحق کی طرح آؤٹ ہونے کے بعد نہ سوچتے اور نظام کی تبدیلی کے حوالے سے طاہرالقادری کی آواز میں اپنی آواز ملاتے اور اس طرح سے واقعی پاکستان میں تبدیلی لائی جاسکتی تھی۔

۲۔ (23-8-13): 66 برس گزر گئے، عوام آج بھی انقلاب کی منتظر ہے۔ انقلاب تو دور دور تک نظر نہیں آرہا البتہ قوم نے 66 برسوں میں کئی جعلی قسم کے انقلابیوں کو ضرور بھگتا ہے۔ عمران خان نے موجودہ پارلیمانی نظام میں رہ کر اور الیکشن لڑ کر اس نظام کو تبدیل کرنے کا خواب دیکھا مگر استحصال پر مبنی اس نظام کے ایک ہی تھپڑ سے توبہ کرگئے اور اب وہ نجی محفلوں میں کہتے ہوئے پائے جاتے ہیں کہ اس سیاسی اور انتخابی نظام کے ذریعے ملک میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی۔ پیپلز پارٹی، مسلم لیگ نواز، ق لیگ اور مذہب کے نام پر سیاست کرنے والی بیشتر جماعتوں سے تو پہلے ہی تبدیلی کی کوئی امید نہ تھی مگر تحریک انصاف نے تبدیلی کے نام پر عوام کو کچھ امید دلائی تھی اور عوام یہ سمجھنے لگے کہ تحریک انصاف ہوسکتا ہے کوئی تبدیلی لانے میں کامیاب ہوجائے۔ مگر عمران خان کی کچن کیبنٹ نے ان کو تبدیلی کا نشان بنانے کی بجائے سٹیٹس کو کے روایتی نظام کا حصہ بنادیا۔ ہمارا خیال تھا کہ عمران خان نے ڈاکٹر طاہرالقادری کی آواز پر لبیک کہنے کے بجائے سیاسی مصلحت کا راستہ اختیار کرکے قوم کے مزید پانچ سال ضائع کردیئے اور سٹیٹس کو کے اس استحصالی نظام کو دوام بخشا لیکن دو روز قبل ڈاکٹر طاہرالقادری کے ساتھ سینئر صحافیوں کی ایک نشست ہوئی جس میں ڈاکٹر طاہرالقادری نے نظام کی تبدیلی اور اپنے آئندہ کے لائحہ عمل کے حوالے سے کھل کر اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر طاہرالقادری کی نظام کی تبدیلی کے حوالے سے کمٹمنٹ دیکھ کر حوصلہ ہوا کہ نظام کی تبدیلی کی امید ابھی ختم نہیں ہوئی بلکہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے انتخاب سے پہلے نظام کی تبدیلی کے ادھورے مشن نے ڈاکٹر صاحب اور ان کی پوری ٹیم میں تبدیلی اور انقلاب کا ایک نیا ولولہ اور روح پھونک دی ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کے انتخاب سے پہلے لانگ مارچ جسے عوام ناکام سمجھتی ہے، منہاج القرآن اسے اپنی نظام کی تبدیلی اور انقلاب کے لئے شروع کی گئی تحریک کا نقطہ آغاز سمجھتی ہے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری ایک مذہبی اور دینی سکالر ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستانی سیاست اور انقلاب کی عالمی تاریخ کا بھی یقیناً گہرا مطالعہ رکھتے ہیں۔ وہ جس نظام کو تبدیل کرنے کی تیاری کررہے ہیں، اس سٹیٹس کو کے نظام کے سٹیک ہولڈرز کے ساتھ ان کو کس طرح نمٹنا ہے یقیناً انہوں نے اس کی بھی تیاری کر رکھی ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب کے علم میں ہونا چاہئے کہ پاکستان کی روایتی جماعتیں جب نعرہ لگاتی ہیں کہ ہم جمہوریت کو اور موجودہ نظام کو بچائیں گے۔ اس نعرے کا

مقصد دراصل ان کا اپنی سیاست کو بچانے کا ہوتا ہے کیونکہ پاکستان کی روایتی سیاست کے لیڈر اور جماعتیں موجودہ نظام کو بچاتی ہیں اور جواباً نظام ان سٹیٹس کو کے سیاستدانوں اور جماعتوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر طاہرالقادری کو صرف موجودہ استحصالی نظام ہی سے نہیں بلکہ نظام کے جاں نشین اور وارثوں سے بھی لڑنے کی تیاری کرنی چاہئے۔

12۔ فاران شاہد جٹ (روزنامہ نوائے وقت)

ا۔ (5-11-13): اب نوجوان ڈاکٹر طاہرالقادری کو اپنی اصل منزل سمجھنے لگے ہیں۔ اور تیزی کے ساتھ ان کی جماعت پاکستان عوامی تحریک میں شمولیت اختیار کرنے لگے ہیں۔ لیکن یہاں سوچنے کی بات یہ ہے کہ طاہرالقادری کا رخ ہی کیوں؟ میرے نزدیک صرف اس لئے کہ وہ Multidimensional (کثیر الجہات) شخصیت ہیں۔ جو ہر میدان میں عبوریت میں اپنی اساس قائم کئے ہوئے ہیں۔ وہ بیک وقت زندگی کے بیشتر امور پر مہارت رکھتے ہیں اور فکر کے اعتبار سے ہر معاملے اور مسئلہ پر گرفت رکھتے ہیں۔ ان کے گراف کی بلندی کی یہی بنیادی وجہ ہے کہ وہ اس وقت پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیا میں مقبول ترین قائد اور لیڈر مانے جاتے ہیں۔ ان کا تصور جو آج سے تیس سال قبل تھا آج بھی وہی نظریہ ان کی پہچان ہے۔ اسلامی تعلیمات، مذہبی روایات، فکری اختلافات، ملکی سیاسیات اور روزمرہ کے مسائل پر ان کا انحراف نہ برتنا ہی ان کے مصطفوی انقلاب کے نعرے کے پرچار اور کامیابی کے لئے کافی ہے۔ لیکن اہم بات یہ کہ ان کا مصطفوی انقلاب ہے کیا؟؟ دراصل مصطفوی انقلاب تین بنیادی وجوہات کے گرد گھومتا ہے۔ جس سے وہ ایک انقلاب کا تصور اخذ کرتے ہیں۔ مصطفوی انقلاب کی اخلاقی بنیاد، جب قوت نافذہ باطل سے چھن کر اہل حق کے پاس آجائے گی جب اہل حق کا سیاسی غلبہ ہوگا قوت اقتدار اور قوت نافذہ دین دار، صالح اور خدا رسیدہ افراد کے ہاتھوں میں ہوگی۔ اس طرح پورا معاشرہ صالحیت، صداقت اور شرافت و نجات کا آئینہ دار ہوگا۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کے اس مصطفوی انقلاب کی ہی اس قوم و ملت کو ضرورت ہے۔ یقیناً لفظِ انقلاب ویسے ہی لفظ تبدیلی پر فوقیت رکھتا ہے۔

۲۔ (10-11-13): ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کی انقلابی جدوجہد بہت آگے بڑھ چکی ہے اگرچہ ان کا سفر انقلاب تین چار دہائیوں پر محیط ہے لیکن لانگ مارچ کے بعد اب ان کا سفر آخری مراحل میں شمار کیا جاتا ہے ان کی اس سفر میں کامیابی ان کی فکری و نظریاتی کامیابی ہوگی۔ چونکہ وہ تیس سال کے عرصہ سے اپنے کارکنوں اور ہر طبقہ فکر کے لوگوں کی Mind Making کر رہے ہیں اور بوسیدہ تصورات کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں۔ تیس سال میں ان کے کارکن اس سوچ میں سبقت لے گئے ہیں کہ دنیا کی کوئی بھی طاقت علم و فکر کے برعکس اٹھے گی تو حق اس کا خاتمہ کردے گا اور ہر عوام دشمن خرابیوں سے نمٹنے کے لئے یک جاں ہوکر ایک مضبوط طاقت بن جائے گی اور ایسا ہی وہ کر رہے ہیں۔

گزشتہ روز ایک انٹرویو میں گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے انقلاب کے آخری مراحل میں بڑھتے ہوئے ایک نعرہ دیا کہ ہم جنگ کریں گے انقلاب کی صبح تک یا شہادت تک اس نعرے سے ایک سادہ لوح بھی یہ ٹھان لیتا ہے اور پہچان سکتا ہے کہ وہ اب کامیابی اور فتح کے بنا دم نہیں لیں گے۔ میری ایک ناقص رائے کے مطابق اگرچہ وہ ایک کروڑ نمازیوں کا ہدف رکھتے ہیں لیکن ممکن ہے کہ ان کے دس لاکھ کے شاہین صفت نوجوان ایک کروڑ لوگوں کی طاقت کے برابر ہوں گے۔ یوں ایک کروڑ کی طاقت دو کروڑ لوگوں کی طاقت سے لیس ہوگی۔ پھر وہ شہادت کا عزم تو ویسے ہی رکھتے ہیں۔

13۔ناصف اعوان خان (روزنامہ الشرق)

(23-10-13): تمام سرکاری ادارے ایک طے شدہ حکمت عملی کے تحت عوام پر ستم ڈھا رہے ہیں۔ یہ تاثر عام ہے کہ حکومت نے انہیں ضرورت سے زیادہ اختیار دے رکھے ہیں تاکہ عوام کو بے بس بنایا جاسکے یہاں تک کہ وہ پرامن احتجاج بھی نہ کرسکیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ واقعی یہ حکومت جھرلو کے ذریعے قائم ہوئی ہے جسے عوام سے بھی دلچسپی اسی بناء پر نہیں۔ اب اگر ایسی اذیت ناک وخوفناک صورتحال کے پیش نظر ڈاکٹر طاہرالقادری عوام کو جگانے کے لئے دوبارہ متحرک ہورہے ہیں تو یہ غلط نہیں ہے۔ وہ تو پہلے بھی کہتے تھے کہ سمجھ جاؤ لوگو! یہ تمہارے ساتھ ہاتھ کرنے والے ہیں ان کی لائی ہوئی جمہوریت دھوکا ہے یہ مامے چاچے تائے ماموں اور بھانجے مل کر عوام کی گردنوں پر سوار ہونے کا فیصلہ کرچکے ہیں مگر انہیں غیر ملکی ایجنٹ کہا گیا اور یہ الزام بھی لگایا گیا کہ وہ ان کو ملنے والے بڑے ریلیف سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے خلاف بعض ٹی وی چینلوں پر ویڈیو فلمیں بھی چلائیں یہ سب مبینہ طور سے بھاری رقوم کے عوض کیا گیا کہ کہیں عوام ان کے لانگ مارچ میں بھرپور شرکت نہ کریں مگر لانگ مارچ ہوا اور ملک کی تاریخ کا واحد لانگ مارچ تھا۔

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری نے ایک بار پھر عوام کو اس نظام سے نجات حاصل کرنے کی دعوت دی ہے جسے بہر حال نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اب عوام کو ایک دوسرے نظام کے جانب لے جایا جارہا ہے جسے چند ہزار لوگ پیچھے بیٹھ کر چلائیں گے لہذا عوام کو ڈاکٹر طاہرالقادری کے باتوں پر توجہ دینا ہوگی۔

سچ کہتے ہیں ڈاکٹر طاہرالقادری کہ اصلاحات سے کچھ نہیں ہوگا اس سے یہ نظام اور مضبوط ہوگا عوام کے گرد ضابطوں کا شکنجہ کس دیا جائے گا۔ ہر برس آئی ایم ایف کی شرائط میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ لہذا عوام اٹھ کھڑے ہوں اور انقلاب لاکر اس چیرنے پھاڑنے والے مکروہ نظام کا بستر گول کردیں۔ ان سرمایہ داروں اور جاگیرداروں نے اندرون خانہ عوام پر مسلط رہنے کا منصوبہ بنالیا ہے کبھی حزب اختلاف اور کبھی حکمران بن کر۔ حرف آخر یہ کہ اب عوام کے لئے ایک ہی راستہ باقی رہ گیا ہے کہ وہ ملک میں انقلاب لے کر آئیں جس میں ہر چیز پر ریاست اور عوام کا یکساں حق ہو۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے اس کے لئے دوبارہ صدا بلند کی ہے جو اس کی طرف متوجہ ہوگا وہ یقیناً فائدے میں رہے گا۔

14۔شہباز انور (روزنامہ ایکسپریس)

(14-1-1): پاکستان تحریک انصاف کی طرف سے ملک میں ہوشربا مہنگائی، حکومت کی غیر حقیقت پسندانہ پالیسیوں اور بری طرز حکمرانی کے خلاف نکالی جانے والی احتجاجی ریلی کے اثرات ابھی سیاسی فضا میں موجود تھے کہ پاکستان عوامی تحریک کے قائد طاہرالقادری نے بھی مہنگائی کے خلاف تاریخی ریلی کا اعلان کردیا اور پھر مقررہ تاریخ کو ان کی اپیل پر شہر کا شہر مال روڈ پر امڈ آیا۔ یہ ریلی بلاشبہ تاریخی ریلی ہی کا درجہ رکھتی تھی کہ حکومت کی طرف سے تمام تر رکاوٹوں، حربوں اور کوششوں کے باوجود، موسم کی شدت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہر عمر کے خواتین وحضرات نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی۔ ناصر باغ سے اسمبلی ہال تک نکالی جانے والی اس ریلی کے لئے حکومت نے اہلکار اور وارڈنز تعینات کررکھے تھے جبکہ سیکورٹی کا انتظام پولیس کے علاوہ عوامی تحریک کے رضا کاروں نے سنبھال رکھا تھا۔ شرکاء کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ شہر میں ٹریفک کا نظام مکمل طور پر درہم برہم ہوکر رہ گیا۔ ریلی کی قیادت ڈاکٹر طاہرالقادری کے صاحبزادے ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کررہے تھے جبکہ اس کے مرکزی، صوبائی اور ضلعی سطح کے عہدیدار بھی پوری طرح

مستعدی کے ساتھ مصروف عمل تھے۔ اس ریلی کی نمایاں بات یہ تھی کہ بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ مکمل طور پر پرامن رہی جس طرح تحریک انصاف کے کارکنوں نے پورے نظم کا مظاہرہ کیا اسی طرح عوامی تحریک، تحریک منہاج القرآن اور اس سے وابستہ ذیلی تنظیموں کے کارکنوں نے بھی پوری ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے اسی طرح پرامن اور منظّم رکھا جس طرح ایک سال قبل گزشتہ دورحکومت میں انتخابی نظام اور کرپشن کے خلاف نکالی جانے والی ریلی اور لانگ مارچ کے موقع پر رکھا گیا تھا۔ ایک اور نمایاں بات یہ تھی کہ اس ریلی میں عوامی تحریک کے قائد خود تو موجود نہیں تھے لیکن ان کی ہدایات اور مانیٹرنگ کینیڈا سے مسلسل جاری تھی جہاں سے انہوں نے ریلی کے شرکاء سے ویڈیو لنک کے ذریعے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے حکمرانوں کی سات ماہ کی کارکردگی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے انہیں انتباہ کیا کہ اگر انہوں نے عوام کو ان کے حقوق نہ دیئے تو وہ خود چھین لیں گے۔ اپنے خطاب میں ڈاکٹر علامہ طاہرالقادری نے حکومت کی جن غیر قانونی پالیسیوں، آئین سے متصادم اقدامات اور عوام دشمن فیصلوں کو موضوع بنایا اور ان کے اخلاقی، قانونی، آئینی اور انسانی جواز کو چیلنج کیا وہ اہل اقتدار کی نااہلیت ثابت کرنے کے لئے کافی تھے۔ حکومت کی طرف سے گزشتہ سات ماہ کے عرصہ کے دوران دہشت گردی کے خاتمے کے لئے کئے جانے والے فیصلوں پر عمل درآمد سے گریز، نجکاری عمل کی غیر شفافیت، سود کے فروغ کے لئے بیروزگار نوجوانوں کو قرضہ دینے کی سکیم کا اجراء، اختیارات کا ارتکاز، وزراء کا بلا استحقاق ہیلی کاپٹر اور دوسرے ذرائع سے سرکاری خزانے پر عیاشی کرنا اور مہنگائی، گرانی، افراط زر، امن وامان اور لاقانونیت کی بگڑتی ہوئی صورت حال ایسے ایشوز تھے کہ جنہوں نے حکمرانوں کے عوامی خدمت کے تمام دعوؤں کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے، گڈ گورننس کا پردہ چاک کرکے رکھ دیا ہے اور نام نہاد جمہوریت کے نام پر شخصی آمریت کو بے نقاب کردیا ہے۔ یہ اسی ریلی ہی کا مثبت ردعمل ہی تھا کہ وزیراعظم میاں نواز شریف بیروزگار نوجوانوں کے لئے قرضہ کی اس سکیم کی شرائط پر نظر ثانی کرنے اور انہیں نرم کرنے پر مجبور ہوگئے جس کی تعریفوں میں وہ خود اور ان کے وزراء تک زمین وآسمان کے قلابے ملاتے نہیں تھکتے تھے۔

عوامی تحریک کی کامیاب ریلی اور اس کے قائد ڈاکٹر طاہرالقادری کے خطاب کے مقابلے میں اگرچہ حکومتی ترجمانوں اور بعض وزراء نے ''جواب آں غزل'' کے طور پر بیانات داغے ہیں لیکن ان کی حقیقت کھسیانی بلی کھمبا نوچے سے زیادہ کچھ نہیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری بھلے ملک سے باہر ہیں اور پارلیمنٹ میں ان کی جماعت کا کوئی حصہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے حکمرانوں کی کمزوری (مہنگائی اور کرپشن) کو اپنے احتجاج کا عنوان دے کر عوامی تائید وحمایت حاصل کرلی ہے۔ عوام کی دکھتی رگ کو چھیڑ کر ان کے دلوں میں حکمرانوں کے خلاف دہکتے الاؤ اور نفرت کو مزید ہوا دے دی ہے۔ 22 دسمبر کو تحریک انصاف کی احتجاجی ریلی (جس میں دو دوسری جماعتیں جماعت اسلامی اور عوامی مسلم لیگ بھی شامل تھیں) کے مقابلے میں کسی دوسری جماعت کی بیساکھیوں کا سہارا لئے بغیر عوامی تحریک نے اس سے کہیں بڑی ریلی نکال کر یہ ثابت کردیا ہے کہ اس کے قائد ڈاکٹر طاہرالقادری اب بھی عوام کے ایک طبقے میں اثرورسوخ رکھتے اور اپنی ایک کال پر ہزاروں کی تعداد میں مردوں اور خواتین کو سڑکوں پر لاسکتے ہیں اور اس ہجوم بے کراں سے شہر کا نظم ونسق تہہ وبالا کرسکتے ہیں۔

15۔ ڈاکٹر علی اکبر الازہری (روزنامہ نوائے وقت)

(1-1-14): لاہور میں مہنگائی کیخلاف PTI اور PAT کی طرف سے یکے بعد دیگرے دو بڑے احتجاج

عوامی غیض وغضب کے اظہار کی خطرناک علامت ہیں۔ پاکستان عوامی تحریک کی طرف سے اتوار 29 دسمبر مال روڈ لاہور پر ہونے والا احتجاج بلاشبہ غیر معمولی تھا۔ ویسے بھی عوامی تحریک کے چیئرمین ڈاکٹر طاہر القادری اب ’’کروڑ نمازیوں کی جماعت‘‘ کا اعلان کر چکے ہیں۔ جسے وہ ملک میں موجود سیاسی نظام میں تبدیلی کی بنیاد قرار دے رہے ہیں۔ دوسرے معنوں میں وہ اب انقلاب کے سفر پر روانہ ہو چکے ہیں۔ اسکے اثرات کیا ہونگے؟ یہ تحریک کس حد تک مؤثر ہوگی ان سوالوں کا جواب وقت خود بتائے گا۔ لیکن عینی شاہدین نے بتایا ہے کہ یہ احتجاج گذشتہ سال 23 دسمبر کو مینار پاکستان پر ہونیوالے بہت بڑے اجتماع کی طرح کافی موثر اور منظّم تھا اسکی تعداد چاہے جتنی بھی ہو مگر یہ بات طے ہے کہ کوئی بھی حکومتی پارٹی لاہور جیسے شہر میں اتنا بڑا اجتماع کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔

ملک میں نظام انتخاب کی جن خرابیوں کی طرف ڈاکٹر صاحب نے گذشتہ سال قوم اور بالخصوص عمران خان کو متوجہ کیا تھا ان کا عملی تجربہ کرنے کے بعد عمران خان نے بارہا ڈاکٹر صاحب کی بات پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔

دونوں جماعتوں اور قیادتوں کے درمیان اگرچہ مشترکات بھی ہیں مگر انکے اجزائے ترکیبی میں خاصا فرق ہے، مثلا PTI میں متحرک لوگوں کی اکثریت مختلف سیاسی جماعتوں سے ہو کر اپنی قسمت آزمانے عمران خان کی سونامی میں شامل ہوئی ہے مگر ڈاکٹر طاہر القادری کے کارکن شروع سے مذہبی اور ملکی فریضہ سمجھتے ہوئے ان کی آواز پر لبیک کہہ رہے ہیں۔ دوسرا بڑا فرق یہ ہے کہ عمران الیکشن کمیشن کی دھاندلی کا دکھ سمیٹ کر بھی اسی نظام سے جمہوریت کے پودے پر پھل کی امید لگائے بیٹھے ہیں جبکہ ڈاکٹر صاحب نے علمی اور عملی دلائل اور شواہد کی بنیاد پر اس نظام کو ختم کرکے نئے ڈھانچے کی بات کی ہے۔ اس سے قبل وہ متناسب نمائندگی کے نظام انتخاب کی بات بھی کر چکے ہیں مگر کل کے خطاب میں انہوں نے ایک خالص انقلابی لیڈر کے لہجے میں مقتدر سیاسی خاندانوں اور قوتوں کو سخت پیغام دیا ہے۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا کہ اگر وہ عوام کو اسی طرح انقلابی تبدیلیوں کی طرف آمادہ کرتے رہے تو موجودہ مہنگائی اور تباہ کن مسائل انکے کام کو آسان کر دینگے اور حکومت تمام وعدوں اور دعووں کے باوجود عوام کو آئندہ الیکشن تک گھروں میں نہیں روک سکے گی۔ آئندہ سال کے سیاسی موسم میں حکومت کی کارکردگی بنیادی رول ادا کریگی، اگر لوگ کسی ٹھوس تبدیلی کا مشاہدہ کریں گے اور انہیں زندگی کی تلخیوں میں کسی قدر اطمینان کا احساس ہوگیا تو انقلاب کی ہوا خود سرد پڑ جائے گی لیکن بدبودار نظام پر پروان چڑھنے والے درختوں سے میٹھے پھل کی امید کم ہی نظر آتی ہے۔ ان احوال اور امکانات کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ نیا سال سیاسی گہما گہمی کا سال ہوگا۔ اگر ڈاکٹر طاہر القادری کروڑ نمازیوں کی ’’جماعت‘‘ لے کر اسلام آباد میں پھر جلوہ افروز ہونے میں کامیاب ہو گئے تو یہ پہلے مارچ سے مختلف منظر ہوگا۔

16۔ مقصود اعوان (روزنامہ جنگ)

(1-2-14): اتوار کے روز لاہور میں پاکستان عوامی تحریک کے زیر اہتمام مہنگائی کے خلاف احتجاجی ریلی ایک بڑا سیاسی شو تھا۔ لاہور کی مال روڈ پر ایک طویل عرصے کے بعد اتنی بڑی تعداد میں لوگ نظر آئے۔ یہ ایک متاثر کن سیاسی اجتماع تھا جس کے ذریعے ڈاکٹر طاہرالقادری نے پاکستانی سیاست میں تقریباً ایک سال بعد ایک نئی انٹری ڈالی۔ مہنگائی کے ایشو پر گزشتہ پندرہ روز میں یہ دوسرا احتجاجی مظاہرہ تھا۔ لیکن بہت واضح طور پر طاہرالقادری، عمران خان سے بازی لے گئے۔ فیصل چوک سے ہائی کورٹ تک ہزاروں لوگ گھنٹوں طاہرالقادری کے منتظر رہے جنہوں نے کینیڈا سے

ویڈیو لنک کے ذریعے خطاب کیا۔ طاہرالقادری کی ریلی سے حکومتی حلقوں میں تشویش بھی پائی جاتی ہے کیونکہ وہ جب بھی متحرک ہوتے ہیں اس کے ملکی سیاست پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت کے آخری دنوں میں انہوں نے جو لانگ مارچ کیا اس کا پلیٹ فارم ان کا مذہبی ونگ منہاج القرآن تھا لیکن حالیہ نئی تحریک کے لئے انہوں نے اپنی سیاسی جماعت پاکستان عوامی تحریک کو نئے سرے سے فعال کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ آئندہ ملکی سیاست میں بھی بھرپور عملی کردار ادا کرنے جا رہے ہیں۔

17۔فرخ سعید خواجہ (روزنامہ نوائے وقت)

(2-1-14): رواں ہفتے لاہور میں پاکستان عوامی تحریک نے ایک مرتبہ پھر ''سیاست نہیں ریاست بچاؤ'' کا نعرہ لگا کر شہر کے تاریخی مرکز ناصر باغ سے فیصل چوک اسمبلی ہال تک ریلی نکالی لیکن اس ریلی کی قیادت شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری کی بجائے ان کے صاحبزادے ڈاکٹر حسین محیّ الدین نے کی۔ شیخ الاسلام نے ریلی کے شرکا سے ویڈیو لنک کے ذریعے کینیڈا سے خطاب کیا۔ ریلی میں ہزاروں لوگ شریک تھے اور ان کا جوش و جذبہ قابل دید تھا۔ بلاشبہ یہ ریلی پچھلے ہفتے لاہور میں پاکستان تحریک انصاف کی ناصر باغ سے ہائیکورٹ تک نکالی جانے والی ریلی سے بڑھ کر تھی جو تعداد میں بھی اور جذبات میں بھی اپنے جوبن پر تھی۔ ڈاکٹر طاہرالقادری ہمیشہ سے ہی انقلاب کے داعی رہے ہیں اور اس ریلی سے خطاب میں انہوں نے اپنے خیالات کا اعادہ کیا کہ پاکستان کے آئین کی آرٹیکل 38 کے تحت انہوں نے پرامن انقلاب کے لئے تحریک کا آغاز کر دیا ہے۔ شیخ الاسلام نے حکمرانوں اور ان کی پالیسیوں کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ ان کا

کہنا تھا کہ وہ پاکستان کو قائداعظم کا پاکستان بنانا چاہتے ہیں اور اس ملک کو قائداعظم کا پاکستان بنا کر دم لیں گے جس کے 35 صوبے ہوں گے۔ ان کی بعض باتوں سے اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن مجموعی طور پر ان کی تقریر عوام کے حقوق اور بہتری کی خواہشات پر مبنی تھی۔ پاکستان عوامی تحریک کی اس ریلی سے یہ ثابت ہو گیا کہ شیخ الاسلام کے پیروکار ان پر فدا ہیں جس نے پاکستان عوامی تحریک کو ایک جاندار تنظیم میں تبدیل کر دیا ہے۔

18۔ اقبال احمد۔ آکسفورڈ (روزنامہ جنگ۔ لندن)

(26-12-13): پاکستانی انتخاب کو مکمل ہوئے تقریباً سات ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے اور میں اب بھی ان وعدوں کی تکمیل کا منتظر ہوں۔ میں اب بھی ان سنہری خوابوں کی تعبیر دیکھنے کی امید لگائے بیٹھا ہوں جن کے حصول کے لئے ابھی تک مجھے کوئی سمت کا تعین بھی نظر نہیں آ رہا سب کچھ ایک دائرے کے اندر گھومتا پھرتا دکھائی بھی دے رہا ہے اور محسوس بھی ہو رہا ہے۔ ہر دوسرے روز صرف اتنی خبر ملتی ہے کہ وزیراعظم پاکستان یا وزیراعلیٰ پنجاب بمع اہل و عیال کسی نہ کسی غیر ملکی دورے پر روانہ ہو رہے ہیں، میں ان لوگوں کو ڈھونڈ رہا ہوں جنھوں نے انتخابی مہم کے دوران مجھ جیسے کروڑوں لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ وہ وطن عزیز کی لوٹی ہوئی دولت واپس لائیں گے، توانائی کے بحران کو فوری طور پر حل کریں گے، معیشت کا پہیہ دوبارہ چلا دیں گے، امن و امان کو عام کریں گے، بیروزگاری کو جلاوطن کر دیں گے اور سب سے بڑھ کر فلاں کو چوراہے میں لٹکا دیں گے اگر کچھ ایسا نہ کر سکے تو خود کا نام بدل دیں گے۔ پاکستان عوامی تحریک کے ڈاکٹر طاہرالقادری نے بار بار متنبہ کیا، دہائی دی، جلسے کئے، لانگ مارچ کئے، لیکن ہم نے ان لیڈروں کے وعدوں اور میڈیا کے ایک خاص حصے کے نقطہ نظر کو زیادہ باوزن جانا بالکل اسی اصول کے تحت جیسے جمہوریت میں اکثریت ووٹوں کو ہمیشہ فتح ملتی ہے۔ لیکن اب جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے میرے تبدیلی والے رہنما عمران خان کے تبدیل شدہ نقطہ نظر کی طرح میری سوچ بھی تبدیل ہوتی جا رہی ہے۔ میں اور مجھ جیسے لاکھوں پی ٹی آئی کے کارکنوں نے چاہتے ہوئے بھی ڈاکٹر طاہرالقادری کے لانگ مارچ میں محض اس لئے شرکت نہیں کی کہ ہمارا لیڈر تبدیلی لانے کے لئے منزل کے دروازے پر کھڑا تھا اور میڈیا سمیت تمام سیاست دان بھی بتا رہے تھے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری اقتدار کے لئے بیرونی طاقتوں کے ہاتھوں کھیل رہے ہیں، وہ غیر ملکی بے وفا پاکستانی ہے، وہ حالات و واقعات کے ساتھ موقف اور نقطہ نظر بدلتا ہے، آج سات ماہ کے بعد ڈاکٹر طاہرالقادری کا ایک ایک لفظ پھر زبان عام ہو رہا ہے۔ نہ صرف پاکستان کے مخصوص دانشور، قلم کار اور اینکر بلکہ ہمارے ہردلعزیز عمران خان سمیت کم و بیش سب نہ صرف ڈاکٹر طاہرالقادری کی تمام پیش گوئیوں کو سچ کہہ رہے ہیں بلکہ موجودہ حکمرانوں کو سدھارنے کے لئے یہ نعرہ دھمکی کے طور پر استعمال کر رہے ہیں کہ اس سے پہلے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری جماعت کھڑی ہونے کے لئے امامت کا اعلان کر دیں اپنا قبلہ درست کر لو کیونکہ عوام اب کی بار موجودہ انتخابی نظام کو دوبارہ آزمانے کے لئے تیار دکھائی نہیں دے رہے۔ گزشتہ حکومت کو توڑتے جوڑتے پانچ سال کا عرصہ مل گیا لیکن موجودہ حکمرانوں کو شاید یہ عوامی صبر میسر نہ آ سکے۔ اگر ڈاکٹر قادری کے مطالبہ کے مطابق آئین کی شق 63/62 کو عملاً اور حقیقتاً نافذ کیا جاتا اور اس کی روح کے مطابق امیدواروں کو اس چھلنی سے گزار دیا جاتا تو اب تک کم از کم کرپشن کے مسائل حل ہونے کی جانب اپنی سمت کا تعین کر چکے ہوتے۔

19۔عرفان صدیقی (ٹوکیو) (روزنامہ جنگ)

(23-10-13): نماز کے بعد ایک بار پھر اپنے جاپانی دوست کے قریب پہنچا اور ان سے صحافت کے حوالے سے اپنا تعارف کرانے کے بعد دین اسلام میں ان کے داخلے کی وجہ دریافت کرتے ہوئے عرض کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ اردو، انگریزی اور عربی سے عدم واقفیت کے باوجود دین اسلام میں داخل ہوئے؟ میرا یہ نومسلم جاپانی دوست مجھے دیکھ کر مسکرایا اور پاس ہی موجود کرسی پر بیٹھے ہوئے گویا ہوا، جس مسجد میں ہم نے نماز جمعہ ادا کی ہے اس کا نام مرکز منہاج القرآن ہے، میرا اس مسجد اور اس کے منتظمین سے بہت گہرا تعلق ہے، کچھ عرصہ قبل گھر والوں سے اختلافات کے بعد مجھے گھر چھوڑنا پڑا، بہت کچھ ہونے کے باوجود خالی ہاتھ گھر سے نکلا تھا کچھ معلوم نہیں تھا کہ کیا کرنا ہے اور کہاں جانا ہے اسی پریشانی کی حالت میں چلتے ہوئے میں مسجد کے قریب پہنچ چکا تھا اسی دوران اس مسجد کے منتظمین میں شامل ایک پاکستانی بھائی نے مسجد کے قریب دیکھ کر مجھ سے دریافت کیا حضور آپ کچھ پریشان لگتے ہیں اگر میں آپ کی کچھ مدد کرسکوں تو حاضر ہوں۔ تاہم شرم اور انا کے باعث میں ان سے اپنی پریشانی بھی بیان نہ کرسکا اس کے باوجود وہ مجھے مسجد میں لے گئے، کھانے اور کپڑوں کا بندوبست کیا اور کئی روز تک مجھے مہمان خانے میں رکھا اور کبھی مجھ سے کسی طرح کا کوئی تقاضا کیا اور نہ ہی اپنے مذہب میں داخل ہونے پر زور دیا تاہم میں ضرور جاننا چاہتا تھا کہ ایسا کون سا مذہب ہے جو غیروں کے ساتھ ایسی ہمدردی کا سبق دیتا ہے،کون سے مذہب کی ایسی تعلیمات ہیں جو غیر مسلم کو مسلمان ہونے پر مجبور کئے بغیر اس کی مشکلات میں مدد کرنے کی تلقین کرتی ہیں انہی سوچوں کے ساتھ میں نے مرکز منہاج القرآن جانا شروع کیا تو دیکھا وہ مسلمان جن کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ دولت سے نوازا ہے وہ مسجد کے باہر نمازیوں کے چپلیں سیدھی کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں، ہر ہفتے درس قرآن کے بعد سینکڑوں لوگوں کے کھانے کے انتظامات میں ہر آدمی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے اور کئی لوگ باری نہ آنے کے باعث مایوس نظر آتے ہیں۔ اللہ کے نام پر خرچ کرکے لوگ خوشی محسوس کرتے ہیں، یہ سب میرے لئے حیران کن تھا میں دین اسلام کے بارے میں مزید کچھ جاننا چاہتا تھا جس کے لئے میں نے اپنے محسن انعام الحق صاحب سے درخواست کی جنہوں نے مجھے منہاج القرآن کے سربراہ ڈاکٹر طاہرالقادری کا جاپانی زبان میں ترجمہ کیا ہوا دین اسلام کے متعلق لٹریچر فراہم کیا جس نے میری زندگی میں واضح تبدیلی پیدا کی اور میں دین اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہوکر اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ میرا یہ نومسلم جاپانی دوست خاموش ہوچکا تھا صورتحال میری سمجھ میں آچکی تھی جو بلاشبہ میرے لئے جذبہ ہمدردی اور ایثار کے ذریعے دین اسلام کے فروغ کی یہ بہترین مثال تھی۔ دوسری جانب منہاج القرآن اور ڈاکٹر طاہرالقادری کے حوالے سے کئی واقعات میرے ذہن میں تازہ ہوگئے تھے جس میں سے چھ سال قبل دورہ لندن کے دوران پیش آنے والا واقعہ اپنی مثال آپ ہے، چھ سال قبل میں لندن میں عزیز سے ملاقات کے لئے ایشیائی کمیونٹی کے حوالے سے معروف ایک لندن کے متوسط علاقے میں پہنچا مجھے بتایا گیا تھا کہ اسٹیشن سے پانچ منٹ کی پیدل مسافت پر نماز ادا کرکے گھر چلیں گے لیکن میرے لئے حیرانی کی بات یہ تھی کی اسٹیشن سے پانچ منٹ کے مسافت کے دوران مجھے پانچ مساجد نظر آئیں اور ہر مسجد ایک مختلف فرقے کے افراد کی تعمیر کردہ تھی تاہم اس سے زیادہ حیرانی کی بات یہ تھی کہ پانچ منٹ کے بعد جس مسجد کے اندر میں داخل ہوا اس میں پانچوں فرقوں کے نمازی موجود تھے اور وہ مسجد منہاج القرآن کے زیر انتظام تھی جہاں تمام اہل مسلم چاہے ان کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو کو عبادت کرنے کی

اجازت تھی، اسی طرح کی صورتحال کا سامنا مجھے کینیڈا اور ملائیشیا کے سفر کے دوران بھی ہو چکا ہے، دنیا بھر میں غیر ملکی اور غیر مسلم افراد اسلام کو صرف مذہب اسلام ہی سمجھتے ہیں ان کی نظر میں تمام کلمہ گو لوگ مسلمان ہیں تاہم یہ مسلمان ہی ہیں جو آپس میں فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور ہر فرقہ اپنے آپ کو دوسرے فرقے کے مسلمان سے بہتر مسلمان ہونے پر یقین رکھتا ہے تاہم ڈاکٹر طاہرالقادری کی سربراہی میں چلنے والی تنظیم تحریک منہاج القرآن فرقہ واریت سے گریز کا سبق دیتی ہے اور دنیا بھر میں مساجد اور کمیونٹی سینٹر کا بہترین انفراسٹرکچر تیار کر چکی ہے اور تعلیم یافتہ علمائے کرام جن کا عمل اور کردار دین اسلام کی تعلیمات کے عین مطابق ہے کی بہت بڑی تعداد دنیا بھر میں منہاج القرآن کے زیرانتظام مساجد اور کمیونٹی سینٹر میں خدمات انجام دے رہے ہیں جبکہ ڈاکٹر طاہرالقادری اپنی دین اسلام کے لئے دی جانے والی خدمات کے باعث پاکستان سمیت دنیا بھر میں اپنے چاہنے والوں کا بہت بڑا حلقہ پیدا کر چکے ہیں جس کی مثالیں ان کے گزشتہ دورہ بھارت میں مل چکی ہے جہاں کئی مرتبہ بیس لاکھ یا اس سے بھی زائد افراد ان کے خطبات سننے کے لئے موجود رہتے ہیں جبکہ گزشتہ اتوار لاہور میں ہونے والے جلسے نے پاکستان میں بھی کئی طاقتوں کو نیند سے بیدار کر دیا ہے تاہم ڈاکٹر طاہرالقادری سے ایک درخواست ہر چاہنے والا کرتا ہے کہ سیاست کرنے والوں پر سیاست نہیں ریاست بچانے کے لئے دباؤ ضرور ڈالیں لیکن سیاست میں خود داخل ہونے سے ضرور گریز کریں تاکہ دنیا بھر میں ان کی عزت اور احترام اسی طرح برقرار رہے۔

20۔خوشنود علی خان (روزنامہ جناح)

(6-8-13): جہاں کسی نیک عمل کے نتیجے میں آپ کو زمین و آسمان کے درمیان کوئی رشتہ، رابطہ قائم ہوتا نظر آئے، سمجھ لیں۔ زمین کے اس حصے یا ٹکڑے پر کوئی ایسا عمل ضرور ہو رہا ہے جو رب کو بہت پسند ہے۔ آپ میں سے وہ لوگ جنہیں عموماً بیت اللہ کا دیدار نصیب ہوتا ہے، رات کو یہ منظر اس وقت نظر آتا ہے جب آپ مغرب یا عشاء پڑھ کر بیت اللہ میں بیٹھتے ہیں۔ ابابیل آتے ہیں اور تیزی سے بیت اللہ کے اردگرد سے گزر جاتے ہیں۔ لیکن وہ تو بیت اللہ ہے مگر ذکر رسول ﷺ خصوصاً تسلسل سے جہاں درود پاک پڑھا جا رہا ہو۔ وہاں آپ کو یہ منظر ضرور دیکھنے کو ملے گا۔ کل رات تقریباً 11 بجے میں اپنی ٹیم کے ارکان اور اپنے بڑے صاحبزادہ بیرسٹر عمار خوشنود کے ساتھ بغداد ٹاؤن پہنچا جہاں سجائے جانے والے شہر اعتکاف میں 30 ہزار لوگ موجود تھے۔ جب میں شہر اعتکاف میں داخل ہوا تو ذکر رسول ﷺ

انتقال پُرملال: گذشتہ ماہ مرکزی سیکرٹریٹ اور اس سے ملحقہ اداروں میں خدمات سرانجام دینے والے درج ذیل احباب کے اعزاء و اقارب قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆محترم رانا نفیس حسین قادری (ناظم تحریک کراچی) اور محترم رانا عتیق الرحمٰن (شعبہ آڈٹ مرکزی سیکرٹریٹ) کے بڑے بھائی محترم رانا شفیق الرحمٰن (سعودی عرب) ☆محترم صاحبزادہ افتخار الحسن (منتظم گوشہ درود) کے چچا

☆محترم ظفیر ہاشمی (FMRi) کی والدہ ☆محترم سعید اختر (نائب ناظم اجتماعات) کے برادر ان لاء

☆محترم محمد سلیم پاکستانی (سابق ممبر IT بیورو) کے والد محترم

مرکزی قائدین و جملہ سٹاف ممبران لواحقین کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

جاری تھا۔ یعنی فضا درود پاک سے معطر تھی اور لگتا تھا کہ ہر طرف رحمتوں کا نزول ہے۔ تعداد کے اعتبار سے پوری دنیا میں بیت اللہ کے بعد اس شہر اعتکاف میں سب سے زیادہ لوگ شرکت کرتے ہیں۔ مجھے تو لگتا ہے کہ اصولاً تین چار ماہ تو اتنے بڑے اجتماع کے لئے چاہیئے ہوتے ہیں کہ اس کی تیاری کی جائے۔ بہر حال میں نے جو وہاں دیکھا وہ حیران کن ہے۔ انتظامات، ماحول ہر حوالے سے لاجواب۔ مجھے بھی 40 ہزار کے اس اجتماع سے خطاب کا موقع ملا۔ چاہوں تو اس اجتماع پر کئی دن لکھتا رہوں۔ گزارش صرف اتنی ہے کہ ابھی دو تین دن کا اعتکاف باقی ہے۔ شہر اعتکاف جاکر دیکھئے تو سہی!

21۔ محمد اویس خوشنود (روزنامہ جناح)

(5-8-13): آج تحریک منہاج القرآن کے سربراہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے خطاب کی خبر میں ایک بہت بڑی خبر پوشیدہ ہے۔۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں۔ دسمبر میں جلسہ اور جنوری میں لانگ مارچ کرکے اذان دی تھی، جماعت ہونا ابھی باقی ہے۔ جماعت سے ان کی مراد۔۔ کوئی نعرۂ مستانہ ہے اور پھر جس ضرب کی وہ بات کررہے ہیں اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کوئی حتمی کال دینے والے ہیں۔ پچھلے کچھ دنوں سے سوشل میڈیا پر یہ بحث ہورہی ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے دھرنے کے وقت عمران خان سے جو غلطی ہوئی تھی وہ اب نہیں ہوگی۔ لہذا خبر اس میں یہ ہے کہ تحریک منہاج القرآن کسی بڑے معاملے کے لئے تیار ہے۔ تحریک منہاج القرآن کا ذکر ہے تو عرض کردوں کہ جناب طاہرالقادری نے ٹاؤن شپ کے ایریا میں 30 ہزار لوگوں کا جو شہر اعتکاف آباد کیا ہے۔ پاکستان میں تو شاید کسی دوسری جماعت کی یہ استعداد ہی نہیں (سوائے تبلیغی جماعت کے) جو اتنا بڑا اجتماع کرسکے۔ لہذا وہ لوگ جو یہ تبصرہ کررہے تھے کہ تحریک منہاج القرآن کے کارکن اسلام آباد کے دھرنے سے مایوس ہوئے۔ انہیں ٹاؤن شپ جاکر دیکھنا چاہئے کہ منظر کیا ہے۔ برسبیل تذکرہ یہ عرض کرتا چلوں کہ حضرت علامہ طاہرالقادری اگر بھارت کے کسی حصے میں یہ شہر اعتکاف قائم کریں تو ممکن ہے وہاں تعداد لاکھوں میں ہو اور وہ یہی کیفیت ایران میں بھی برپا کرسکتے ہیں۔ سری لنکا، نیپال، مالدیپ، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا۔ ان سارے ملکوں کی کیفیات سے تو آپ سارے آگاہ ہیں۔ میرا مدعا یہ ہے کہ ایک انقلاب تیار ہے جسے آپ مصطفوی انقلاب کہہ سکتے ہیں۔

22۔ مولانا بوستان القادری (روزنامہ جنگ۔ لندن)

(29-8-13): حضرت شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اپنی اصلاحی، احیائی اور تجدیدی تحریک منہاج القرآن کے ذریعے ملت اسلامیہ کی تعمیر ترقی اور مذہبی، سماجی، سیاسی، علمی، فکری روحانی اور اعتقادی زندگی کے احوال و کوائف کا گہرا تجزیہ کررہے ہیں اور انسانیت اور مسلمانوں کے انفرادی و اجتماعی زندگی کے امراض کی نشاندہی کرکے ان کا کامیاب علاج تجویز کررہے ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کسی خاص طبقہ کو اپنی توجہ کا مرکز نہیں بناتے بلکہ تمام مکاتب فکر کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کررہے ہیں اور تمام مکاتب فکر کے عقائد و نظریات کو قرآن و سنت کے ترازو میں تول کر توازن و اعتدال کے لئے ہموار کررہے ہیں۔ دفاع شان صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں شیعہ، سنی کے مابین صدیوں پرانے اختلافات کو توازن و اعتدال کی شاہراہ پر گامزن کرنے کی مصلحانہ و مجددانہ کاوش کی ہے۔ یہ تاریخی خطابات امت مسلمہ کے لئے ایک عظیم سرمایہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان خطابات کی چند

نمایاں خصوصیات میری نظر میں یہ ہیں کہ ان خطابات کا انداز مناظرانہ اور مجادلانہ کی بجائے مصلحانہ اور خیر خواہانہ ہے۔ امت مسلمہ کے دونوں دھڑوں شیعہ وسنی میں تصفیہ کروانے کے لئے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے یہ خطابات امت مسلمہ کی ہمدردی، دردمندی اور عالمی سطح پر فرقہ وارانہ چپقلش سے بچانے کے لئے اور پوری دنیا میں مسلمانوں کو متحد کرنے کے لئے اور تاریخ اسلام کو پروقار بنانے کے لئے اور عالمی سطح پر مسلمانوں کو جگ ہنسائی سے بچانے کے لئے ریسرچ وتحقیق سے پوری طرح ہم آہنگ ہیں، مسئلہ خلافت پر ہونے والے اختلافات کو مسئلہ خلافت آدم اور مسئلہ ملائکہ مقربین اور شیطان رجیم کے تناظر میں حضرت شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس حقیقت کو سمجھانے اور سلجھانے کی بصیرت افروز کوشش کی ہے۔ یہ طرز استدلال اچھوتا بھی ہے اور منفرد بھی ہے۔ باغ فدک کی حقیقت کو قرآن وحدیث اور عقلی ونقلی دلائل کی روشنی میں شیخ الاسلام نے بیان کیا ہے اور مختلف روایات پر جرح وتعدیل کی ہے اور روایات میں جو تطبیق کی ہے وہ محدثانہ اور محققانہ ہے۔ حدیث قرطاس کی مختلف روایات پر جرح وتعدیل محدثانہ اور محققانہ ہے اور ہر اعتراض کا جواب تسلی بخش دیا ہے اور ہر طرح کے شکوک وشبہات کا کامیاب ازالہ کیا ہے۔ حضرت شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے حضرت سیدنا عمر فاروقؓ پر ہونے والے اعتراض کا جس انداز میں محاکمہ کیا ہے اور من گھڑت روایات کا رد کیا ہے یہ شاندار خطابات حضرت شیخ الاسلام کی مجددانہ اور مصلحانہ کاوش قرار پاتے ہیں۔ صحابہ واہلبیت کے باہمی تعلقات اور رشتہ داریوں کے حوالے سے حضرت شیخ الاسلام کے خطابات اپنی مثال آپ ہیں۔ الغرض شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری شان اہل بیت، شان صحابہ اور پھر ان مقدس شخصیات پر ہونے والے منفی سوالوں اور اعتراضات کے جوابات جس انداز میں دیتے ہیں یہ تمام لوگوں کے لئے ایک رہنما کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اہلسنت کے عقائد ونظریات کا جس محققانہ مصلحانہ اور مجددانہ شان کے ساتھ دفاع کیا ہے اس پر ہم تمام سنی علماء ومشائخ انہیں سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تمام علماء اہلسنت کا سرفخر سے بلند کر دیا ہے۔

❁❁❁❁

"طاہرالقادری ٹھیک کہتے تھے"

ملک کے نامور دانشور حضرات اور کالم نگاران کی آراء

گذشتہ سال تاریخی لانگ مارچ کا اختتام حکومت وقت کے جن وعدوں پر ہوا تھا ان میں سے ایک الیکشن کمیشن کی تشکیل جدید تھی تاکہ ملک میں نظام انتخاب میں مطلوبہ تبدیلی ممکن بنائی جاسکے۔ مگر ہم سب جانتے ہیں کہ حکومت سمیت عدلیہ نے بھی اس جائز مطالبے پر کان نہ دھرے۔ چنانچہ پاکستان عوامی تحریک نے نہ صرف فرسودہ سیاسی وانتخابی نظام کے تحت منعقد ہونے والے انتخابات کو غیر آئینی قرار دیا بلکہ اس نظام کو بھی حقیقی جمہوری نظام سے بدلنے کا مطالبہ کیا۔ تاریخ اور حالات نے ثابت کیا کہ شیخ الاسلام کا اس کرپٹ سیاسی وانتخابی نظام کے خلاف اعلانِ بغاوت فیصلہ صحیح تھا۔ علاوہ ازیں شیخ الاسلام کے ان انتخابات کے نتیجہ میں قائم ہونے والی حکومت، کرپشن اور اپنے ذاتی و سیاسی مفادات کو تحفظ دینے کے لئے حکومت و اپوزیشن کا مک مکا اور اس طرح کی دیگر کہی ہوئی باتیں درست ثابت ہوئیں۔ متعدد سیاستدانوں، دانشور حضرات، غیر جانبدار تجزیہ نگاران نے بھی اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے۔ ذیل میں اسی ضمن میں چند سینئر کالم نگاروں کی نگارشات قارئین کی نذر کی جارہی ہیں:

1۔ ایاز امیر (روزنامہ جنگ)

ا۔ (5-10-13): ہمارے ہاں جو جتنا بڑا لٹیرا ہوگا، اتنا ہی وہ اپنی بے گناہی کے دعوے کرے گا۔ کچھ لوگ شاید ٹھیک کہتے تھے کہ جب تک امیدوار جانچ پڑتال کے مراحل سے نہیں گزریں گے، انتخابی عمل بے معنی ثابت ہوگا۔ اگر بنکوں کے نادہندگان کو انتخابی عمل سے باہر کردیا جاتا تو اس وقت موجودہ رہنماؤں میں سے نصف کے قریب باہر بیٹھے ہوتے۔ بنک قرضہ جات کے نادہندگان ہونے کا الزام گلی محلے کی سیاست کا نعرہ نہیں ہوتا ہے، اس کے ثبوت بنک کے پاس محفوظ ہوتے ہیں لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اب احتساب کون کرے گا؟ ڈاکٹر طاہرالقادری نے امیدواروں کی جانچ پڑتال کا پرزور مطالبہ کیا تھا اور وہ اس مقصد کے لئے احتجاجی جلوس لے کر اسلام آباد بھی گئے تھے لیکن اس وقت میڈیا اور سیاسی طبقے نے انہیں مذاق کا نشانہ بنایا۔

علامہ صاحب نے عمران خان کو بھی اپنے ساتھ شامل ہونے کی دعوت دی۔ کیا وہ یہ سوچ رہے تھے کہ پی ٹی آئی میں انقلاب کی چنگاری موجود ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ پی ٹی آئی کے تمام کارکنان لانگ مارچ میں شریک ہونے کے لئے تیار تھے لیکن پارٹی کے بڑوں، جو کج فہم روایتی سیاست دان ہیں، نے اس خیال کی سختی سے مخالفت کی۔ چنانچہ وہ

موقع ضائع ہوگیا اور قوم انتخابات کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے بعد پھر وہی ہوا جس بات کا ڈر تھا انتخابات کے ذریعے پرامن انتقال اقتدار کا مرحلہ طے ہوگیا اور سیاسی ناقدین نے اسے قومی زندگی کا اہم ترین واقعہ قرار دیا، مگر اب قوم ''اشک رواں کی نہر ہے اور ہم ہیں دوستو'۔۔۔ کی عملی تصویر بنی ہوئی ہے۔

۲۔ (12-10-13): اگرچہ پی پی پی اور پی ایم ایل (ن) کے نظریات مختلف ہیں لیکن احتساب کے معاملے میں وہ یک جان دو قالب ہیں ان کا خیال ہے کہ ماضی کو کریدنا مناسب عمل نہیں ہے چنانچہ ایسے معاملات پر مٹی پاؤ ہی بہترین حکمت عملی ہے۔ ملکی دولت لوٹنے والوں کو گھسیٹنے اور رقم واپس لے کر لوگوں کو لوٹانے کے دعوؤں کو شاید ہی کسی نے سنجیدگی سے لیا ہو۔ انتخابات سے پہلے ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا تھا کہ جمہوری عمل کی آڑ میں بڑی جماعتوں کا مک مکا ہونے جارہا ہے لیکن ہم سب نے انکا مذاق اڑایا۔ یہ کہا گیا کہ وہ دفاعی اداروں کا کھیل کھیل رہے ہیں، کبھی کہا گیا کہ ان کو پاشا صاحب سے ہدایات ملتی ہیں۔ کچھ کو خدشہ حقیقت کا روپ دھارتا ہوا محسوس ہوا کہ احتجاجی لانگ مارچ دراصل 111 بریگیڈ کا ہراول دستہ ہے۔

ہم بار بار انہی سیاستدانوں اور جماعتوں کے وعدوں کا اعتبار کر لیتے ہیں جن کے وعدوں کی حقیقت کو ہم اچھی طرح جانتے ہوتے ہیں۔

2۔ افتخار احمد (روزنامہ جنگ)

ا۔ (13-10-13): ہم نے ڈاکٹر طاہرالقادری پر بڑی تنقید کی۔ جو ملک میں عدلیہ کی آزادی کا نعرہ بلند کرتے رہے افسوس کہ ان کے تمام اندازے جن کو ہم غلط سمجھتے تھے، درست نکلے۔ واقعتاً اس نظام کے ہوتے ہوئے منصفانہ اور شفاف انتخابات منعقد ہو ہی نہیں سکتے۔

عمران خان نے مئی 2013ء کے عام قومی انتخابات سے پہلے ڈاکٹر طاہرالقادری کے ساتھ متوقع اتحاد سے علیحدگی اختیار کر لی تھی۔ آج وہ وقفے وقفے سے ڈاکٹر صاحب کے موقف کی تائید میں آواز بلند کرتے رہتے ہیں۔ موجودہ انتخابی نظام کے معاملے میں گویا پاکستانی میڈیا نے اس وقت شیخ الاسلام کو آڑے ہاتھوں لیا تھا لیکن وہ جو کچھ کہتے رہے وقت نے اس کی تصدیق کی۔ موجودہ الیکشن کمیشن پر ڈاکٹر طاہرالقادری کی عوامی تحریک کے اٹھائے گئے اعتراضات کی بنیادی جھلکیوں پر ایک بار پھر نظر ڈالتے چلے جانے میں کوئی حرج نہیں! موجودہ الیکشن کمیشن پر عوامی تحریک کے اعتراضات پر مبنی اجمالی خاکے میں ان تقریباً 27 ہزار کاغذات نامزدگی کی جانچ پڑتال کو ہدف بنایا گیا تھا جن میں ٹیکس چوری، قرض نادہندگی، اثاثوں کے غلط اعلان یا جھوٹ کا ایک واقعہ بھی پکڑا گیا نہ منظر عام پر آیا بلکہ اس قسم کے سوالات کئے گئے جو مضحکہ خیز تھے اور جن کی بنا پر پورے ملک میں یہ تاثر پایا گیا کہ ریٹرننگ افسروں کا رویہ غیر سنجیدہ ہے۔ کیا الیکشن کمیشن کی غیر آئینی تشکیل کا مقصد ہی اپنے سرپرستوں کے مفادات کا تحفظ کرنا تھا یا کیا ضعیف العمر چیف الیکشن کمشنر، غیر آئینی الیکشن کمیشن اور مک مکا نگران حکومت کے پاس اقتدار کے سٹیک ہولڈرز کو چیلنج کرنے کے اختیارات اور حوصلہ ہی عنقا تھا۔

عوامی تحریک نے اس اجمالی خاکے میں خاص طور پر سوال اٹھایا تھا ''اسٹیٹ بنک کی تیار کردہ ڈیفالٹرز لسٹیں کدھر گئیں؟ یہ لسٹیں بکسوں میں بھر کر کمیشن کو پہنچائی گئی تھیں۔ نیب کا تیار کردہ چوروں کا ڈیٹا کدھر گیا؟ ایف بی آر کی تیار کردہ ٹیکس چوروں کی لسٹ کو زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا؟ گزشتہ 3 سال کے ٹیکس گوشوارے جمع نہ کروانے والا الیکشن

نہیں لڑسکے گا، کا اصول کہاں دفن کردیا گیا؟ جعلی ڈگریوں والے اسمبلیوں میں نہیں جاسکیں گے۔ یہ دعویٰ کس حشر سے دوچار ہوا؟ اربوں کھربوں ہڑپ کرنے والوں کی اہلیت کو آئین کی 62اور 63 شق کے آئینے میں جانچنے کے بجائے کلمے اور دعائیں سنی گئیں۔شادیوں کی تعداد اور بے مقصد سوالات پوچھے گئے‘‘۔

2013ء کے ان عام قومی انتخابات کے بارے میں عوامی تحریک کی پیش گوئی تو میں بھول ہی نہیں سکتا۔۔۔ ’’ان انتخابات کے نتیجے میں یاد رکھ لیں! دودھ کے دریا ہرگز نہیں بہیں گے بلکہ کشت وخون کا ایک بازار گرم رہے گا۔ اراکین اسمبلی اپنے ذاتی مفادات کے حصول کے لئے مشترکہ جدوجہد کرتے نظر آئیں گے۔ حسب سابق ملک میں کوئی اپوزیشن نہیں ہوگی بلکہ ہر جماعت مرکز اور چاروں صوبوں میں کسی نہ کسی جگہ برسراقتدار ہوگی‘‘۔ کیا عوامی تحریک کے اس اجمالی خاکے اور پیش گوئی کی تردید کی جاسکتی ہے؟

3۔ محمد سعید اظہر (روزنامہ جنگ)

ا۔ (4-9-13): ’’میں ایسے علمی اور دینی کام کررہا ہوں جن کے لئے وقت اور ارتکاز توجہ کی ضرورت ہے۔ وہ کام مجھ پر امت مسلمہ کا قرض ہے۔ میں نے اسے ادا کرنے کی نیت باندھ رکھی ہے۔ پاکستان میں میری متنوع اور متعدد ناگزیر مصروفیات کے شب و روز شروع ہوجاتے ہیں۔ ان کے دوران میں یہ کام نہ کبھی ہوا نہ ہوسکتا ہے۔ میرے اس معمول میں کسی راز کی تلاش کار بے کار اور بدگمانی کے سوا کچھ نہیں‘‘۔

ڈاکٹر طاہرالقادری کی یہ گفتگو دس بارہ روز پہلے ایک شام سننے کا موقع ملا۔ ڈاکٹر صاحب کے نعرے ’’نظام بدلو‘‘ کی روشنی میں اسے ایک ’’انقلابی شام‘‘ میں شرکت سے بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے ساتھ اس انقلابی شام کا اہتمام تحریک کے سیکرٹری اطلاعات قاضی فیض صاحب کی متحرک کوششوں کا نتیجہ تھا۔ خاکسار نے اس میں اہتمام سے شرکت کی۔ میرے منتشر معمولات حیات میں ایسی مجالس یا اجلاسوں میں حاضری ہمیشہ زیادہ تر آرزو تک ہی محدود رہتی ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کے ساتھ ملاقات کی اس خصوصی ضرورت نے خصوصی پس منظر سے جنم لیا تھا۔ پاکستان کے ماحول میں مجھے ایسی صدائیں بدیہاً سنائی دے رہی ہیں، پاکستان کے ماحول میں مجھے ایسے اشکال صریحاً دکھائی دے رہے ہیں اور پاکستان کے ماحول میں مجھے ایسے عوامی طوفان کے آثار نظر آرہے ہیں جس میں ڈاکٹر طاہرالقادری کی شخصیت کا سحر ملک کے اس متوقع تاریخی جبر کو مکمل طور پر اپنی گرفت میں لے سکتا ہے۔ جو لوگ انہیں Easy لے رہے ہیں وہ غلطی پر ہیں، جن لوگوں نے ان کے بارے میں ’’پلے نہیں دھیلا کردی پھرے میلہ میلہ‘‘ سے وقت گزارا وہ تو بالکل ہی غلطی میں ڈوبے ہوئے ہیں۔

1958ء سے 2013ء تک 55 برس ہوئے ہیں۔ پچپن برسوں کی اس طویل مدت میں میں نے پاکستان کے حالات و واقعات کا سیاہ وسفید دیکھا۔ احتجاجی سیاست اور جدوجہد کی ہوشربا داستانوں نے میرے سامنے جنم لیا، میرے سامنے ایسی ان ہونیاں ہوئیں جن کے وقوعے نے آج تک ذہن وعقل کو شل کرکے رکھا ہوا ہے۔

میں اپنے وطن کے ان پچپن برسوں کے زیرزمین آتش فشانوں کے دہکتے اور پھنکارتے لاووں کی ہلاکت خیزیوں سے صرف نظر کرنے کو تیار نہیں ہوں، فصل تیار کھڑی ہے، کوئی بھی ڈاکٹر طاہرالقادری اسے کاشت کرنے کا عزم لے کر میدان میں اتر گیا تب اسے کسی منطقی انجام سے پہلے روکنا ممکن نہیں رہے گا۔ آپ اسے ’’سیلابِ بلا‘‘ کہہ سکتے ہیں

جبکہ ان کے پیروکار اسے انقلاب کے مقدس ترین مشن کا نام دے رہے ہوں گے۔ کون سی فصل تیار کھڑی ہے؟ حالات کی وہی فصل جس کی ایک جھلک ڈاکٹر طاہرالقادری کا وہ چار روزہ دھرنا تھا جس میں ان کے ہزاروں نظریاتی فدائی مرد اور عورتیں جان لیوا سردی اور سکوت مرگ میں مبتلا کردینے والی بارش کے ٹھٹھرتے لمحوں میں اپنے لیڈر کے ایک اشارے کے منتظر رہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کسی کے اشارے پر ایسا کررہے تھے یا نہیں؟ اس سوال کا کوئی تعلق ان نظریاتی فدائیوں سے نہیں۔ سیاستدان اور دانشور اس کا جواب ڈاکٹر صاحب سے طلب کرتے رہیں۔ میں تو آپ کو صرف ایک سچائی یاد کرانے کا متمنی ہوں۔ کم از کم میری پچاس پچپن برس کی صحافتی زندگی میں ایسے کسی دھرنے کا وجود نہیں ملتا۔ جس میں شریک مردوزن چار روز تک کھلے آسمان کے نیچے شدید سردی اور بارش میں اپنے لیڈر کے اشارہ ابرو کے منتظر رہے ہوں، اسے 500 ٹن انقلاب کہنا زیادتی تھی، وقت نے الارم بجایا تھا، اسے سنجیدہ فیکٹر کے طور پر لیا جانا چاہئے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کے یہ الفاظ فراموش نہ کئے جائیں ’’وہ اذان تھی، اب نماز، اقامت اور جماعت ہوگی اور تکمیل انقلاب تک پیچھے نہیں ہٹیں گے‘‘۔ جو شخص عملاً یہ ناقابل یقین منظر بپا کرسکتا ہے اسے ایک آدھ سال کے دوران میں مزید ایسے ایک لاکھ جان نثار تیار کرنے میں کوئی خاص مشکل نہیں آسکتی۔

ڈاکٹر طاہرالقادری حالات کی اس تیار کھڑی فصل کو کاشت کریں گے پاکستانی عوام کے غربت اور بے عزتی میں گندھے ہوئے دن رات، طالبان کی عفریت سے پیدا شدہ انارکی، کراچی اور بلوچستان کے بارے میں پاکستانیوں کو ’’حالات ٹھیک ہوجائیں گے‘‘ کی مستقل دھوکہ دہی، محصولات کے پوشیدہ انبار تلے عوام کی موت آسا سسکا ہٹیں، ن لیگ کے ایک مشکوک اور متنازعہ قومی انتخابات میں برسر اقتدار آجانے کا عمل، الیکشن کمیشن کی زیرو اخلاقی پوزیشن، ڈاکٹر

منہاج ایجوکیشن سوسائٹی کے زیر اہتمام انتہائی اعلیٰ معیاری اقامتی تعلیمی ادارہ

منہاج ماڈل سکول راولپنڈی

فار بوائز اینڈ گرلز

(پری نرسری تا دہم)

منہاج تحفیظ القرآن انسٹیٹیوٹ راولپنڈی

Grade3 تا Grade7 مع حفظ القرآن میں

داخلہ جاری ہے

نوٹ: Grade6 مع حفظ القرآن کا آغاز 15 فروری سے

حفظ القرآن کی داخلے کے لئے داخلہ ٹیسٹ پاس کرنا لازمی ہوگا۔

طلبا و طالبات میں نظریاتی و تحریکی فکری نشوونما کے لئے تعلیم و تربیت بضروری سہولیات سے مزین

الگ الگ ہاسٹل کی سہولت

ایڈمنسٹریٹر پرنسپل منہاج ایجوکیشنل کمپلیکس نزد فضل ٹاؤن ائیرپورٹ روڈ TCS سٹاپ راولپنڈی

Email,mes.chewen74@gmail.com/03346667739,03445085735 ,051-3710044,051-5706036

طاہرالقادری کی 11 مئی کے قومی انتخابات سے پہلے ایک پریس کانفرنس میں تحریک انصاف کے تناظر میں یہ پیش گوئی کہ 12 مئی کو تبدیلی کے علمبردار رو رہے ہونگے جس کا سو فیصد درست نکلنا، ان تمام قرائن و اسباب کا تصدیقی سرٹیفیکیٹ ہے جسے ڈاکٹر طاہرالقادری کا نعرہ انقلاب ''سٹیٹس کو'' اور ''پروسیس کے ذریعہ اصلاح'' جیسی جماعتوں اور تھیوریوں کو اپنے شکنجے میں لے کر بھینچ سکتا ہے، ان کی ساختیاتی اور نظریاتی ہڈیاں ٹوٹ جائیں گی۔ واضح کرتا ہوں، میں ڈاکٹر طاہرالقادری کے فلسفہ انقلاب اور طریق انقلاب کے حسن و قبح پر بات نہیں کر رہا، ان کے اس بے پناہ Potential سے خبردار کرنے لگا ہوں جس کی بنیاد عقیدے پر استوار ہے۔ عقیدہ جس کی خاطر لوگ ایک عالم سرشاری میں جانیں قربان کر دیا کرتے ہیں۔ میرے ادارتی ساتھی برادر شفیق مرزا کے بقول سرمایہ دار، جابر، استحصالی قوتیں اور انارکسٹ، جاگیردار غریب عوام پر اپنی گرفت ڈھیلی کرنے کو تیار نہیں، دولت و قوت پہ سانپ کی طرح بیٹھے ہوئے ان طبقات کو طالبان جیسی منفی یا ڈاکٹر طاہرالقادری جیسی جذباتی تحریکیں ہی ختم کریں گی، موت کا یہ رستہ ان طبقوں نے اپنے لئے خود چن لیا ہے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری کے ساتھ اس ''انقلابی شام'' کو میں اس وقت کے نام کرتا ہوں جب وہ نماز، اقامت اور جماعت کے مراحل کا اعلان کریں گے۔

۲۔ (6-11-13): 11 مئی 2013ء کے عام قومی انتخابات منعقد ہونے سے پہلے عوامی تحریک کے بانی ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے کہا تھا ''موجودہ نظام انتخاب صرف سرمایہ داروں اور جاگیرداروں کی عیاشیوں کا ذریعہ ہے۔ غریب عوام کو اپنے مسائل میں الجھا کر مایوسی کے گڑھوں میں دھکیل دیا گیا ہے۔ موجودہ نظام انتخاب کے ذریعے گذشتہ 63 سالوں میں کوئی تبدیلی نہیں آئی اور آئندہ 100 سالوں میں بھی اس نظام کے تحت ہونے والے انتخابات میں کوئی تبدیلی نہیں آئے گی''۔ اس موقف کے ساتھ ڈاکٹر صاحب نے اپنے معتقدین، مریدین اور عوام کو اسلام آباد تک لانگ مارچ کی کال دی جس میں شامل ہونے والوں نے اسلام آباد میں تین دن تک دھرنا دیا۔ یخ بستہ سردی کے ان تین دنوں اور راتوں نے پاکستان کے عام آدمی کو ششدر کر دیا جس نے ڈاکٹر طاہرالقادری کے پیروکار بوڑھوں، نوجوانوں، بچوں، عورتوں اور بچیوں کو اس ٹھٹھرتے موسم میں پورے یقین کے ساتھ قیام کرتے دیکھا۔ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں کسی لانگ مارچ کے مظہر ایسے دھرنے کی کوئی دوسری مثال نہیں دی جاسکتی۔ 11 مئی 2013ء کے عام قومی انتخابات سے پہلے ڈاکٹر صاحب کے اس دھرنے اور ''سیاست نہیں ریاست بچاؤ'' کے نعرے نے قومی سطح کے دانشوروں، صحافیوں، مبصروں اور قلمکاروں کی اکثریت کو شدید شک و شبہ میں مبتلا کر دیا تھا۔ میرا شمار بھی ایسے ہی افراد میں ہوتا ہے۔ میں نے اپنے کالموں میں ڈاکٹر صاحب کے نقطہ نظر کی ڈٹ کر مخالفت کی جس کی بنیاد جمہوریت کے تسلسل کو برقرار رکھے جانے کے نظریے پر تھی۔ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں پہلی بار ایک منتخب آئینی حکومت اپنا دورانیہ مکمل کر رہی تھی۔ آس کے بجھتے دیئے روشن ہونے لگے تھے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کی پاکستان میں آمد اور آئینی تسلسل کی تکمیل کی چند گام کے فاصلے پر موجودگی میں سیاست نہیں، ریاست بچاؤ کا سلوگن قومی تباہی کی اعلانیہ مداخلت دکھائی دیا، دکھائی کیا دیا، ڈاکٹر طاہرالقادری کے ایسے مرحلے پر طرز فکر اور طرز عمل کے مخالفین نہایت اخلاص سے اپنے اختلافات کو برحق جانتے تھے۔ انتخابات کے انعقاد سے چند روز قبل عمران خان نے ڈاکٹر صاحب کے ساتھ اپنی متوقع یقینی شمولیت یہ کہہ کر ملتوی کر دی اب جبکہ پاکستان کی سیاسی تاریخ میں پہلی بار آئینی تسلسل کے تحت اقتدار کی منتقلی عمل میں آ رہی ہے، ہم اس میں کسی قسم کی رکاوٹ ڈال کر تاریخی شرمندگی سے دو چار نہیں ہونا چاہتے۔ ادھر ڈاکٹر طاہرالقادری نے 11 مئی 2013ء کی انتخابی تاریخ سے دو یا تین

روز پہلے اپنی منعقدہ پریس کانفرنس میں یہ کہہ کر اپنے نظریاتی نقارے پر فیصلہ کن نوبت بجادی، ''دیکھ لینا، تبدیلی کے پیامبر 11 مئی کے بعد اپنے سروں پر ہاتھ رکھ کر روئیں گے''۔ اشارہ عمران خان اور تحریک انصاف کی جانب ہی تھا کہ ''تبدیلی کا نعرہ'' اس کی طے شدہ سیاسی علامت بن چکا تھا۔

سوال یہ ہے کہ تاریخی شرمندگی سے ڈاکٹر طاہرالقادری کو دو چار ہونا پڑا یا ان کے میرے جیسے مخالفوں سمیت عمران خان اور تحریک انصاف کو، اندرون ملک کے ان پاکستانیوں کو جو پہلی بار اپنے پوش علاقوں سے ووٹ کے بیلٹ باکس تک پہنچنے کی ناگوار مشقت برداشت کرنے پر تیار ہوئے اور ان پاکستانیوں کو جو امید کی شمعیں جلائے بیرونی ممالک سے وطن کے ان قومی انتخابات کو فرض کی پکار پر لبیک کہنے پولنگ بوتھوں کی قطاروں میں لگے رہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری اپنے نظریئے میں سرخرو ہوئے، عمران خان اور ہم سب کے حصے میں ندامت کے سوا کچھ نہ آیا۔ عوامی تحریک کے سیکرٹری اطلاعات قاضی فیض الاسلام کے ہمراہ میری اور چند دوستوں کی تحریک کے مرکزی صدر شیخ زاہد فیاض سے ملاقات ہوئی، کم از کم زاہد فیاض کی اس دلیل کا میرے پاس کوئی جواب نہیں تھا جب انہوں نے کہا ''کرپشن لوٹ مار، عدم انصاف اور بیروزگاری، چند خاندانوں کے راج، نااہل کرپٹ حکمرانوں، دہشت گردی، حد درجہ مکمل لاقانونیت اور انارکی، خودکشیوں، بھوک و افلاس، ظلم و زیادتی، مہنگائی کے جان لیوا سمندری بھنور سے ایسے ہی انتخابی منظر نے ابھرنا تھا''۔

''ن'' لیگ کی موجودہ منتخب جمہوری حکومت کا پاکستانی رائے دہندگان کے حق انتخاب کے حوالے سے بے پناہ متنازعہ اور سوالیہ نشان ہونا ہی کافی شافی ہے۔ وقت دبے قدموں ن لیگ کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کا لانگ مارچ کے بعد فیصلہ یہ ہے'' پرامن انقلاب کے لئے تیاریاں آدھے راستے میں ہیں، اچانک کال دیں گے ہر سیاسی جماعت اور مکتبہ فکر کو شرکت کی دعوت دوں گا کہ ہمیں دہشت گردی، انتہا پسندی، ملا ازم، غنڈہ ازم، جنگجو ازم اور فوجی حکومت نہیں چاہئے۔ ہمیں سو فیصد جمہوری حکومت چاہئے۔ میرے سابق لانگ مارچ کی طرح اب ٹی وی پر دیکھ کر دعائیں دینے کا وقت نہیں ملکی سالمیت و بقاء کے لئے ہمارے ساتھ نکلیں، اس مرتبہ اسلام آباد سے واپس نہیں آئیں گے۔ فتح کی صبح یا شہادت تک جنگ لڑیں گے''۔

میرے نزدیک ڈاکٹر طاہرالقادری کے انقلابی پروگرام کا دوسرا حصہ، ایک ایسا آتش فشاں بھی ہوسکتا ہے جس کے آتشیں مادے کے شعلے عوام کی 62,60 برسوں کی آگ نے بھڑکائے ہوں جس نظام یا اسٹیٹس کو کے ہم سب عادی ہوچکے ہیں، وہ اس آگ کی لپیٹ میں آجائے، یہ نظام جل کر راکھ نہیں ہوتا تب بھی بری طرح جھلس کر ناکارہ ہوجائے۔ میرے خیال میں ڈاکٹر طاہرالقادری کا مسلسل رجوع قابل غور ہے، اس کا جواز ہے، آپ کا انہیں محض دل پسند مشغلے کے طور پر Take up کرنا، آپ کی زندگی کا سب سے غلط اندازہ بھی ہوسکتا ہے۔

پاکستان کے تاریخی افق کی بیلنس شیٹ پر موجود حقائق کی فصل شاید اب ڈاکٹر طاہرالقادری یا ان کے فلسفہ انقلاب سے متفق دیگر قوتوں کی امامت میں انقلابی نماز کے لئے لہلہارہی ہے۔ 2013ء کے قومی انتخابات نے جمہوری آئینی تسلسل کے بارے میں ان لوگوں کے دلوں میں پوشیدہ سوالات نے ضمیر کا بحران پیدا کردیا ہے جنہوں نے پوری دیانتداری کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کو نظریاتی طور پر آڑے ہاتھوں لیا تھا۔ ''آئینی مدت مکمل ہونی چاہئے'' کے اصول نے موجودہ ریاستی اور انتخابی نظام میں اپنے خلاء اور نقص کو تسلیم ہی نہیں کیا ننگا کردیا ہے۔ ان جماعتوں، گروہوں اور افراد نے ہی عنان اقتدار سنبھالی ہے جن کی زندگی پاکستان میں آئین اور عوامی حکمرانی کی موت ہے، جن کا وجود جاگیرداری، سرمایہ دارانہ استحصال، اقرباء پروری اور انفرادی

کروفر کے محلات کا سب سے بڑا محافظ ہے۔ برسر اقتدار گروہ جو پاکستان میں انتہا پسندی، ملا ازم، غنڈہ ازم اور جنگجو ازم کے مافیاؤں کا سب سے بڑا سیاسی ادارہ ہے اس کے بعض وزراء نے ان پانچ مہینوں میں عوام کو بے حد توہین اور تذلیل سے مخاطب کیا ہے۔ خود جنت جیسی زندگیاں گزارتے اور عوام کے جہنم کو ملکی بقاء کے لئے ناگزیر مجبوری قرار دیتے ہیں جسے وہ عنقریب بدل دیں گے۔ ذوالفقار علی بھٹو نے پاکستانیوں کو احساس عدم تحفظ اور احساس بے عزتی سے شعوراً کافی حد تک نجات تو دلادی۔ ان کی جماعت پاکستانی عوام کی زندگیوں کو کسی حد تک محفوظ بنانے کی قانون سازی کی واحد علمبردار جماعت بھی کہی جاسکتی ہے مگر اصول و اخلاق کے ریاستی قواعد کی روشنی میں یہ جماعت بھی وفاق اور چاروں صوبوں میں عوام کے لئے ایک واجب الاحترام زندگی مہیا نہ کرسکی۔ گزرے پانچ برسوں کے حکومتی دورانیے میں اس کے وزراء اور کارکنوں نے مواقع دستیاب ہونے پر اپنی ذاتی زندگیوں کی اقتصادی اور سماجی محرومیاں دور کرنے میں ہوش و حواس سے بیگانہ ہوکر ہاتھ رنگے۔

ابھی میں بلاول کی تقریر پر تبصرہ نہیں کرنا چاہتا جسے پاکستانی عوام کے شعور کے مرتبے سے ایک عجیب ترین لاپرواہی کہنا چاہئے، کہنے کا مقصد یہ ہے کہ نظام ریاست و انتخاب گل سڑ چکا ہے۔ حکیم اللہ محسود شہید تھا یا نہیں؟ یہ بحث بہت پیچھے جاچکی، اس سارے سسٹم پر ضرب شدید کے سوا کوئی چارہ کار نہیں، ڈاکٹر طاہرالقادری تاریخ کے اس لمحے کو غالباً پہچان چکے ہیں۔ ٹائمنگ میں غلطی نہ ہوجائے، موجودہ نظام کے حامیوں اور مذہبی جنونیوں کے درمیان ان کا اترنا ضرب شدید ہوگی۔ پاکستان عوامی تحریک کے مرکزی صدر شیخ زاہد فیاض کی زبان میں ''کشتیاں جلاکر نکلیں گے، دانشور دیکھتے رہ جائیں گے اور جھنگ کا فرزند انقلابی نماز کی امامت کررہا ہوگا''۔

شاید ''لازم ہے کہ ہم بھی دیکھیں''۔

4۔ مظہر برلاس (روزنامہ جنگ)

ا۔ (18-7-13): یورپی جائزہ مشن کی ایک رپورٹ سامنے آئی ہے یہ رپورٹ مشن کے سربراہ مائیکل گاہلہ نے پیش کی۔ اس رپورٹ میں خفیہ اداروں کی مداخلت کو بالکل رد کردیا گیا ہے، واقعی ایسا ہی ہوا مگر پھر دھاندلی کہاں اور کیسے ہوئی یورپی مبصرین تو کہتے ہیں کہ نوے فیصد دھاندلی ہوئی۔ الیکشن کمیشن اپنی ذمہ داریاں احسن طریقے سے ادا نہیں کرسکا، کہیں ریٹرنگ آفیسرز، کہیں پریذائیڈنگ آفیسر شامل رہے، کہیں جعلی بیلٹ پیپرز تو کہیں جعلی شناختی کارڈز استعمال ہوئے۔ کہیں دھاندلی ہوئی، کہیں دھونس، جنگ کے یہ صفحات گواہ ہیں کہ یہ خاکسار بار بار لکھتا رہا کہ ریٹرنگ آفیسرز کے علاوہ نچلے درجے کے ملازمین نے دھاندلی میں پورا ساتھ دیا ہے۔ رہے فخرو بھائی تو انہوں نے سوائے ندامت کے کچھ نہیں کمایا۔ اب صدر زرداری کہتے ہیں کہ میں ملک کی خاطر چپ رہا ورنہ دھاندلی کی خبر تو تھی۔ بس یہ الیکشن طاہرالقادری کے اقوال زریں کے مطابق ہی ہوا، انہوں نے جو کہا وہ سچ ثابت ہوا۔ دور سے آنے والوں کو بھی خبر ہوئی کہ اس الیکشن میں ووٹ کسی کو پڑا، جیت کوئی گیا اور یاد رہے کہ دھاندلی زدہ الیکشن کے نتیجے میں قائم ہونے والی اسمبلی کا انجام کبھی بخیر نہیں ہوا۔ ڈاکٹر غزالہ خاکوانی کا شعر برمحل ہے کہ

کچی دیوار پہ بارش کے نشاں ہوں جیسے
داغ دل ایسے ہی چہرے سے نمایاں ہوں گے

۲۔ (8-8-13): ڈاکٹر طاہرالقادری کے خطاب سے ایک بات عیاں تھی کہ وہ مستقبل میں ایک بڑے لانگ مارچ کی منصوبہ بندی کررہے ہیں۔ اگر وہ ایسا کرنے میں کامیاب ہوگئے تو اب بہت سے وہ لوگ ان کا ساتھ دیں گے

جنہوں نے پہلے ان کا ساتھ نہیں دیا تھا بلکہ بعد پچھتاوے کے ساتھ کہتے رہے کہ۔۔۔ ’’قادری صاحب سچ کہتے تھے ان کا ساتھ نہ دے کر غلطی کی‘‘۔

۳۔ (10-10-13): دھاندلی کے بعد سوائے ایک جماعت کے تقریباً تمام سیاسی جماعتوں نے اس الیکشن پر عدم اعتماد کیا گویا گیارہ مئی کے الیکشن قوم کی اکثریت کا اعتماد کھو چکے ہیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے تو اس ڈرامے کا پول بہت پہلے کھول دیا تھا، اب عمران خان، ڈاکٹر قادری کا ساتھ نہ دے کر پشیمان ہیں۔ الیکشن میں ہونے والی دھاندلی پر سب سے زیادہ شور بھی عمران خان کی پارٹی نے مچایا، دھرنے بھی دیئے مگر ایکسر سائز کا فائدہ نہ ہوا۔

5۔ اسداللہ غالب (روزنامہ نوائے وقت)

ا۔ (2-8-13): فخرو بھائی تاریخ میں ہیرو کے طور پر یاد رکھے جائیں گے یا بقول ڈاکٹر طاہرالقادری ایک ولن کے طور پر لیکن ان کے استعفے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہر شخص کی برداشت کی کوئی نہ کوئی حد ہوتی ہے۔ فخرو بھائی کو ایک اہم موقعے پر تاریخ ساز کردار ادا کرنے کا موقع ملا۔ وہ چاہتے تو آئین کی بالادستی کے لئے ہر کوشش کر سکتے تھے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کی ذات پر بہت کیچڑ اچھالا گیا، ان کی نیت پر بھی شک کیا گیا حالانکہ اللہ کا فرمان ہے کہ نیتوں کا حال وہی جانتا ہے۔ آئین کے آرٹیکل باسٹھ تریسٹھ کے اطلاق پر زور دینے میں کیا بدنیتی ہوسکتی تھی۔ انتخابی عمل کے شروع میں ایسا نظر بھی آیا کہ آئین کی ان دوشقوں کی فرمانروائی ملحوظ رکھی جائے گی مگر پھر اچانک پانسہ پلٹ گیا اور ہر ہماشا الیکشن کے لئے اہل قرار دے دیا گیا۔ آئین منہ دیکھتے رہ گیا۔

۲۔ (10-12-13): جناب چیف الیکشن کمشنر کی نظر کا معیار یہ تھا کہ وہ ملک کے آرمی چیف جنرل کیانی کو نہ پہچان سکے جو شخص اپنے ملک کے جرنیل کو پہچاننے سے قاصر تھا، وہ اصلی اور جعلی ووٹر کی شناخت کیسے کر سکتا تھا، بہتر یہ ہے کہ فخرو بھائی جان کو اس کے عہدے پر واپس بٹھایا جائے اور الیکشن پر اٹھنے والے سوالوں کے لئے جوابدہ بنایا جائے۔ مجھے یہاں ایک بار پھر شیخ الاسلام یاد آتے ہیں جنہوں نے الیکشن کمیشن کی تشکیل پر اعتراض کیا تھا اور پورے انتخابی عمل کی تطہیر کا مطالبہ کیا تھا۔ قوم نے ان کی ایک نہیں سنی اور آج ایک اندھے موڑ سے سر ٹکرا رہی ہے۔ شیخ الاسلام اس مرحلے پر ایک بار پھر وارد ہونے والے ہیں اور وزیر داخلہ کو صرف پارلیمانی جماعتوں کو ہی نہیں، سڑکوں پر ابلنے والے ایک کروڑ انسانوں کے ہجوم کو بھی مطمئن کرنا ہوگا۔

6۔ منصور آفاق (روزنامہ جنگ)

ا۔ (3-9-13): یہ یکم فروری 1979ء کا دن تھا جب امام خمینی 14 سال کی جلاوطنی کے بعد واپس ایران گئے تھے۔ اس دن ایک نئے ایران کا آغاز ہوا تھا انقلاب مکمل ہوگیا تھا۔ اس انقلاب کی عمر اب 34 سال کے قریب ہے اسی تبدیلی کے سبب آج تک ایران اپنے پورے وقار کے ساتھ دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جینے والے واحد اسلامی ملک کی حیثیت سے پہچانا جارہا ہے۔ کیا کوئی ایسی پاکستانی شخصیت بھی ہے جو پاکستان کو اسی طرح کے کسی انقلاب سے آشنا کردے۔ میں نے اس سوال پر کافی دیر غور کیا اور بار بار میری آنکھیں ڈاکٹر طاہرالقادری کی طرف اٹھیں۔

اعتماد ذات کے کسی غیر فانی لمحے میں جنم لینے والے ڈاکٹر طاہرالقادری پاکستان کے لئے امام خمینی بن سکتے ہیں۔ مگر اس کے لئے انہیں دو فیصلے بہت بڑی سطح پر کرنے ہونگے۔ ایک تو غریبوں کی فلاح و بہبود کے لئے اسلام کے

اس معاشی نظام کو سامنے لانا ہوگا جس میں زمین اور زمین سے نکلنے والے تمام خزانے اللہ کے ہیں اور تمام مخلوق کے لئے برابر ہیں۔ اس پر جاگیردار اپنی مرضی کی لکیریں نہیں کھینچ سکتے۔ زمین کا مالک وہ ہے جو اس میں ہل چلاتا ہے۔ یہ وہ معاشی نظام ہے جس کی بنیاد انفاق فی سبیل اللہ پر رکھی گئی ہے۔ جس کے تحت اپنی اوسط ضروریات سے زائد جو کچھ ہے وہ دوسروں کا ہے شاید انہی بنیادوں پر اسلام میں جاگیرداری فاسد اور سرمایہ داری حرام قرار پائی ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری اپنی کتاب اسلامی فلسفہ زندگی میں اس کے ابتدائی خدوخال واضح کر چکے ہیں۔ مگر اس وقت ضرورت اس بات کی ہے کہ وہ لوگوں کے عبادات کی طرف مائل کرنے کی بجائے حقوق العباد کی طرف راغب کریں۔

دوسرا فیصلہ انہیں یہ کرنا ہے کہ سب سے پہلے نمونے کے طور پر دنیا کے سامنے سب سے پہلے اپنے، اپنی اولاد کے اور اپنے ساتھیوں کے اثاثے رکھنے چاہئیں کہ وہ جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر خود بھی عمل کر رہے ہیں۔ میں جانتا ہوں کہ یہ دونوں فیصلے ڈاکٹر طاہرالقادری کے لئے قطعاً مشکل نہیں ہیں کیونکہ نہ تو ان کے پاس ذاتی طور پر اوسط ضروریات سے زائد دولت ہے اور نہ وہ اس عقیدہ پر یقین رکھتے ہیں جس کے تحت اسلام میں جاگیرداری اور سرمایہ داری کو جائز قرار دے دیا گیا ہے مگر راستے کی رکاوٹ وہ مشائخ عظام ہیں جن کے عشرت کدے قارون کی خزانوں کی مثال ہیں، ان کے اردگرد صرف مذہبی لوگوں کا اجتماع ہے۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے مدرسوں میں تعلیم حاصل کی ہے مسجدوں میں پروان چڑھے ہیں یا جنہیں عبادات سے بہت رغبت ہے۔ مجھے ان کی پاکیزگی اور طہارت سے کوئی انکار نہیں مگر ان لوگوں کا عوام کے ساتھ تعلق صرف مذہبی معاملات تک محدود ہے۔ یہ لوگ نہ تو زندگی سلگتے ہوئے مسائل کو جانتے ہیں اور نہ ہی کبھی انہوں نے ان مسائل میں شریک ہونے کی کوشش کی ہے۔ انہیں نواز شریف کی زر اگلتی آنکھ میں مقبول ہونے کے لئے ڈاکٹر طاہرالقادری کے خلاف تقریر کرنی ہے۔ بہر حال ایک واحد ڈاکٹر طاہرالقادری کی شخصیت ایسی ہے کہ عوام ان کے ساتھ کھڑی ہوسکتی ہے مگر ان کی شخصیت کو عوام سے دور کرنے کے لئے انقلاب دشمن قوتوں نے جو کچھ ذرائع ابلاغ کی وساطت سے کیا ہے۔ اس کے تدارک کے لئے تحریک منہاج القرآن کچھ نہیں کرسکی۔ اس طرف بھرپور توجہ کی ضرورت ہے اور میرا ذاتی مشورہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے لئے یہی ہے کہ انہیں حقیقی انقلاب کی تیاری شروع کرنی چاہئے۔ اب انہیں اپنی باقی زندگی صرف انقلاب کی راہ پر گزارنی چاہئے کیونکہ یہی اسلام کا بنیادی مقصد ہے کہ انسان زمین پہ انسان بن کر رہ سکے۔

۲۔ (31-12-13): ڈاکٹر طاہرالقادری کی آمد کے حوالے سے عطاء الحق قاسمی نے اپنے کالم میں ان کے ہم مسلک ماننے والوں کا بھی ذکر خیر فرمایا ہے۔ معاملہ مسلک تک پہنچ ہی گیا ہے تو تھوڑی سی گفتگو اس بے ادب کی بھی سن لیجئے۔ دنیا میں ڈاکٹر طاہرالقادری کی طاقت کے دو سرچشمہ ہیں۔ طاقت کا ایک چشمہ انہوں نے خود بنایا ہے وہ ان کے اپنے ماننے والے ہیں جس میں دوسرے مسالک کے لوگ بھی شامل ہیں۔ ابھی تک انہوں نے جہاں بھی اپنی افرادی قوت کا مظاہرہ کیا ہے وہ انہی لوگوں پر مشتمل تھا مگر ڈاکٹر طاہرالقادری کی افرادی قوت کا ایک بہت بڑا سرچشمہ ایسا موجود ہے جسے ابھی انہوں نے ہاتھ نہیں لگایا۔ یہ سرچشمہ ان کے ہم مسلک لوگوں کا ہے جو پاکستان کی آبادی میں 70 فیصد سے زیادہ ہیں۔ اگر ڈاکٹر طاہرالقادری نے اپنے اصل سرچشمے کی طرف رجوع کرلیا یعنی اپنے ہم مسلک لوگوں کو بھی ساتھ ملالیا تو پھر کچھ بھی ہوسکتا ہے۔

اس مرتبہ عمران خان سے بھی یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ وہ پھر وہی غلطی دھرائیں گے جو پچھلی مرتبہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے احتجاج میں شریک نہ ہوکر کی تھی۔ عمران خان اس بات کا کئی بار اظہار بھی کر چکے ہیں کہ ڈاکٹر

طاہرالقادری ٹھیک کہتے تھے۔ وہی کچھ ہوا ہے جو انہوں نے کہا تھا۔ چونکہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے ہم مسلک لوگ ہی طالبان کا بنیادی ٹارگٹ ہیں۔ دہشت گردوں نے زیادہ تر انہی کی مساجد میں خودکش دھماکے کئے ہیں۔ اللہ کے برگزیدہ لوگوں کے مزارات کو بموں سے اڑایا ہے۔ مشائخ عظام کی گردنیں کاٹی ہیں۔ ان کی لاشوں کو قبروں سے نکال کر ان کی بے حرمتی کی ہے۔ یا اہل تشیع کے لوگوں کو قتل کیا ہے۔ طالبان نے اپنے ہم مسلک لوگوں میں کبھی دہشت گردی کی کوئی واردات نہیں کی۔ رائے ونڈ جہاں تبلیغی جماعت کا ایک بہت بڑا اجتماع ہوتا ہے۔ وہاں سیکورٹی کے انتظامات تک بھی نہیں کئے جاتے۔ کیونکہ وہ طالبان کے ہم مسلک لوگوں کا اجتماع ہوتا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر طاہرالقادری کے ہم مسلک اس وقت سنجیدگی سے اس بات پر غور کررہے ہیں کہ وہ کسی ایک پلیٹ فارم پر جمع ہوجائیں تاکہ حکومتی بے حسی کے سبب ہونے والی دہشت گردی کے سیل بلاخون ریز کا سد باب کیا جاسکے۔ ان ہم مسلک لوگوں کا اجتماع ڈاکٹر طاہرالقادری کی شخصیت کے اردگرد آسانی سے ہوسکتا ہے۔ سو میرے خیال میں ڈاکٹر طاہرالقادری مستقبل قریب میں بہت زیادہ اہمیت حاصل کرنے والے ہیں۔ اگر چند بڑے مشائخ ان کے ساتھ چلے گئے تو پاکستان ایک نئی طرح کی صورتحال سے دوچار ہوجائے گا۔ کچھ لوگوں کو ڈر ہے کہ یہ سلسلہ کہیں پاکستان کو خانہ جنگی کی طرف نہ لے جائے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ایسا کبھی نہیں ہوگا کیونکہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے ہم مسلک قانون ہاتھ میں لینے والے لوگ نہیں۔

7۔ قیوم نظامی (روزنامہ نوائے وقت)

ا۔ (26-10-13): انتخابات سے پہلے آپ نے تبدیلی اور انقلاب کا جوخواب دیکھا تھا وہ چار ماہ گزر جانے کے بعد بھی پورا ہوتا دکھائی نہیں دیتا۔ انتخابات کے بعد بھی کسی حوالے سے کوئی تبدیلی نظر نہیں آرہی بلکہ عوام کے دکھ درد میں روز بروز اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ انتخابات سٹیٹس کو توڑنے میں کامیاب نہیں ہوسکے۔ ایک بار پھر ثابت ہوا کہ جب تک ریاستی نظام کو مکمل طور پر تبدیل نہ کردیا جائے انتخابات استحصال، ظلم، نا انصافی اور کرپشن کو ختم نہیں کرسکتے۔ عمران خان نیک نیت اور دیانتدار سیاستدان ہیں انہوں نے کھلے دل کیساتھ کئی بار اعتراف کیا ہے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری کی سوچ درست تھی کہ انتخابی نظام تبدیل کیے بغیر پاکستان میں جو انتخابات ہوں گے وہ فراڈ اور دھوکہ ہونگے اوران سے کبھی عوام کا مقدر تبدیل نہیں ہوگا۔ پاکستان کے پرانے سیاسی لٹیرے دوبارہ اقتدار پر قابض ہوکر عوام کیلئے جینا حرام کردینگے۔ تحریک انصاف کے کارکن ڈاکٹر طاہرالقادری کے دھرنے میں شریک ہونے کیلئے بے تاب تھے مگر عمران خان نے تاریخ کا سنہری موقع ضائع کردیا۔

آج کل مظلوم عوام کا خون بہہ رہا ہے۔ انقلاب میں اگر ظالم، کرپٹ لٹیروں اور قاتلوں کا خون بہنے لگا تو وہ پاکستان کیلئے بابرکت ثابت ہوگا۔ چند ہزار لٹیروں نے پاکستان کو یرغمال بنارکھا ہے وہ عوام کا خون چوس رہے ہیں۔ عوامی انقلاب سے ہی ان لٹیروں کو عاجز اور بے بس کیا جاسکتا ہے۔ پاکستان کو بچانے کیلئے انقلاب کے بغیر کوئی آپشن باقی نہیں بچا۔ تاریخ نے یہ ذمے داری تحریک انصاف اور پاکستان عوامی تحریک کے کارکنوں پر ڈال دی ہے۔ 2014ء کا سال عوامی انقلاب کا سال بن سکتا ہے۔ قومی اور عوامی مسائل کا واحد حل منظم عوامی انقلاب ہے۔

8۔ حفیظ اللہ نیازی (روزنامہ جنگ)

ا۔ (11-7-13): چیئرمین تحریک انصاف کیا فرماگئے؟ ڈاکٹر طاہرالقادری صحیح تھے۔ سیاسی سفر میں ہم ہی غلط تھے ہم سے بہت خطائیں سرزد ہوئیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے فرمایا کیا تھا؟ فخرو بھائی کی عمر دیانتداری کو پچھاڑ دے گی

باقی ممبر متنازعہ۔ 62/63 پر عملدرآمد نہ کرایا گیا تو دھاندلی کرنے والوں کی حوصلہ افزائی ہوگی۔تبدیلی کا نعرہ لگانے والے 11 مئی کی رات کو سر پکڑ کر بیٹھے ہوں گے۔

9۔ پروفیسر سید اسرار بخاری (روزنامہ جنگ)

ا۔ (1-8-13): ملک بھر میں لاکھوں افراد مساجد میں اعتکاف بیٹھ گئے، لاہور میں منہاج القرآن کی جانب سے جامع منہاج ٹاؤن شپ میں قائم کئے گئے شہر اعتکاف میں تقریباً 33 ہزار مرد وزن کے اعتکاف بیٹھنے کا بندوبست کیا گیا۔ اعتکاف کا مطلب ہے اللہ کے در پر فروکش ہوجانا اور دنیا و مافیہا سے بے خبر اس کی عبادت میں مشغول ہوکر رمضان المبارک کا آخری عشرہ اس طرح سے گزارنا کہ بندگی کا حق ادا ہوجائے، اعتکاف رسول اللہ (ﷺ) کی سنت ہے اور عہد نبوی سے تابہ امروز جاری ہے، یوں تو دیگر کئی دینی تنظیموں نے مختلف مساجد میں اعتکاف کے لئے وسیع پیمانے پر انتظامات کئے ہیں مگر منہاج القرآن انٹرنیشنل نے تو اس سلسلے میں ایسی سبقت حاصل کرلی ہے کہ جس کا اجر اللہ سبحانہ وتعالیٰ ہی دے گا، ڈاکٹر طاہرالقادری کو اللہ نے دینی و سیاسی علوم اور بصیرت میں سے وافر حصہ عطا فرمایا ہے، دنیا بھر میں مساجد و مدارس کے قیام کے ساتھ منہاج کے انداز عمل سے تبلیغ دین کا ایک خاموش سلسلہ شروع کررکھا ہے کہ جس کی پکار طائر سدرہ بھی سن کر سبحان اللہ پکار اٹھتا ہے۔ منہاج القرآن نے وطن عزیز میں دینی و دنیوی علوم کی ترویج اور پاکیزہ سیاست کی بنیاد رکھ دی ہے، ایک روز یہ ادارہ ہر لحاظ سے سر برآوردہ ہوگا لوگ اس کا جائزہ لیتے ہیں اور علی وجہ البصیرت اس کی طرف دنیا بھر سے جوق در جوق بڑھ رہے ہیں، ہمیں اس ملک میں اعتدال برداشت اور علم نافع کے لئے ایسے ہی اداروں کی ضرورت ہے۔شہر اعتکاف کے روح پرور مناظر دیکھ کر **وماخلقت الجن والانس الا لیعبدون** (اور میں نے جن و انسان کو فقط اپنی عبادت کے لئے پیدا کیا ہے) کی تعبیر بھی سمجھ آجاتی ہے اور تفسیر بھی نظر آجاتی ہے، منہاج القرآن کا قیام ڈاکٹر طاہرالقادری کا صدقہ جاریہ ہے اللہ اسے جاری رکھے۔

۲۔ (8-8-13): چند روز ہوئے ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا: یہ تو اذان تھی ابھی جماعت ہونا باقی ہے۔ جس نظام کو چلتا کرنے کے لئے قادری صاحب نے دسمبر کی یخ بستہ چھ راتیں تپیا کی اور خلق خدا جوق در جوق ان کے ساتھ شانہ بشانہ کھڑی رہی، وہ واقعتاً اذان تھی، اب درمیانی مدت گزرنے کو ہے اور جماعت کا وقت قریب آچکا ہے، حافظ شیراز کا بھی یہی موقف تھا۔

ہر آں کسے کہ دریں حلقہ زندہ نیست بہ عشق — برو چوں مردہ بفتوائے من نماز کنید

(اس محفل میں جو عشق کی گرمی سے زندہ نہیں وہ مردہ ہے جاؤ میرے فتوے کے مطابق اس کی نماز پڑھا دو)

ہماری سیاست منہج قرآنی سے ابھرتی ہے، کیونکہ ہمارے ہاں معاملات اور عبادات دو جداگانہ چیزیں نہیں، ہر کام جو جائز طریق سے کیا جائے عبادت ہے، یہ نہیں کہا جاسکتا کہ بے ایمانی، ہمارا معاملہ ہے اور نماز ادا کرنا عبادت۔ ہمارے تمام اچھے کام عبادت ہیں، یوں معاملات وعبادات کو الگ الگ کیا تو اقبال ضرور پکاریں گے۔

جلال پادشاہی ہو کہ جمہوری تماشا ہو — جدا ہوں دیں سیاست سے تو رہ جاتی ہے چنگیزی

آج وہ باتیں جو اسلام آباد میں شیخ الاسلام نے کہیں تھیں وہ بقول ہر باشعور سچ ثابت ہورہی ہیں، وقت گزرتا رہا، لوگ بدلتے رہے، حکمران نئے آگئے مگر کچھ نہیں بدلا صرف بوتل بدلی، عندلیب شیراز نے کہا تھا

ساقیا! مایہ شباب بیار   یک دو ساغر شراب بیار
وما گفتیم ساقیا زندہ رود انقلاب بیار

ساقی سرمایہ جوانی لے کر آ، ایک دو جام شراب کے لے کے آ اور میں نے کہا ہے (ساقی انقلاب لے کے آ)

۳۔ (22-8-2013): گذشتہ رات صحافیوں سے گفتگو کی ایک محفل میں ڈاکٹر طاہرالقادری پہلی بار منہاج القرآن کے بانی ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستان عوامی تحریک کے سربراہ کے روپ میں بھی جلوہ گر دکھائی دیئے۔ انہوں نے نہایت دوستانہ ماحول میں حقیقت پسندانہ اور لگی لپٹی بغیر صورت حالات سے کالم نگاروں کو آگاہ کیا، وہ اب سوالوں کے جواب دینے میں اتنے تجربہ کار ہوگئے ہیں کہ جیسے ان کو سائل کے سوال سے پہلے ہی جواب سوجھ جاتا ہے، وہ جس انداز میں بعض حلقوں کی جانب سے دکھائے جاتے ہیں شاید وہ ہلکے ہوگئے ہیں ساری محفل اور جوحق کا ساتھ نہیں دیتے وہ ھلکے ہوگئے ہیں۔ ان کے پرخلوص لہجے اور حق گوئی سے بے حد متاثر دکھائی دی، وہ اس کھانے سے کہیں بڑھ کر لذیذ تھے جس سے انہوں نے کالم نویسوں کی میزبانی کی، ایک منقش ٹوپی اور ''توپ'' میں وہ ملا لگتے تھے نہ مسٹر، عشق رسول ﷺ کا پہناوا زیب تن تھا جس کی کریز کو وہ بار بار درست کرتے تو دل و دماغ کی سلوٹیں دور ہو جاتیں، وہ بس اتنی سی سیاست کرنا چاہتے ہیں جو سیاست سے چنگیزی منفی کر دے اور جمہوریت کے نام پر ایک جبر مسلسل سے عوام کو نجات دینے کے لئے اپنے اخلاقی قانونی استحقاق کو بروئے کار لائیں، ان کی بے تکلفانہ باتوں سے پتہ چلا کہ کبھی کسی آئی ایم ایف ٹائپ فرد، گروہ یا حکمران سے کچھ مانگا اور نہ ان کی آفر قبول کی، پوری دنیا سے لوگ ان کی انسانی اسلامی خدمات کو دیکھتے ہوئے ان کے مشن کو جی بھر کر سیراب کر رہے ہیں، اپنے لئے اپنے بچوں کے لئے کوئی کاروباری ایمپائر کھڑی نہیں کی، انہوں نے عشق عوام میں عشق رسول (ﷺ) چھپا رکھا ہے استغناء کا یہ عالم ہے کہ ہم کیا کہیں، عندلیب شیراز کی زبانی سن لیں

گدائے میکدہ ام ولیک وقت مستی   کہ ناز بر فلک وحکم برستارہ کنم

(میکدے کا گداگر ہوں لیکن جب مستی میں دیکھو تو فلک پر ناز اور ستاروں پر حکمرانی کرتا ہوں) ان کے دل کی دھڑکن تکلم بن کر صرف اتنا چاہتی ہے کہ اس ملک کا قبلہ راست ہو، انہوں نے کسی کو نہیں برائی کو برا کہا، ظلم کے سامنے ہاں نہیں کی اور ناحق کا سواگت نہیں کیا، ایک ہی دھن ہے کہ یہاں تبدیلی کے دعویداروں کو تبدیلی لا کر دکھائیں اور قوم کو کہا اپنے رب کے حضور یہ ثابت کریں کہ قوم اپنے حالات خود بدلے گی اور اللہ ان کی مدد کرے گا۔ ایسی شخصیت سے ٹکرانا اپنے ہی سر سے ٹکرانا ہے۔ (فاعتبروا یا اولی الابصار)

۴۔ (15-9-13): عوامی تحریک کے قائد ڈاکٹر طاہرالقادری نے کہا ہے جماعت ضرور ہوگی کارکن صفیں بچھانے کی تیاری تیز کردیں۔ لگتا ہے شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری کی عوامی تحریک کا وقت قیام قریب آگیا اور نادانوں کے سجدے میں گرنے کی گھڑی آپہنچی۔ انہوں نے اپنی جماعت کے کارکنوں کو ہدایت جاری کردی ہے کہ صفیں بچھادیں، شاید کہ ان کی مراد صفیں درست کرنا ہے۔ علامہ ڈاکٹر طاہرالقادری کی گزشتہ برس کی وہ چھ یخ بستہ راتیں ایک تلمیح تھی کہ اللہ نے بھی اس کائنات کو 6 روز میں پیدا فرمایا، جب کسی خیر کی آمد ہو تو سرخ آندھی نہیں چلتی بس علامات ہی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جس طرح کنٹینر میں بیٹھ کر انہوں نے جو باتیں کی تھیں ان کے سچ ثابت ہونے کی بعد میں کئی سنجیدہ فکر شخصیات نے تائید کی جو انہوں نے کہا تھا وہ تو بعینہ ہو رہا ہے لیکن اب عوام میں تحریک پیدا کرنے کا مشن عوامی تحریک کب اور کس انداز میں شروع کرے گی اب وقت ہے ٹی وی کے شیشے سے نکل کر عوامی آئینے کے سامنے کھڑے ہونے کا

یہ لسان العصر کا پیغام ہے   اِنَّ وَعْدَ اللّٰہ حَقٌّ، یاد رکھ

جماعت ہمیشہ کھڑی ہوتی ہے، حضرت علامہ بھی اپنی جماعت کو ایستادہ کریں، عوام سے رہ و رسم بڑھائیں، ان کا علم لوگوں تک پہنچ چکا اب ان کے خود پہنچنے کی باری ہے۔ کنٹینر میں انہوں نے ایک ہجوم کے ساتھ مل کر جس طرح کامیاب احتجاج کیا اور 6 راتوں میں ان کا لب بام سے قریب تر ہو جانا وصل کی نوید ہے، فصل کی بری خبر نہیں۔ وہ جان سے گزرنے کا عزم لے کر چلے تھے، ایسے جذبے کا حامل لیڈر نا قابل تسخیر ہوتا ہے۔ انہوں نے جماعت کھڑی ہونے کا جومژدہ جانفزا سنا دیا ہے اس کے ساتھ ہی لوگوں کا انتظار بھی شروع ہو گیا ہے، وہ میدان سیاست میں کب کے اتر چکے ہیں، دل بیدار اور جرأت گفتار رکھتے ہیں۔ انتخابات کے آئندہ موسم تک وہ کہہ سکیں گے۔

قیاس کن ز گلستان من بہارِ مرا

۵۔ (19-10-13): تحریک انصاف نے خیبر پختونخواہ میں ڈاکٹر طاہرالقادری کی کتابیں نصاب میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے، ان دنوں تحریک انصاف کی تمام تر توجہ تعلیم عام کرنے پر مرکوز ہے اور یہ عالم شناسی اور علم پروری کی بڑی عمدہ مثال ہے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری کی کتابیں خیبر پختونخواہ کی حکومت نے نصاب میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا۔ ڈاکٹر صاحب قوم کا علمی سرمایہ ہیں، انہوں نے کل جو باتیں کی تھیں وہ آج سچ ثابت ہوئیں اور اس کی تصدیق کئی اصحاب خبر ونظر نے بھی کی، اسلام کو عصری تقاضوں کے آئینے میں دیکھنے اور پیش کرنے کا دلنشین انداز ہمارے علمی ورثے میں کارآمد اضافہ ہے، ایک وقت تھا کہ یار لوگوں نے ان کی باتوں کا مذاق اڑایا اور جب وقت نے اپنا فیصلہ دیا تو ان کا کہا سچ نکلا، انہوں نے اسلام سے متعلق جو فکر پیش کیا وہ بقول فراز

آج ہم دار پہ کھینچے گئے جن باتوں پر   کیا عجب کل وہ زمانے کے نصابوں میں ملے

ہم بدنصیب ہیں کہ بڑا آدمی بڑا سکالر، بڑا شاعر بڑا خطیب و ادیب بڑا سائنس دان پیدا ہو تو اسے ملک چھوڑنے پر مجبور کر دیتے ہیں، یا موت کے بعد اس کا عرس مناتے ہیں، علامہ اقبال تک کے ساتھ ان کی زندگی میں یہی کچھ کیا گیا۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کی زبان اور قلم میں فرق نہیں، وہ بولیں تو کتاب، وہ لکھیں تو کتاب، ہم علی وجہ البصیرت ان کی کتابیں پڑھ کر کہتے ہیں کہ وہ قومی علمی ورثہ ہیں، اگر تحریک انصاف کو اس قدر علمی پروری کا ملکہ حاصل ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی کتابیں نصاب میں شامل کرنے کا فیصلہ کیا ہے تو یہ ایک سیاسی علمی پارٹی ہی سے متوقع ہے، ہم عمران خان کو یہ بہترین قدم اٹھانے پر تحسین پیش کرتے ہیں اور دوسروں سے بھی کہتے ہیں کہ

سالہا در کعبہ و بت خانہ می نالد حیات   تا ز بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

زندگی کبھی کعبے میں کبھی بت خانے میں روتی ہے تب جا کر دنیائے عشق و حقیقت سے ایک دانائے راز اٹھتا ہے) منہاج القرآن کے بانی و داعی کی دانش اور کاوش کو ضائع نہ کیا جائے۔

۶۔ (23-12-13): پاکستان عوامی تحریک کے قائد طاہرالقادری نے کہا ہے 29 دسمبر کو فائنل راؤنڈ ہوگا سب کو ناک آؤٹ کر دیں گے۔ اس ملک کو ایک عدد انقلاب کی ضرورت ہے پھر دسمبر کی کسی برفانی دن یا رات کا یہ آتا ہوا انقلاب اپنی جھلک دکھائے گا اور کہی ہوئی باتیں پھر سے بعد میں درست ثابت ہوں گی، قبلہ قادری صاحب نے پختہ عزم کیا ہوا ہے کہ وہ آپریشن کلین اپ کرکے رہیں گے، ظالمو! علامہ قادری آ رہے ہیں، اسے محض ایک بڑ نہ جاننا ایک دن شیر نر کچھار سے نکل کر ساری کالی بھیڑیں کھا جائے گا، عمران خان کی ریلی کے بعد یہ ریلہ آئے گا اور ناک آؤٹ کرنے کی ضرورت ہی پیش

نہیں آئے گی کہ یہاں کسی کا ناک ہی نہیں، اس لئے پس ٹاک شاک چلے گی، ناک شاک کا کوئی رولا ہی نہیں۔ پاکستان میں خرابی نقطہ مختتم تک پہنچ چکی ہے اور عوام کی بدقسمتی دیکھئے کہ ان کا انتخابات سے بھی بھلا نہ ہوا، اب سچ بات ہے کہ لوگ تنگ نہیں بجنگ ہیں انقلاب کے ٹینک کے لئے کافی فیول گزشتہ سے پیوستہ حکمرانوں نے پہلے ہی فراہم کردیا ہے۔ شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری نے انقلاب لانے کا پختہ ارادہ کررکھا ہے، وہ فرما چکے ہیں کہ وہ پاکستان ہی میں جئیں گے یہیں مریں گے کہیں نہیں جائیں گے اور اگر اپنے پاکیزہ مشن کے لئے جان دینا پڑی تو دیں گے، وہ ببانگ دہل کہہ رہے ہیں کہ ان سے مزید پاکستان کی تباہی نہیں دیکھی جاتی اور مہنگائی، بدامنی سے بلکتے عوام کو بے یارومددگار نہیں چھوڑ سکتے، اب یہاں کرپشن اور برائی اس قدر عام ہوچکی ہے کہ انتخاب بھی کریں تو برائی ہی ہاتھ آئے گی، اس لئے صفائی ضروری ہے اور اس کے لئے عموم بلوی شرعاً انقلاب برپا کرنا جائز ہے۔ فاعتبروا وتعاونوا علی التحریر من السوء۔

۷۔ (4-1-14): ڈاکٹر طاہرالقادری نے کینیڈا کی یخ بستہ فضاؤں سے قوم کو مطلع کیا ہے، سیاسی بصیرت سے محروم لوگوں کو اقتدار کا حق نہیں۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق ثابت ہے کہ اس دور سے ڈرو جب تم پر نااہل افراد حکومت کریں گے۔ داعی انقلاب شیخ الاسلام نے ہزاروں میل کے فاصلے پر شدید سردی میں بھی ملک و قوم کا درد پال رکھا ہے، یہ مقام بھی کسی کسی کو نصیب ہوتا ہے، الطاف حسین کے بعد اب اس کار ثواب میں ڈاکٹر طاہرالقادری کی شمولیت نیک شگون ہے۔ انقلاب ہمیشہ پلٹا مغرب میں ہے برپا پاکستان میں ہوتا ہے، منی انقلاب تو کئی آچکے ہیں مگر اب پاکستان عوامی تحریک کے قائد یکبارگی وطن کی ناگفتہ بہ فضاؤں میں داخل ہوں گے اور انقلاب کا فائنل راؤنڈ منظر عام پر لائیں گے، وہ چاہتے ہیں کہ آج کے بحرانوں اور مسائل کا واحد حل ایک ایسا انقلاب ہے جو موجودہ نظام بلکہ سارے نظام سقہ حضرات کا پتہ بھی صاف کردے اور انقلاب کے بعد دیکھا جائے گا کہ کون سا نظام لانا ہے، یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وہ بھارت کا بھی دورہ فرمائیں گے کیونکہ وہاں بھی انقلاب کی شدید ضرورت ہے، تحریک انصاف کی سونامی بھی آئی چلی گئی اور اب کے پی کے میں آسودہ ہے، ایک ریلی تو منہاج القرآن کے انقلابیوں نے نکال دی، اب ریلیوں کا سیریل چلے گا اور پھر اس کا آخری اپی سوڈ ہوگا جس میں ہر انقلاب دشمن قوت کا بھی آخری منظر ہوگا، اس ممکنہ انقلاب کے بعد وطن عزیز کا کیا منظر ہوگا وہی جو انقلاب فرانس، انقلاب ایران، انقلاب مصر کا ہے، سب اچھا ہوگا، شیر اور بکری ایک گھاٹ پر پانی پئیں گے، عوامی تحریک کے قائد کی سیاسی بصیرت بجلی سے نہیں چلتی، موجودہ حکمرانوں کی بصیرت بجلی سے چلتی ہے، اس لئے بیچارے نااہل ہوگئے، کینیڈا میں تو بجلی جاتی ہی نہیں، اس لئے یہ کوئی ناممکن نہیں کہ ڈاکٹر صاحب برقی انقلاب لائیں اور برقی بصیرت کا مظاہرہ فرمائیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کی نذر غالب کا یہ شعر

آبرو کیا خاک اس گل کی کہ گلشن میں نہیں ہے گریباں ننگ پیراہن جو دامن میں نہیں

10۔ کنور دلشاد (روزنامہ نئی بات)

ا۔ (12-12-13): ملک صدارتی نظام حکومت کی طرف رواں دواں ہے۔ کسی وقت بھی اس کی رفتار تیز ہوسکتی ہے۔ پاکستان کا ایک انتہائی سنجیدہ دانشور گروپ ملک میں صدارتی نظام حکومت کے بارے میں گہری سوچ بچار کررہے ہیں۔ قائداعظم محمد علی جناح کا بھی ایک غیر مطبوعہ نوٹ بھی ان حلقوں میں زیر بحث ہے۔ پاکستان کا ایک بااثر حلقہ بھی سوچ رہا ہے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے ساتھ سپریم کورٹ آف پاکستان کے سابق چیف جسٹس نے اچھا نہیں کیا تھا۔ یہ دونوں فریقین

کے لئے فراموش کرنے والا واقعہ نہیں ہے۔ اب چونکہ فیصلہ کرنے والی شخصیت منظر سے غائب ہوگئی ہے لہذا ان کے فیصلہ کے روشنی میں نئے عزم اور نئے دلائل کے ساتھ سپریم کورٹ میں اس طرز کی آئینی درخواست دائر کرنے کا وقت آن پہنچا ہے۔ چوہدری اعتزاز احسن صدارتی انتخابات کو چیلنج کرنے کا اپنا وعدہ پورا کرنے والے ہیں۔ غالباً وہ مسٹر آصف علی زرداری کی طرف دیکھ رہے ہیں۔ عمران خان نے اپنی غلطی تسلیم کرلی تھی اور کشادہ ظرفی سے کہہ دیا تھا کہ ڈاکٹر طاہرالقادری ٹھیک کہتے تھے۔ ظاہراً تو اگلا سال ڈاکٹر طاہرالقادری کا سال ہے اور آئندہ انتخاب صدارتی ہوگا۔ ایک نئی پارٹی وجود میں آنے والی ہے اور نئے اتحاد بھی معرض وجود میں آئیں گے اور مہنگائی کا عفریت ڈاکٹر طاہرالقادری کی طاقت بن جائے گا۔

11۔ذوالفقار راحت (روزنامہ اوصاف)

ا۔ (31-7-13): عمران خان نے اعتراف کیا ہے کہ طاہرالقادری ٹھیک کہتے تھے کہ موجودہ نظام کے تحت کوئی بڑی واضح تبدیلی یا انقلاب نہیں آسکتا۔ بلکہ اس نظام کے تحت کرپٹ لوگ ہی واپس اقتدار میں آئیں گے۔ عمران خان کے اعتراف کے بعد جہاں پر مجھے اپنے ماضی پر شرمسار وہ عیسائی پوپ یاد آیا جس نے گلیلیو کی عظمت کو نہ سمجھا اور اس کے مرنے کے بعد اس کی عظمت اور اس کی بات کی حقانیت کا اعتراف کیا۔ وہاں پر مجھے پارلیمنٹ کے سامنے اسلام آباد کی سڑک پر ہزاروں جاں نثار ساتھیوں میں کھڑا اکیلا ڈاکٹر طاہرالقادری یاد آرہا ہے جو پکار پکار کر عمران خان سمیت تمام سیاسی جماعتوں کے لیڈروں کو دعوت دیتا رہا کہ آؤ میری آواز کے ساتھ آواز ملاؤ ورنہ یہ ظلم کا نظام آپ کو اور آپ کی آنے والی نسلوں کو نگل جائے گا۔ حکمران جماعتوں کے تو اپنے مسائل اور ایجنڈے تھے اس لئے ان کو ڈاکٹر طاہرالقادری اور ان کے ساتھیوں کی آواز سنائی نہ دی مگر پاکستان میں انقلاب اور تبدیلی کا نعرہ لگانے والے عمران خان بھی سٹیٹس کو کے نظام کے رکھوالوں کی سازش کا شکار ہوگئے اور عمران خان نے تاریخ سے سبق سیکھنے کے بجائے اپنی زندگی کا قیمتی ترین وقت اور تبدیلی کے حالات اور لمحات کو بے دردی کے ساتھ ضائع کردیا۔ مجھے اس وقت بھی عمران خان کے طاہرالقادری کی نظام کو تبدیل کرنے کی تحریک کا حصہ نہ بننے کا دکھ تھا اور مجھے آج بھی عمران خان کے اعتراف پر افسوس ہے کہ کیونکہ سیاست کی گاڑی اپنے مسافروں کا کسی بھی اسٹیشن پر زیادہ دیر تک کھڑے رہنے کا انتظار نہیں کیا کرتی۔ سیاست کے کھلاڑیوں کو دوڑ کر ہی اس پر سوار ہونا پڑتا ہے۔ میں نے اس وقت بھی لکھا تھا کہ عمران خان کرپٹ نظام کے ہاتھوں رسوا ہوکر ایک دن یہ کہتے ہوئے پائے جائیں گے کہ طاہرالقادری ٹھیک کہتے تھے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری اس بار خاصے ہوم ورک کے ساتھ میدان میں اترے اور انہوں نے پوری جرأت اور ہمت کے ساتھ کرپٹ اور ظالمانہ نظام اور اس کے سٹیک ہولڈرز کو للکارا۔ ڈاکٹر طاہرالقادری اور اس کے جاں نثاروں نے ایک نئی تاریخ رقم کی اور آج بھی اس سٹیٹس کو کے نظام کے مجاوروں کو میرے خیال میں سب سے زیادہ خطرہ طاہرالقادری کے نظام کی تبدیلی کے نعرے سے ہے۔ کاش! عمران خان انضمام الحق کی طرح آؤٹ ہونے کے بعد نہ سوچتے اور نظام کی تبدیلی کے حوالے سے طاہرالقادری کی آواز میں اپنی آواز ملاتے اور اس طرح سے واقعی پاکستان میں تبدیلی لائی جاسکتی تھی۔

۲۔ (23-8-13): 66 برس گزر گئے، عوام آج بھی انقلاب کی منتظر ہے۔ انقلاب تو دور دور تک نظر نہیں آرہا البتہ قوم نے 66 برسوں میں کئی جعلی قسم کے انقلابیوں کو ضرور بھگتا ہے۔ عمران خان نے موجودہ پارلیمانی نظام میں رہ کر اور الیکشن لڑ کر اس نظام کو تبدیل کرنے کا خواب دیکھا مگر استحصال پر مبنی اس نظام کے ایک ہی تھپڑ سے توبہ کرگئے اور اب

وہ نجی محفلوں میں کہتے ہوئے پائے جاتے ہیں کہ اس سیاسی اور انتخابی نظام کے ذریعے ملک میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی۔ پیپلز پارٹی، مسلم لیگ نواز، ق لیگ اور مذہب کے نام پر سیاست کرنے والی بیشتر جماعتوں سے تو پہلے ہی تبدیلی کی کوئی امید نہ تھی مگر تحریک انصاف نے تبدیلی کے نام پر عوام کو کچھ امید دلائی تھی اور عوام یہ سمجھنے لگے کہ تحریک انصاف ہوسکتا ہے کوئی تبدیلی لانے میں کامیاب ہوجائے۔ مگر عمران خان کی کچن کیبنٹ نے ان کو تبدیلی کا نشان بنانے کی بجائے سٹیٹس کو کے روایتی نظام کا حصہ بنادیا۔ ہمارا خیال تھا کہ عمران خان نے ڈاکٹر طاہرالقادری کی آواز پر لبیک کہنے کے بجائے سیاسی مصلحت کا راستہ اختیار کرکے قوم کے مزید پانچ سال ضائع کردیئے اور سٹیٹس کو کے اس استحصالی نظام کو دوام بخشا لیکن دو روز قبل ڈاکٹر طاہرالقادری کے ساتھ سینئر صحافیوں کی ایک نشست ہوئی جس میں ڈاکٹر طاہرالقادری نے نظام کی تبدیلی اور اپنے آئندہ کے لائحہ عمل کے حوالے سے کھل کر اظہار خیال کیا۔ اس موقع پر ڈاکٹر طاہرالقادری کی نظام کی تبدیلی کے حوالے سے کمٹمنٹ دیکھ کر حوصلہ ہوا کہ نظام کی تبدیلی کی امید ابھی ختم نہیں ہوئی بلکہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے انتخاب سے پہلے نظام کی تبدیلی کے ادھورے مشن نے ڈاکٹر صاحب اور ان کی پوری ٹیم میں تبدیلی اور انقلاب کا ایک نیا ولولہ اور روح پھونک دی ہے۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کے انتخاب سے پہلے لانگ مارچ جسے عوام ناکام سمجھتی ہے، منہاج القرآن اسے اپنی نظام کی تبدیلی اور انقلاب کے لئے شروع کی گئی تحریک کا نقطہ آغاز سمجھتی ہے۔

ڈاکٹر طاہرالقادری ایک مذہبی اور دینی سکالر ہونے کے ساتھ ساتھ پاکستانی سیاست اور انقلاب کی عالمی تاریخ کا بھی یقیناً گہرا مطالعہ رکھتے ہیں۔ وہ جس نظام کو تبدیل کرنے کی تیاری کررہے ہیں، اس سٹیٹس کو کے نظام کے سٹیک ہولڈرز کے ساتھ ان کو کس طرح نمٹنا ہے یقیناً انہوں نے اس کی بھی تیاری کررکھی ہوگی۔ ڈاکٹر صاحب کے علم میں ہونا چاہئے کہ پاکستان کی روایتی جماعتیں جب نعرہ لگاتی ہیں کہ ہم جمہوریت کو اور موجودہ نظام کو بچائیں گے۔ اس نعرے کا مقصد دراصل ان کا اپنی سیاست کو بچانے کا ہوتا ہے کیونکہ پاکستان کی روایتی سیاست کے لیڈر اور جماعتیں موجودہ نظام کو بچاتی ہیں اور جواباً نظام ان سٹیٹس کو کے سیاستدانوں اور جماعتوں کی حفاظت کرتا ہے۔ اس لئے ڈاکٹر طاہرالقادری کو صرف موجودہ استحصالی نظام ہی سے نہیں بلکہ نظام کے جاں نشین اور وارثوں سے بھی لڑنے کی تیاری کرنی چاہئے۔

12۔ فاران شاہد جٹ (روزنامہ نوائے وقت)

ا۔ (5-11-13): اب نوجوان ڈاکٹر طاہرالقادری کو اپنی اصل منزل سمجھنے لگے ہیں۔ اور تیزی کے ساتھ ان کی جماعت پاکستان عوامی تحریک میں شمولیت اختیار کرنے لگے ہیں۔ لیکن یہاں سوچنے کی بات یہ ہے کہ طاہرالقادری کا رخ ہی کیوں؟ میرے نزدیک صرف اس لئے کہ وہ Multidimensional (کثیر الجہات) شخصیت ہیں۔ جو ہر میدان میں عبوریت میں اپنی اساس قائم کئے ہوئے ہیں۔ وہ بیک وقت زندگی کے بیشتر امور پر مہارت رکھتے ہیں اور فکر کے اعتبار سے ہر معاملے اور مسئلہ پر گرفت رکھتے ہیں۔ ان کے گراف کی بلندی کی یہی بنیادی وجہ ہے کہ وہ اس وقت پاکستان ہی نہیں بلکہ دنیا میں مقبول ترین قائد اور لیڈر مانے جاتے ہیں۔ ان کا تصور جو آج سے تیس سال قبل تھا آج بھی وہی نظریہ ان کی پہچان ہے۔ اسلامی تعلیمات، مذہبی روایات، فکری اختلافات، ملکی سیاسیات اور روزمرہ کے مسائل پر ان کا انحراف نہ برتنا ہی ان کے مصطفوی انقلاب کے نعرے کے پرچار اور کامیابی کے لئے کافی ہے۔ لیکن اہم بات یہ کہ ان کا مصطفوی انقلاب ہے کیا؟؟ دراصل مصطفوی انقلاب تین بنیادی وجوہات کے گرد گھومتا ہے۔ جس سے وہ ایک انقلاب کا

تصور اخذ کرتے ہیں۔ مصطفوی انقلاب کی اخلاقی بنیاد، جب قوت نافذہ باطل سے چھن کر اہل حق کے پاس آجائے گی جب اہل حق کا سیاسی غلبہ ہوگا قوت اقتدار اور قوت نافذہ دین دار، صالح اور خدا رسیدہ افراد کے ہاتھوں میں ہوگی۔ اس طرح پورا معاشرہ صالحیت، صداقت اور شرافت ونجات کا آئینہ دار ہوگا۔ ڈاکٹر طاہرالقادری کے اس مصطفوی انقلاب کی ہی اس قوم وملت کوضرورت ہے۔ یقیناً لفظِ انقلاب ویسے ہی لفظ تبدیلی پر فوقیت رکھتا ہے۔

۲۔ (10-11-13): ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کی انقلابی جدوجہد بہت آگے بڑھ چکی ہے اگرچہ ان کا سفر انقلاب تین چار دہائیوں پر محیط ہے لیکن لانگ مارچ کے بعد اب ان کا سفر آخری مراحل میں شمار کیا جاتا ہے ان کی اس سفر میں کامیابی ان کی فکری ونظریاتی کامیابی ہوگی۔ چونکہ وہ تیس سال کے عرصہ سے اپنے کارکنوں اور ہر طبقہ فکر کے لوگوں کی Mind Making کررہے ہیں اور بوسیدہ تصورات کے خلاف جنگ لڑ رہے ہیں۔ تیس سال میں ان کے کارکن اس سوچ میں سبقت لے گئے ہیں کہ دنیا کی کوئی بھی طاقت علم وفکر کے برعکس اٹھے گی تو حق اس کا خاتمہ کردے گا اور ہر عوام دشمن خرابیوں سے نمٹنے کے لئے یک جاں ہوکر ایک مضبوط طاقت بن جائے گی اور ایسا ہی وہ کررہے ہیں۔

گزشتہ روز ایک انٹرویو میں گفتگو کرتے ہوئے ڈاکٹر صاحب نے انقلاب کے آخری مراحل میں بڑھتے ہوئے ایک نعرہ دیا کہ ہم جنگ کریں گے انقلاب کی صبح تک یا شہادت تک اس نعرے سے ایک سادہ لوح بھی یہ ٹھان لیتا ہے اور پہچان سکتا ہے کہ وہ اب کامیابی اور فتح کے بنا دم نہیں لیں گے۔ میری ایک ناقص رائے کے مطابق اگرچہ وہ ایک کروڑ نمازیوں کا ہدف رکھتے ہیں لیکن ممکن ہے کہ ان کے دس لاکھ کے شاہین صفت نوجوان ایک کروڑ لوگوں کی طاقت کے برابر ہوں گے۔ یوں ایک کروڑ کی طاقت دوکروڑ لوگوں کی طاقت سے لیس ہوگی۔ پھر وہ شہادت کا عزم تو ویسے ہی رکھتے ہیں۔

13۔ناصف اعوان خان (روزنامہ الشرق)

(23-10-13): تمام سرکاری ادارے ایک طے شدہ حکمت عملی کے تحت عوام پر ستم ڈھارہے ہیں۔ یہ تاثر عام ہے کہ حکومت نے انہیں ضرورت سے زیادہ اختیار دے رکھے ہیں تاکہ عوام کو بے بس بنایا جاسکے یہاں تک کہ وہ پرامن احتجاج بھی نہ کرسکیں۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ واقعی یہ حکومت جھرلو کے ذریعے قائم ہوئی ہے جسے عوام سے بھی دلچسپی اسی بناء پر نہیں۔ اب اگر ایسی اذیت ناک وخوفناک صورتحال کے پیش نظر ڈاکٹر طاہرالقادری عوام کو جگانے کے لئے دوبارہ متحرک ہورہے ہیں تو یہ غلط نہیں ہے۔ وہ تو پہلے بھی کہتے تھے کہ سمجھ جاؤ لوگو! یہ تمہارے ساتھ ہاتھ کرنے والے ہیں ان کی لائی ہوئی جمہوریت دھوکا ہے یہ مامے چاچے تائے ماموں اور بھانجے مل کر عوام کی گردنوں پر سوار ہونے کا فیصلہ کرچکے ہیں مگر انہیں غیر ملکی ایجنٹ کہا گیا اور یہ الزام بھی لگایا گیا کہ وہ ان کو ملنے والے بڑے ریلیف سے محروم کرنا چاہتے ہیں۔ ان کے خلاف بعض ٹی وی چینلوں پر ویڈیو فلمیں بھی چلائیں یہ سب مبینہ طور سے بھاری رقوم کے عوض کیا گیا کہ کہیں عوام ان کے لانگ مارچ میں بھرپور شرکت نہ کریں مگر لانگ مارچ ہوا اور ملک کی تاریخ کا واحد لانگ مارچ تھا۔

عرض کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری نے ایک بار پھر عوام کو اس نظام سے نجات حاصل کرنے کی دعوت دی ہے جسے بہر حال نظر انداز نہیں کرنا چاہئے کیونکہ اب عوام کو ایک دوسرے نظام کے جانب لے جایا جارہا ہے جسے چند ہزار لوگ پیچھے بیٹھ کر چلائیں گے لہذا عوام کو ڈاکٹر طاہرالقادری کے باتوں پر توجہ دینا ہوگی۔

سچ کہتے ہیں ڈاکٹر طاہرالقادری کہ اصلاحات سے کچھ نہیں ہوگا اس سے یہ نظام اور مضبوط ہوگا عوام کے گرد ضابطوں کا شکنجہ کس دیا جائے گا۔ ہر برس آئی ایم ایف کی شرائط میں اضافہ ہوتا رہے گا۔ لہذا عوام اٹھ کھڑے ہوں اور انقلاب لاکر اس چیرنے پھاڑنے والے مکروہ نظام کا بستر گول کردیں۔ ان سرمایہ داروں اور جاگیرداروں نے اندرون خانہ عوام پر مسلط رہنے کا منصوبہ بنالیا ہے کبھی حزب اختلاف اور کبھی حکمران بن کر۔ حرف آخر یہ کہ اب عوام کے لئے ایک ہی راستہ باقی رہ گیا ہے کہ وہ ملک میں انقلاب لے کر آئیں جس میں ہر چیز پر ریاست اور عوام کا یکساں حق ہو۔ ڈاکٹر طاہرالقادری نے اس کے لئے دوبارہ صدا بلند کی ہے جو اس کی طرف متوجہ ہوگا وہ یقیناً فائدے میں رہے گا۔

14۔ شہباز انور (روزنامہ ایکسپریس)

(1-1-14): پاکستان تحریک انصاف کی طرف سے ملک میں ہوشربا مہنگائی، حکومت کی غیرحقیقت پسندانہ پالیسیوں اور بری طرز حکمرانی کے خلاف نکالی جانے والی احتجاجی ریلی کے اثرات ابھی سیاسی فضا میں موجود تھے کہ پاکستان عوامی تحریک کے قائد طاہرالقادری نے بھی مہنگائی کے خلاف تاریخی ریلی کا اعلان کردیا اور پھر مقررہ تاریخ کو ان کی اپیل پر شہر کا شہر مال روڈ پر امڈ آیا۔ یہ ریلی بلاشبہ تاریخی ریلی ہی کا درجہ رکھتی تھی کہ حکومت کی طرف سے تمام تر رکاوٹوں، حربوں اور کوششوں کے باوجود، موسم کی شدت کی پرواہ نہ کرتے ہوئے ہر عمر کے خواتین و حضرات نے بہت بڑی تعداد میں شرکت کی۔ ناصر باغ سے اسمبلی ہال تک نکالی جانے والی اس ریلی کے لئے حکومت نے اہلکار اور وارڈنز تعینات کررکھے تھے جبکہ سیکورٹی کا انتظام پولیس کے علاوہ عوامی تحریک کے رضا کاروں نے سنبھال رکھا تھا۔ شرکاء کی تعداد اس قدر زیادہ تھی کہ شہر میں ٹریفک کا نظام مکمل طور پر درہم برہم ہوکر رہ گیا۔ ریلی کی قیادت ڈاکٹر طاہرالقادری کے صاحبزادے ڈاکٹر حسین محی الدین قادری کررہے تھے جبکہ اس کے مرکزی، صوبائی اور ضلعی سطح کے عہدیدار بھی پوری طرح مستعدی کے ساتھ مصروف عمل تھے۔ اس ریلی کی نمایاں بات یہ تھی کہ بہت بڑی تعداد کے باوجود یہ مکمل طور پر پرامن رہی جس طرح تحریک انصاف کے کارکنوں نے پورے نظم کا مظاہرہ کیا اسی طرح عوامی تحریک، تحریک منہاج القرآن اور اس سے وابستہ ذیلی تنظیموں کے کارکنوں نے بھی پوری ذمہ داری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے اسی طرح پرامن اور منظّم رکھا جس طرح ایک سال قبل گزشتہ دور حکومت میں انتخابی نظام اور کرپشن کے خلاف نکالی جانے والی ریلی اور لانگ مارچ کے موقع پر رکھا گیا تھا۔ ایک اور نمایاں بات یہ تھی کہ اس ریلی میں عوامی تحریک کے قائد خود تو موجود نہیں تھے لیکن ان کی ہدایات اور مانیٹرنگ کینیڈا سے مسلسل جاری تھی جہاں سے انہوں نے ریلی کے شرکاء سے ویڈیو لنک کے ذریعے خطاب کیا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے حکمرانوں کی سات ماہ کی کارکردگی کو ہدف تنقید بناتے ہوئے انہیں انتباہ کیا کہ اگر انہوں نے عوام کو ان کے حقوق نہ دیئے تو وہ خود چھین لیں گے۔ اپنے خطاب میں ڈاکٹر علامہ طاہرالقادری نے حکومت کی جن غیرقانونی پالیسیوں، آئین سے متصادم اقدامات اور عوام دشمن فیصلوں کو موضوع بنایا اور ان کے اخلاقی، قانونی، آئینی اور انسانی جواز کو چیلنج کیا وہ اہل اقتدار کی نااہلیت ثابت کرنے کے لئے کافی تھے۔ حکومت کی طرف سے گزشتہ سات ماہ کے عرصہ کے دوران دہشت گردی کے خاتمے کے لئے کئے جانے والے فیصلوں پر عمل درآمد سے گریز، نجکاری عمل کی غیرشفافیت، سود کے فروغ کے لئے بیروزگار نوجوانوں کو قرضہ دینے کی سکیم کا اجراء، اختیارات کا ارتکاز، وزراء کا بلا استحقاق ہیلی کاپٹر اور دوسرے ذرائع سے سرکاری خزانے پر عیاشی کرنا اور مہنگائی، گرانی، افراط زر، امن و امان اور لاقانونیت کی بگڑتی ہوئی صورت

حال ایسے ایشوز تھے کہ جنہوں نے حکمرانوں کے عوامی خدمت کے تمام دعوؤں کی قلعی کھول کر رکھ دی ہے، گڈ گورننس کا پردہ چاک کرکے رکھ دیا ہے اور نام نہاد جمہوریت کے نام پر شخصی آمریت کو بے نقاب کردیا ہے۔ یہ اسی ریلی ہی کا مثبت ردعمل ہی تھا کہ وزیراعظم میاں نواز شریف بیروزگار نوجوانوں کے لئے قرضہ کی اس سکیم کی شرائط پر نظر ثانی کرنے اور انہیں نرم کرنے پر مجبور ہوگئے جس کی تعریفوں میں وہ خود اور ان کے وزراء تک زمین و آسمان کے قلابے ملاتے نہیں تھکتے تھے۔

عوامی تحریک کی کامیاب ریلی اور اس کے قائد ڈاکٹر طاہرالقادری کے خطاب کے مقابلے میں اگرچہ حکومتی ترجمانوں اور بعض وزراء نے ''جواب آں غزل'' کے طور پر بیانات داغے ہیں لیکن ان کی حقیقت کھسیانی بلی کھمبا نوچے سے زیادہ کچھ نہیں۔ ڈاکٹر طاہرالقادری بھلے ملک سے باہر ہیں اور پارلیمنٹ میں ان کی جماعت کا کوئی حصہ نہیں ہے لیکن اس کے باوجود انہوں نے حکمرانوں کی کمزوری (مہنگائی اور کرپشن) کو اپنے احتجاج کا عنوان دے کر عوامی تائید و حمایت حاصل کرلی ہے۔عوام کی دکھتی رگ کو چھیڑ کر ان کے دلوں میں حکمرانوں کے خلاف دہکتے الاؤ اور نفرت کو مزید ہوا دے دی ہے۔ 22 دسمبر کو تحریک انصاف کی احتجاجی ریلی (جس میں دو دوسری جماعتیں جماعت اسلامی اور عوامی مسلم لیگ بھی شامل تھیں) کے مقابلے میں کسی دوسری جماعت کی بیساکھیوں کا سہارا لئے بغیر عوامی تحریک نے اس سے کہیں بڑی ریلی نکال کر یہ ثابت کردیا ہے کہ اس کے قائد ڈاکٹر طاہرالقادری اب بھی عوام کے ایک طبقے میں اثرو رسوخ رکھتے اور اپنی ایک کال پر ہزاروں کی تعداد میں مردوں اور خواتین کو سڑکوں پر لاسکتے ہیں اور اس ہجوم بے کراں سے شہر کا نظم ونسق تہہ و بالا کرسکتے ہیں۔

15۔ڈاکٹر علی اکبر الازہری (روزنامہ نوائے وقت)

(1-1-14): لاہور میں مہنگائی کیخلاف PTI اور PAT کی طرف سے یکے بعد دیگرے دو بڑے احتجاج عوامی غیض وغضب کے اظہار کی خطرناک علامت ہیں۔ پاکستان عوامی تحریک کی طرف سے اتوار 29 دسمبر مال روڈ لاہور پر ہونے والا احتجاج بلاشبہ غیر معمولی تھا۔ ویسے بھی عوامی تحریک کے چیئرمین ڈاکٹر طاہر القادری اب ''کروڑ نمازیوں کی جماعت'' کا اعلان کر چکے ہیں۔ جسے وہ ملک میں موجود سیاسی نظام میں تبدیلی کی بنیاد قرار دے رہے ہیں۔ دوسرے معنوں میں وہ اب انقلاب کے سفر پر روانہ ہو چکے ہیں۔اسکے اثرات کیا ہونگے؟ یہ تحریک کس حد تک مؤثر ہوگی ان سوالوں کا جواب وقت خود بتائے گا۔لیکن عینی شاہدین نے بتایا ہے کہ یہ احتجاج گذشتہ سال 23 دسمبر کو مینار پاکستان پر ہونیوالے بہت بڑے اجتماع کی طرح کافی موثر اور منظّم تھا اسکی تعداد چاہے جتنی بھی ہو مگر یہ بات طے ہے کہ کوئی بھی حکومتی پارٹی لاہور جیسے شہر میں اتنا بڑا اجتماع کرنے کی پوزیشن میں نہیں۔

ملک میں نظام انتخاب کی جن خرابیوں کی طرف ڈاکٹر صاحب نے گذشتہ سال قوم اور بالخصوص عمران خان کو متوجہ کیا تھا ان کا عملی تجربہ کرنے کے بعد عمران خان نے بارہا ڈاکٹر صاحب کی بات پر مہر تصدیق ثبت کی ہے۔

دونوں جماعتوں اور قیادتوں کے درمیان اگرچہ مشترکات بھی ہیں مگر انکے اجزائے ترکیبی میں خاصا فرق ہے، مثلا PTI میں متحرک لوگوں کی اکثریت مختلف سیاسی جماعتوں سے ہو کر اپنی قسمت آزمانے عمران خان کی سونامی میں شامل ہوئی ہے مگر ڈاکٹر طاہر القادری کے کارکن شروع سے مذہبی اور ملکی فریضہ سمجھتے ہوئے ان کی آواز پر لبیک کہہ رہے ہیں۔ دوسرا بڑا فرق یہ ہے کہ عمران الیکشن کمیشن کی دھاندلی کا دکھ سمیٹ کر بھی اسی نظام سے جمہوریت کے پودے

پر پھل کی امید لگائے بیٹھے ہیں جبکہ ڈاکٹر صاحب نے علمی اور عملی دلائل اور شواہد کی بنیاد پر اس نظام کو ختم کر کے نئے ڈھانچے کی بات کی ہے۔ اس سے قبل وہ متناسب نمائندگی کے نظام انتخاب کی بات بھی کر چکے ہیں مگر کل کے خطاب میں انہوں نے ایک خالص انقلابی لیڈر کے لہجے میں مقتدر سیاسی خاندانوں اور قوتوں کو سخت پیغام دیا ہے۔ اس لئے یہ کہنا بے جا نہیں ہوگا کہ اگر وہ عوام کو اسی طرح انقلابی تبدیلیوں کی طرف آمادہ کرتے رہے تو موجودہ مہنگائی اور تباہ کن مسائل انکے کام کو آسان کر دینگے اور حکومت تمام وعدوں اور دعووں کے باوجود عوام کو آئندہ الیکشن تک گھروں میں نہیں روک سکے گی۔ آئندہ سال کے سیاسی موسم میں حکومت کی کارکردگی بنیادی رول ادا کریگی، اگر لوگ کسی ٹھوس تبدیلی کا مشاہدہ کریں گے اور انہیں زندگی کی تلخیوں میں کسی قدر اطمینان کا احساس ہوگیا تو انقلاب کی ہوا خود سرد پڑ جائے گی لیکن بدبودار نظام پر پروان چڑھنے والے درختوں سے میٹھے پھل کی امید کم ہی نظر آتی ہے۔ ان احوال اور امکانات کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جاسکتا ہے کہ نیا سال سیاسی گہما گہمی کا سال ہوگا۔ اگر ڈاکٹر طاہر القادری کروڑ نمازیوں کی ''جماعت'' لے کر اسلام آباد میں پھر جلوہ افروز ہونے میں کامیاب ہو گئے تو یہ پہلے مارچ سے مختلف منظر ہوگا۔

16۔مقصود اعوان (روزنامہ جنگ)

(1-2-14): اتوار کے روز لاہور میں پاکستان عوامی تحریک کے زیر اہتمام مہنگائی کے خلاف احتجاجی ریلی ایک بڑا سیاسی شو تھا۔ لاہور کی مال روڈ پر ایک طویل عرصے کے بعد اتنی بڑی تعداد میں لوگ نظر آئے۔ یہ ایک متاثر کن سیاسی اجتماع تھا جس کے ذریعے ڈاکٹر طاہرالقادری نے پاکستانی سیاست میں تقریباً ایک سال بعد ایک نئی انٹری ڈالی۔ مہنگائی کے ایشو پر گزشتہ پندرہ روز میں یہ دوسرا احتجاجی مظاہرہ تھا۔ لیکن بہت واضح طور پر طاہرالقادری، عمران خان سے بازی لے گئے۔ فیصل چوک سے ہائی کورٹ تک ہزاروں لوگ گھنٹوں طاہرالقادری کے منتظر رہے جنہوں نے کینیڈا سے ویڈیو لنک کے ذریعے خطاب کیا۔ طاہرالقادری کی ریلی سے حکومتی حلقوں میں تشویش بھی پائی جاتی ہے کیونکہ وہ جب بھی متحرک ہوتے ہیں اس کے ملکی سیاست پر اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ قابل ذکر امر یہ ہے کہ پیپلز پارٹی کی حکومت کے آخری دنوں میں انہوں نے جو لانگ مارچ کیا اس کا پلیٹ فارم ان کا مذہبی ونگ منہاج القرآن تھا لیکن حالیہ نئی تحریک کے لئے انہوں نے اپنی سیاسی جماعت پاکستان عوامی تحریک کو نئے سرے سے فعال کیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ آئندہ ملکی سیاست میں بھی بھرپور عملی کردار ادا کرنے جارہے ہیں۔

17۔فرخ سعید خواجہ (روزنامہ نوائے وقت)

(2-1-14): رواں ہفتے لاہور میں پاکستان عوامی تحریک نے ایک مرتبہ پھر ''سیاست نہیں ریاست بچاؤ'' کا نعرہ لگا کر شہر کے تاریخی مرکز ناصر باغ سے فیصل چوک اسمبلی ہال تک ریلی نکالی لیکن اس ریلی کی قیادت شیخ الاسلام ڈاکٹر طاہرالقادری کی بجائے ان کے صاحبزادے ڈاکٹر حسین محی الدین نے کی۔ شیخ الاسلام نے ریلی کے شرکا سے ویڈیو لنک کے ذریعے کینیڈا سے خطاب کیا۔ ریلی میں ہزاروں لوگ شریک تھے اور ان کا جوش و جذبہ قابل دید تھا۔ بلاشبہ یہ ریلی پچھلے ہفتے لاہور میں پاکستان تحریک انصاف کی ناصر باغ سے ہائیکورٹ تک نکالی جانے والی ریلی سے بڑھ کر تھی جو تعداد میں بھی اور جذبات میں بھی اپنے جوبن پر تھی۔ ڈاکٹر طاہرالقادری ہمیشہ سے ہی انقلاب کے داعی رہے ہیں اور اس ریلی سے خطاب میں انہوں نے اپنے خیالات کا اعادہ کیا کہ پاکستان کے آئین کی آرٹیکل 38 کے تحت انہوں نے پرامن

انقلاب کے لئے تحریک کا آغاز کر دیا ہے۔ شیخ الاسلام نے حکمرانوں اور ان کی پالیسیوں کو شدید تنقید کا نشانہ بنایا۔ ان کا کہنا تھا کہ وہ پاکستان کو قائداعظم کا پاکستان بنانا چاہتے ہیں اور اس ملک کو قائداعظم کا پاکستان بنا کر دم لیں گے جس کے 35 صوبے ہوں گے۔ ان کی بعض باتوں سے اختلاف کیا جا سکتا ہے لیکن مجموعی طور پر ان کی تقریر عوام کے حقوق اور بہتری کی خواہشات پر مبنی تھی۔ پاکستان عوامی تحریک کی اس ریلی سے یہ ثابت ہو گیا کہ شیخ الاسلام کے پیروکار ان پر فدا ہیں جس نے پاکستان عوامی تحریک کو ایک جاندار تنظیم میں تبدیل کر دیا ہے۔

18۔ اقبال احمد۔ آکسفورڈ (روزنامہ جنگ۔ لندن)

(26-12-13): پاکستانی انتخاب کو مکمل ہوئے تقریباً سات ماہ کا عرصہ ہو چکا ہے اور میں اب بھی ان وعدوں کی تکمیل کا منتظر ہوں۔ میں اب بھی ان سنہری خوابوں کی تعبیر دیکھنے کی امید لگائے بیٹھا ہوں جن کے حصول کے لئے ابھی تک مجھے کوئی سمت کا تعین بھی نظر نہیں آرہا سب کچھ ایک دائرے کے اندر گھومتا پھرتا دکھائی بھی دے رہا ہے اور محسوس بھی ہو رہا ہے۔ ہر دوسرے روز صرف اتنی خبر ملتی ہے کہ وزیراعظم پاکستان یا وزیراعلیٰ پنجاب بمع اہل وعیال کسی نہ کسی غیر ملکی دورے پر روانہ ہو رہے ہیں، میں ان لوگوں کو ڈھونڈ رہا ہوں جنہوں نے انتخابی مہم کے دوران مجھ جیسے کروڑوں لوگوں سے وعدہ کیا تھا کہ وہ وطن عزیز کی لوٹی ہوئی دولت واپس لائیں گے، توانائی کے بحران کو فوری طور پر حل کریں گے، معیشت کا پہیہ دوبارہ چلا دیں گے، امن وامان کو عام کریں گے، بیروزگاری کو جلاوطن کر دیں گے اور سب سے بڑھ کر فلاں کو چوراہے میں لٹکا دیں گے اگر کچھ ایسا نہ کر سکے تو خود کا نام بدل دیں گے۔ پاکستان عوامی تحریک کے ڈاکٹر طاہرالقادری نے بار بار متنبہ کیا، دہائی دی، جلسے کئے، لانگ مارچ کئے، لیکن ہم نے ان لیڈروں کے وعدوں اور میڈیا کے ایک خاص حصے کے نقطہ نظر کو زیادہ باوزن جانا بالکل اسی اصول کے تحت جیسے جمہوریت میں اکثریت ووٹوں کو ہمیشہ فتح ملتی ہے۔ لیکن اب جوں جوں وقت گزرتا جا رہا ہے میرے تبدیلی والے رہنما عمران خان کے تبدیل شدہ نقطہ نظر کی طرح میری سوچ بھی تبدیل ہوتی جا رہی ہے۔ میں اور مجھ جیسے لاکھوں پی ٹی آئی کے کارکنوں نے چاہتے ہوئے بھی ڈاکٹر طاہرالقادری کے لانگ مارچ میں محض اس لئے شرکت نہیں کی کہ ہمارا لیڈر تبدیلی لانے کے لئے منزل کے دروازے پر کھڑا تھا اور میڈیا سمیت تمام سیاست دان بھی بتا رہے تھے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری اقتدار کے لئے بیرونی طاقتوں کے ہاتھوں کھیل رہے ہیں، وہ غیر ملکی بے وفا پاکستانی ہے، وہ حالات و واقعات کے ساتھ موقف اور نقطہ نظر بدلتا ہے، آج سات ماہ کے بعد ڈاکٹر طاہرالقادری کا ایک ایک لفظ پھر زبان عام ہو رہا ہے۔ نہ صرف پاکستان کے مخصوص دانشور، قلم کار اور اینکر بلکہ ہمارے ہر دلعزیز عمران خان سمیت کم و بیش سب نہ صرف ڈاکٹر طاہرالقادری کی تمام پیش گوئیوں کو سچ کہہ رہے ہیں بلکہ موجودہ حکمرانوں کو سدھارنے کے لئے یہ نعرہ دھمکی کے طور پر استعمال کر رہے ہیں کہ اس سے پہلے کہ ڈاکٹر طاہرالقادری جماعت کھڑی ہونے کے لئے امامت کا اعلان کر دیں اپنا قبلہ درست کر لو کیونکہ عوام اب کی بار موجودہ انتخابی نظام کو دوبارہ آزمانے کے لئے تیار دکھائی نہیں دے رہے۔ گزشتہ حکومت کو توڑتے جوڑتے پانچ سال کا عرصہ مل گیا لیکن موجودہ حکمرانوں کو شاید یہ عوامی صبر میسر نہ آسکے۔ اگر ڈاکٹر قادری کے مطالبہ کے مطابق آئین کی شق 63/62 کو عملاً اور حقیقتاً نافذ کیا جاتا اور اس کی روح کے مطابق امیدواروں کو اس چھلنی سے گزار دیا جاتا تو اب تک کم از کم کرپشن کے

مسائل حل ہونے کی جانب اپنی سمت کا تعین کر چکے ہوتے۔

19۔عرفان صدیقی (ٹوکیو) (روزنامہ جنگ)

(23-10-13): نماز کے بعد ایک بار پھر اپنے جاپانی دوست کے قریب پہنچا اور ان سے صحافت کے حوالے سے اپنا تعارف کرانے کے بعد دین اسلام میں ان کے داخلے کی وجہ دریافت کرتے ہوئے عرض کیا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ اردو، انگریزی اور عربی سے عدم واقفیت کے باوجود دین اسلام میں داخل ہوئے؟ میرا یہ نومسلم جاپانی دوست مجھے دیکھ کر مسکرایا اور پاس ہی موجود کرسی پر بیٹھے ہوئے گویا ہوا، جس مسجد میں ہم نے نماز جمعہ ادا کی ہے اس کا نام مرکز منہاج القرآن ہے، میرا اس مسجد اور اس کے منتظمین سے بہت گہرا تعلق ہے، کچھ عرصہ قبل گھر والوں سے اختلافات کے بعد مجھے گھر چھوڑنا پڑا، بہت کچھ ہونے کے باوجود خالی ہاتھ گھر سے نکلا تھا کچھ معلوم نہیں تھا کہ کیا کرنا ہےاور کہاں جانا ہےاسی پریشانی کی حالت میں چلتے ہوئے میں مسجد کے قریب پہنچ چکا تھا اسی دوران اس مسجد کے منتظمین میں شامل ایک پاکستانی بھائی نے مسجد کے قریب دیکھ کر مجھ سے دریافت کیا حضور آپ کچھ پریشان لگتے ہیں اگر میں آپ کی کچھ مدد کرسکوں تو حاضر ہوں۔ تاہم شرم اور انا کے باعث میں ان سے اپنی پریشانی بھی بیان نہ کرسکا اس کے باوجود وہ مجھے مسجد میں لے گئے، کھانے اور کپڑوں کا بندوبست کیا اور کئی روز تک مجھے مہمان خانے میں رکھا اور کبھی مجھ سے کسی طرح کا کوئی تقاضا کیا اور نہ ہی اپنے مذہب میں داخل ہونے پر زور دیا تاہم میں ضرور جاننا چاہتا تھا کہ ایسا کون سا مذہب ہے جو غیروں کے ساتھ ایسی ہمدردی کا سبق دیتا ہے، کون سے مذہب کی ایسی تعلیمات ہیں جو غیر مسلم کو مسلمان ہونے پر مجبور کئے بغیر اس کی مشکلات میں مدد کرنے کی تلقین کرتی ہیں انہی سوچوں کے ساتھ میں نے مرکز منہاج القرآن جانا شروع کیا تو دیکھا وہ مسلمان جن کو اللہ تعالیٰ نے بے پناہ دولت سے نوازا ہے وہ مسجد کے باہر نمازیوں کے چپلیں سیدھی کرتے ہوئے فخر محسوس کرتے ہیں، ہر ہفتے درس قرآن کے بعد سینکڑوں لوگوں کے کھانے کے انتظامات میں ہر آدمی بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا ہے اور کئی لوگ باری نہ آنے کے باعث مایوس نظر آتے ہیں۔ اللہ کے نام پر خرچ کرکے لوگ خوشی محسوس کرتے ہیں، یہ سب میرے لئے حیران کن تھا میں دین اسلام کے بارے میں مزید کچھ جاننا چاہتا تھا جس کے لئے میں نے اپنے محسن انعام الحق صاحب سے درخواست کی جنہوں نے مجھے منہاج القرآن کے سربراہ ڈاکٹر طاہرالقادری کا جاپانی زبان میں ترجمہ کیا ہوا دین اسلام کے متعلق لٹریچر فراہم کیا جس نے میری زندگی میں واضح تبدیلی پیدا کی اور میں دین اسلام کی تعلیمات سے متاثر ہوکر اسلام میں داخل ہوا ہوں۔ میرا یہ نومسلم جاپانی دوست خاموش ہوچکا تھا صورتحال میری سمجھ میں آچکی تھی جو بلاشبہ میرے لئے جذبہ ہمدردی اور ایثار کے ذریعے دین اسلام کے فروغ کی یہ بہترین مثال تھی۔ دوسری جانب منہاج القرآن اور ڈاکٹر طاہرالقادری کے حوالے سے کئی واقعات میرے ذہن میں تازہ ہوگئے تھے جس میں سے چھ سال قبل دورہ لندن کے دوران پیش آنے والا واقعہ اپنی مثال آپ ہے، چھ سال قبل میں لندن میں عزیز سے ملاقات کے لئے ایشیائی کمیونٹی کے حوالے سے معروف ایک لندن کے متوسط علاقے میں پہنچا مجھے بتایا گیا تھا کہ اسٹیشن سے پانچ منٹ کی پیدل مسافت پر نماز ادا کرکے گھر چلیں گے لیکن میرے لئے حیرانی کی بات یہ تھی کی اسٹیشن سے پانچ منٹ کے مسافت کے دوران مجھے پانچ مساجد نظر آئیں اور ہر مسجد ایک مختلف فرقے کے افراد کی تعمیر کردہ تھی تاہم اس سے زیادہ حیرانی کی بات یہ تھی کہ پانچ منٹ کے بعد جس مسجد کے اندر میں داخل ہوا اس میں پانچوں فرقوں کے نمازی موجود تھے

اور وہ مسجد منہاج القرآن کے زیر انتظام تھی جہاں تمام اہل مسلم چاہے ان کا تعلق کسی بھی فرقے سے ہو کو عبادت کرنے کی اجازت تھی، اسی طرح کی صورتحال کا سامنا مجھے کینیڈا اور ملائیشیا کے سفر کے دوران بھی ہو چکا ہے، دنیا بھر میں غیر ملکی اور غیر مسلم افراد اسلام کو صرف مذہب اسلام ہی سمجھتے ہیں ان کی نظر میں تمام کلمہ گو لوگ مسلمان ہیں تاہم یہ مسلمان ہی ہیں جو آپس میں فرقوں میں بٹے ہوئے ہیں اور ہر فرقہ اپنے آپ کو دوسرے فرقے کے مسلمان سے بہتر مسلمان ہونے پر یقین رکھتا ہے تاہم ڈاکٹر طاہرالقادری کی سربراہی میں چلنے والی تنظیم تحریک منہاج القرآن فرقہ واریت سے گریز کا سبق دیتی ہے اور دنیا بھر میں مساجد اور کمیونٹی سینٹر کا بہترین انفراسٹرکچر تیار کر چکی ہے اور تعلیم یافتہ علمائے کرام جن کا عمل اور کردار دین اسلام کی تعلیمات کے عین مطابق ہے کی بہت بڑی تعداد دنیا بھر میں منہاج القرآن کے زیر انتظام مساجد اور کمیونٹی سینٹر میں خدمات انجام دے رہے ہیں جبکہ ڈاکٹر طاہرالقادری اپنی دین اسلام کے لئے دی جانے والی خدمات کے باعث پاکستان سمیت دنیا بھر میں اپنے چاہنے والوں کا بہت بڑا حلقہ پیدا کر چکے ہیں جس کی مثالیں ان کے گزشتہ دورہ بھارت میں مل چکی ہے جہاں کئی مرتبہ بیس لاکھ یا اس سے بھی زائد افراد ان کے خطبات سننے کے لئے موجود رہتے ہیں جبکہ گزشتہ اتوار لاہور میں ہونے والے جلسے نے پاکستان میں بھی کئی طاقتوں کو نیند سے بیدار کر دیا ہے تاہم ڈاکٹر طاہرالقادری سے ایک درخواست ہر چاہنے والا کرتا ہے کہ سیاست کرنے والوں پر سیاست نہیں ریاست بچانے کے لئے دباؤ ضرور ڈالیں لیکن سیاست میں خود داخل ہونے سے ضرور گریز کریں تاکہ دنیا بھر میں ان کی عزت اور احترام اسی طرح برقرار رہے۔

20۔خوشنود علی خان (روزنامہ جناح)

(6-8-13): جہاں کسی نیک عمل کے نتیجے میں آپ کو زمین و آسمان کے درمیان کوئی رشتہ، رابطہ قائم ہوتا نظر آئے، سمجھ لیں۔ زمین کے اس حصے یا ٹکڑے پر کوئی ایسا عمل ضرور ہو رہا ہے جو رب کو بہت پسند ہے۔ آپ میں سے وہ لوگ جنہیں عموماً بیت اللہ کا دیدار نصیب ہوتا ہے، رات کو یہ منظر اس وقت نظر آتا ہے جب آپ مغرب یا عشاء پڑھ کر بیت اللہ میں بیٹھتے ہیں۔ ابابیل آتے ہیں اور تیزی سے بیت اللہ کے اردگرد سے گزر جاتے ہیں۔ لیکن وہ تو بیت اللہ ہے مگر ذکر رسول ﷺ خصوصاً تسلسل سے جہاں درود پاک پڑھا جا رہا ہو۔ وہاں آپ کو یہ منظر ضرور دیکھنے کو ملے گا۔ کل رات تقریباً 11 بجے میں اپنی ٹیم کے ارکان اور اپنے بڑے صاحبزادہ بیرسٹر عمار خوشنود کے ساتھ بغداد ٹاؤن پہنچا جہاں سجائے جانے والے شہر اعتکاف میں 30 ہزار لوگ موجود تھے۔ جب میں شہر اعتکاف میں داخل ہوا تو ذکر رسول ﷺ جاری تھا۔ یعنی فضا درود پاک سے معطر تھی اور لگتا تھا کہ ہر طرف رحمتوں کا نزول ہے۔ تعداد کے اعتبار سے پوری دنیا میں بیت اللہ کے بعد اس شہر اعتکاف میں سب سے زیادہ لوگ شرکت کرتے ہیں۔ مجھے تو لگتا ہے کہ اصولاً تین چار ماہ تو اتنے بڑے اجتماع کے لئے چاہئے ہوتے ہیں کہ اس کی تیاری کی جائے۔ بہرحال میں نے جو وہاں دیکھا وہ حیران کن ہے۔ انتظامات، ماحول ہر حوالے سے لاجواب۔ مجھے بھی 40 ہزار کے اس اجتماع سے خطاب کا موقع ملا۔ چاہوں تو اس اجتماع پر کئی دن لکھتا رہوں۔ گزارش صرف اتنی ہے کہ ابھی دو تین دن کا اعتکاف باقی ہے۔ شہر اعتکاف جاکر دیکھئے تو سہی!

21۔محمد اویس خوشنود (روزنامہ جناح)

(5-8-13): آج تحریک منہاج القرآن کے سربراہ ڈاکٹر طاہرالقادری کے خطاب کی خبر میں ایک بہت بڑی خبر پوشیدہ ہے۔۔ وہ یہ کہہ رہے ہیں۔ دسمبر میں جلسہ اور جنوری میں لانگ مارچ کر کے اذان دی تھی، جماعت ہونا ابھی

باقی ہے۔ جماعت سے ان کی مراد۔۔۔کوئی نعرۂ مستانہ ہے اور پھر جس ضرب کی وہ بات کر رہے ہیں اس سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ وہ کوئی حتمی کال دینے والے ہیں۔ پچھلے کچھ دنوں سے سوشل میڈیا پر یہ بحث ہورہی ہے کہ تحریک منہاج القرآن کے دھرنے کے وقت عمران خان سے جو غلطی ہوئی تھی وہ اب نہیں ہوگی۔ لہذا خبر اس میں یہ ہے کہ تحریک منہاج القرآن کسی بڑے معاملے کے لئے تیار ہے۔ تحریک منہاج القرآن کا ذکر ہے تو عرض کردوں کہ جناب طاہرالقادری نے ٹاؤن شپ کے ایریا میں 30 ہزار لوگوں کا جو شہر اعتکاف آباد کیا ہے۔ پاکستان میں تو شاید کسی دوسری جماعت کی یہ استعداد ہی نہیں (سوائے تبلیغی جماعت کے) جو اتنا بڑا اجتماع کر سکے۔ لہذا وہ لوگ جو یہ تبصرہ کر رہے تھے کہ تحریک منہاج القرآن کے کارکن اسلام آباد کے دھرنے سے مایوس ہوئے۔ انہیں ٹاؤن شپ جا کر دیکھنا چاہئے کہ منظر کیا ہے۔ برسبیل تذکرہ یہ عرض کرتا چلوں کہ حضرت علامہ طاہرالقادری اگر بھارت کے کسی حصے میں یہ شہر اعتکاف قائم کریں تو ممکن ہے وہاں تعداد لاکھوں میں ہو اور وہ یہی کیفیت ایران میں بھی برپا کر سکتے ہیں۔ سری لنکا، نیپال، مالدیپ، برطانیہ، امریکہ، کینیڈا۔ ان سارے ملکوں کی کیفیات سے تو آپ سارے آگاہ ہیں۔ میرا مدعا یہ ہے کہ ایک انقلاب تیار ہے جسے آپ مصطفوی انقلاب کہہ سکتے ہیں۔

22۔مولانا بوستان القادری (روزنامہ جنگ۔لندن)

(29-8-13): حضرت شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری اپنی اصلاحی، احیائی اور تجدیدی تحریک منہاج القرآن کے ذریعے ملت اسلامیہ کی تعمیر ترقی اور مذہبی، سماجی، سیاسی، علمی، فکری روحانی اور اعتقادی زندگی کے احوال و کوائف کا گہرا تجزیہ کر رہے ہیں اور انسانیت اور مسلمانوں کے انفرادی و اجتماعی زندگی کے امراض کی نشاندہی کر کے ان کا کامیاب علاج تجویز کر رہے ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کسی خاص طبقہ کو اپنی توجہ کا مرکز نہیں بتاتے بلکہ تمام مکاتب فکر کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کر رہے ہیں اور تمام مکاتب فکر کے عقائد و نظریات کو قرآن و سنت کے ترازو میں تول کر توازن و اعتدال کے لئے ہموار کر رہے ہیں۔ دفاع شان صدیق و فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما میں شیعہ، سنی کے مابین صدیوں پرانے اختلافات کو توازن و اعتدال کی شاہراہ پر گامزن کرنے کی مصلحانہ ومجددانہ کاوش کی ہے۔ یہ تاریخی خطابات امت مسلمہ کے لئے ایک عظیم سرمایہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان خطابات کی چند

انتقال پُر ملال: گذشتہ ماہ مرکزی سیکرٹریٹ اور اس سے ملحقہ اداروں میں خدمات سرانجام دینے والے درج ذیل احباب کے اعزاء و اقارب قضائے الٰہی سے انتقال فرما گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

☆محترم رانا نفیس حسین قادری (ناظم تحریک کراچی) اور محترم رانا عتیق الرحمٰن (شعبہ آڈٹ مرکزی سیکرٹریٹ) کے بڑے بھائی محترم رانا شفیق الرحمٰن (سعودی عرب) ☆ محترم صاحبزادہ افتخار الحسن (منتظم گوشہ درود) کے چچا

☆ محترم ظفیر ہاشمی (FMRi) کی والدہ ☆ محترم سعید اختر (نائب ناظم اجتماعات) کے برادران لاء

☆ محترم محمد سلیم پاکستانی (سابق ممبر IT بیورو) کے والد محترم

مرکزی قائدین و جملہ سٹاف ممبران لواحقین کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔ اللہ تعالیٰ جملہ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور انہیں اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔ آمین

نمایاں خصوصیات میری نظر میں یہ ہیں کہ ان خطابات کا انداز مناظرانہ اور مجادلانہ کی بجائے مصلحانہ اور خیر خواہانہ ہے۔ امت مسلمہ کے دونوں دھڑوں شیعہ و سنی میں تصفیہ کروانے کے لئے بڑی اہمیت کے حامل ہیں۔حضرت شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری کے یہ خطابات امت مسلمہ کی ہمدردی، درد مندی اور عالمی سطح پر فرقہ وارانہ چپقلش سے بچانے کے لئے اور پوری دنیا میں مسلمانوں کو متحد کرنے کے لئے اور تاریخ اسلام کو پروقار بنانے کے لئے اور عالمی سطح پر مسلمانوں کو جگ ہنسائی سے بچانے کے لئے ریسرچ و تحقیق سے پوری طرح ہم آہنگ ہیں، مسئلہ خلافت پر ہونے والے اختلافات کو مسئلہ خلافت آدم اور مسئلہ ملائکہ مقربین اور شیطان رجیم کے تناظر میں حضرت شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اس حقیقت کو سمجھانے اور سلجھانے کی بصیرت افروز کوشش کی ہے۔ یہ طرز استدلال اچھوتا بھی ہے اور منفرد بھی ہے۔ باغ فدک کی حقیقت کو قرآن و حدیث اور عقلی و نقلی دلائل کی روشنی میں شیخ الاسلام نے بیان کیا ہے اور مختلف روایات پر جرح و تعدیل کی ہے اور روایات میں جو تطبیق کی ہے وہ محدثانہ اور محققانہ ہے۔ حدیث قرطاس کی مختلف روایات پر جرح و تعدیل محدثانہ اور محققانہ ہے اور ہر اعتراض کا جواب تسلی بخش دیا ہے اور ہر طرح کے شکوک و شبہات کا کامیاب ازالہ کیا ہے۔ حضرت شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے حضرت سیدنا عمر فاروقؓ پر ہونے والے اعتراض کا جس انداز میں محاکمہ کیا ہے اور من گھڑت روایات کا رد کیا ہے یہ شاندار خطابات حضرت شیخ الاسلام کی مجددانہ اور مصلحانہ کاوش قرار پاتے ہیں۔صحابہ و اہلبیت کے باہمی تعلقات اور رشتہ داریوں کے حوالے سے حضرت شیخ الاسلام کے خطابات اپنی مثال آپ ہیں۔ الغرض شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری شان اہل بیت، شان صحابہ اور پھر ان مقدس شخصیات پر ہونے والے منفی سوالوں اور اعتراضات کے جوابات جس انداز میں دیتے ہیں یہ تمام لوگوں کے لئے ایک رہنما کی حیثیت رکھتے ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے اہلسنت کے عقائد و نظریات کا جس محققانہ مصلحانہ اور مجددانہ شان کے ساتھ دفاع کیا ہے اس پر ہم تمام سنی علماء و مشائخ انہیں سلام عقیدت پیش کرتے ہیں۔ حضرت شیخ الاسلام پروفیسر ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے تمام علماء اہلسنت کا سر فخر سے بلند کر دیا ہے۔

❁❁❁❁❁

کریں گے اہلِ نظر نئی بستیاں آباد

منہاج ایجوکیشن سٹی

منہاج القرآن انٹرنیشنل کا عظیم منصوبہ

تین دہائیوں سے زیادہ عرصہ بیت چکا ہے جب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے 1981ء میں منہاج القرآن اِنٹرنیشنل (MQI) کی بنیاد رکھی۔ اِس تحریک کے تعمیراتی مقاصد کی تکمیل کے لیے لاہور ڈویلپمنٹ اتھارٹی (LDA) سے 365 ایم بلاک ماڈل ٹاؤن میں واقع 12.5 ایکڑ قطعہ اَراضی جنوری 1983ء میں حاصل کیا گیا تاکہ دفاتر اور تعلیمی ادارہ جات قائم کیے جاسکیں۔ بعد ازاں MQI نے توسیع کے لیے میٹروپولیٹن شہری حدود کے اندر مزید 20 ایکڑ اراضی ٹاؤن شپ کے علاقہ میں حاصل کی۔ ان تین دہائیوں میں MQI نے کئی محاذوں پر کامیابی کے ساتھ عظیم الشان اَہداف حاصل کیے۔ منہاج یونی ورسٹی لاہور (MUL)، کالج آف شریعہ اینڈ اسلامک سائنسز (COSIS)، منہاج کالج برائے خواتین (MCW)، جامع المنہاج، تحفیظ القرآن انسٹی ٹیوٹ، آغوش آرفن ہاؤس، صفہ ہال اور گوشہ درود کے لیے کئی نئی عمارات تعمیر کی گئیں۔ اِسی طرح منہاج ایجوکیشن سوسائٹی (MES)، منہاج ویلفیئر فاؤنڈیشن (MWF)، منہاج یوتھ لیگ (MWL)، مصطفوی اسٹوڈنٹس موومنٹ (MSM)، منہاج القرآن علماء کونسل (MUC) اور منہاج القرآن ویمن لیگ (MWL) جیسے کئی فورمز کا قیام بھی عمل میں لایا گیا۔ اس کے ساتھ ساتھ دو درجن سے زائد مختلف نظامتیں (directorates) بھی قائم کی گئیں، جیسے نظامتِ اُمورِ خارجہ (DFA)، نظامتِ دعوت، نظامتِ تربیت، فرید ملّت رِیسرچ اِنسٹی ٹیوٹ، منہاج پروڈکشنز، منہاج القرآن پبلی کیشنز (MQP)، منہاج القرآن مارکیٹنگ اینڈ سیل سنٹر، منہاج پرنٹنگ پریس، منہاج انٹرنیٹ بیورو (MIB) اور منہاج ٹی وی وغیرہ اپنے اُمور سرانجام دے رہے ہیں۔ ان تمام ادارہ جات اور شعبہ جات کی ضروریات کی تکمیل کے سلسلے میں ماڈل ٹاؤن اور ٹاؤن شپ میں واقع جگہ بھی ناکافی ہوچکی ہے۔

بنا بریں منہاج القرآن انٹرنیشنل کے مذہبی و روحانی اور تعلیمی و فلاحی منصوبہ جات کی ترقی اور وسعت اب زیادہ جگہ کی متقاضی ہے۔ لہٰذا فیصلہ کیا گیا ہے کہ 200 ایکڑ پر مشتمل مزید قطعہ اَراضی مضافاتِ لاہور میں حاصل کیا جائے تاکہ آنے والی دہائیوں کی ضروریات پوری کی جاسکیں۔ تعلیم و تربیت اور کفالت کا یہ عظیم خطہ اَراضی ''منہاج ایجوکیشن سٹی'' کے نام سے موسوم ہوگا۔

اس سٹی کی تعمیر میں چودہ صدیوں پر محیط اسلامی تاریخ کا تعمیراتی ورثہ نمایاں کیا جائے گا۔ منہاج ایجوکیشن سٹی کا ویژن یہ ہے کہ اسلام کے تدریسی، تہذیبی اور روحانی تمدن کی گمشدہ تاریخی میراث کو ایک مقام پر پیش اور محفوظ کیا جائے۔ ہم اپنے اس شہر کو مختلف طریقوں سے امت مسلمہ کے عظیم ائمہ کے نام سے موسوم کرتے ہوئے پیش کریں گے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا پیغام

اس عظیم منصوبہ کے متعلق شیخ الاسلام نے پیغام دیتے ہوئے فرمایا:

میں نے 1981ء میں حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت اور روحانی اقدار کے اصولوں پر استوار تحریک منہاج القرآن کی بنیاد رکھی تا کہ مذہبی رواداری کو فروغ ملے اور دین کے حقیقی تصورات و اَعمال کا اِحیاء ہوسکے۔ اس کے ساتھ ساتھ میرا نظریہ یہ بھی تھا کہ مادی وسائل، سماجی مقام و مرتبہ اور جنس کا فرق روا رکھے بغیر مذہبی و غیر مذہبی تفریق سے ماوراء بہترین معیار کی تعلیم ہر ایک کی دست رس میں ہو۔ بحمد اللہ تعالیٰ ہم اس عظیم نظریہ کی تکمیل میں خاصی حد تک کامیاب رہے ہیں۔ منہاج القرآن اپنے آغاز سے ہی دنیا کے بے شمار ملکوں میں حضور نبی اکرم ﷺ کی محبت اور نسبت کے حوالے سے فروغ پارہا ہے۔ اس نے دنیا بھر میں کسی بھی غیر سرکاری تنظیم کے تحت چلنے والا سب سے بڑا تعلیمی پراجیکٹ قائم کیا جس کے پوری دنیا میں اسکولز، کالجز، تعلیمی مراکز اور ایک چارٹرڈ یونیورسٹی مصروفِ کار ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ہم نے اب اپنے پراجیکٹ کا اگلا مرحلہ منہاج ایجوکیشن سٹی کے نام سے شروع کیا ہے۔ ہماری شدید خواہش ہے کہ برصغیر پاک و ہند میں سب سے بڑا اور جامع تعلیمی کمپلیکس قائم کیا جائے جو نہ صرف اس خطہ کے لوگوں کے لیے مینارہ رُشد و نور ہو بلکہ پوری دنیا کے لوگ اس سے استفادہ کریں اور اس میں دنیا کی بہترین سہولیات بھی میسر ہوں۔ مسلمانوں کی آئندہ ترقی تعلیم وتحقیق کے تمام میدانوں میں آگے بڑھنے پر ہی منحصر ہوگی چاہے وہ مذہبی و سائنسی میدان ہو یا ادب و تاریخ اور فلسفہ و لسانیات کے شعبہ جات ہوں۔ مزید برآں ایسے تعلیمی اور تربیتی ادارے کی بھی ضرورت ہے جو آئندہ نسلوں کے لیے ہزاروں کی تعداد میں اسکالرز، امام اور خطباء و واعظین تیار کرے جو امن و آشتی، صلح پسندی، محبت اور انسانی حقوق کی بنیاد پر ایک روشن معاشرہ تشکیل دے سکیں؛ جس کے خد و خال ہم ہمیشہ اپنے افکار میں واضح کرتے چلے آئے ہیں۔ منہاج ایجوکیشن سٹی میں قائم ہونے والا یہ عظیم تعلیمی ادارہ ان شاء اللہ تعالیٰ ان ضروریات کو پوری کرے گا۔

اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اس کے حبیب مکرم ﷺ کی نظر کرم سے منہاج ایجوکیشن سٹی انتہائی خوب صورت اور روح پرور ماحول میں جدید ترین سہولیات فراہم کرے گا۔ اس شہر بے مثال میں قدیم اسلامی روایات اور اس کے تعمیراتی ورثے کی جھلک بھی نمایاں ہوگی تا کہ امن ومحبت پر مبنی ہمارے آفاقی پیغام کو فروغ ملے، اس کے طلباء کی تعلیمی ضروریات کی تکمیل ہو اور انسانیت کی بہتری کے لیے ان کی روحانی و سماجی ترقی بھی ہوسکے۔

منہاج ایجوکیشن سٹی میں شامل منصوبہ جات

منہاج ایجوکیشن سٹی میں درج ذیل منصوبہ جات شامل ہوں گے:

1۔ مسجد الصخراء

منہاج ایجوکیشن سٹی کا پہلا بڑا منصوبہ مسجد الصخراء کی تعمیر ہے۔ تحریک منہاج القرآن کے زیرِ اِہتمام منعقد ہونے والے مختلف مذہبی و روحانی اجتماعات کے شرکاء کی تعداد وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتی جا رہی ہے۔ مثال کے طور پر رمضان المبارک کے آخری دس دنوں میں سالانہ اِعتکاف میں معتکفین کی تعداد کنٹرول کرنے کی تمام تر کوششوں

کے باوجود چالیس سے پچاس ہزار تک پہنچ جاتی ہے۔

رہائش کے محدود ہونے کے باعث گزشتہ پانچ سالوں سے تحصیلی سطح پر معتکفین کا کوٹہ مخصوص کیا جاتا رہا ہے تاکہ معتکفین کی جملہ ضروریات کی تکمیل احسن طریق پر ہوسکے۔ معتکفین کی مسلسل بڑھتی ہوئی تعداد کے باعث یہ حرمین شریفین کے بعد دنیا کی سب سے بڑی اعتکاف گاہ بن گئی ہے۔ اِس وقت برصغیر کی سب سے بڑی مسجد فیصل مسجد اسلام آباد ہے جس کا رقبہ 5000 مربع میٹر ہے جب کہ بشمول صحن اِس کا کل رقبہ 44000 مربع میٹر ہے۔ اس کے بڑے ہال میں 10 ہزار مسلمان بیک وقت نماز ادا کر سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں بارہ دریوں میں 24 ہزار، صحن میں 40 ہزار اور ملحقہ گراؤنڈز میں 2 لاکھ افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ اس کے بعد لاہور کی بادشاہی مسجد پاکستان کی دوسری بڑی مسجد ہے جس میں 55 ہزار افراد نماز ادا کرسکتے ہیں۔ منہاج ایجوکیشن سٹی میں تعمیر ہونے والی مسجد اور اس کے صحن کے لیے ایک لاکھ مربع میٹر رقبہ مختص کیا جائے گا جو اِن شاء اللہ برصغیر کی سب سے بڑی مسجد ہوگی۔ اِس میں بیک وقت لاکھوں نمازی خدا کے حضور سربسجود ہوسکیں گے۔ اِس کا مرکزی ہال قبہ صخرا کی طرز پر ہوگا۔ سنٹرل ہال کے گرد ایک بہت بڑا صحن ہوگا۔

2۔ جامعہ امام ابوحنیفہ

منہاج ایجوکیشن سٹی کا دوسرا بڑا منصوبہ جامعہ امام ابوحنیفہ کا قیام ہے۔ اس حقیقت سے کوئی اِنکار نہیں کرسکتا کہ اِس وقت روحِ اِسلام اِس اَمر کی متقاضی ہے کہ بہت سی ایسی تربیت گاہیں وجود میں لائی جائیں جو نہایت مؤثر انداز میں اَمن و محبت، برداشت اور متوازن سوچ پر مبنی فکر کو پروان چڑھا سکیں۔ اندریں حالات یہ اِس لیے بھی ضروری ہے کہ شدت پسندانہ نظریات کی حامل بعض مذہبی تنظیمیں اِنتہا پسندی اور دہشت گردی کو اِسلامی فکر و فلسفہ کے طور پر پھیلا رہی ہیں۔

یہ اِنتہائی پریشان کن صورت حال ہے کہ اِسلام کی روحانی اور اِعتدال پسند فکر کے حامل مدارس سے فارغ التحصیل طلباء، علماء اور طلبہ کی کل تعداد چند ہزار سالانہ ہے جبکہ بعض مخصوص متعصب اور انتہا پسندانہ نظریات کے حامل اداروں سے سالانہ دو لاکھ سے زیادہ علماء و خطباء میدانِ عمل میں اتر رہے ہیں۔ دنیا کو انتہا پسندی سے محفوظ رکھنے کے لیے دینِ اِسلام کی صائب اور معتدل فکر کو اَفرادِ معاشرہ تک پہنچانے کے لیے مناسب اَفراد کی تیاری وقت کی اَہم ترین ضرورت ہے۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اِس چیلنج کو قبول کرتے ہوئے ملتِ اِسلامیہ کی علمی و اِعتقادی ضروریات کی تکمیل کے لیے جامعہ الامام ابی حنیفہ کے قیام کا فیصلہ کیا ہے کہ جس کا معروف نام ''جامعہ الاعظمیہ'' ہوگا۔ اس میں 25000 طلبہ کے قیام کی گنجائش ہوگی اور اس کی شاخیں پاکستان بھر میں قائم کی جائیں گی۔ اس میں طلبہ کی مفت تعلیم و رہائش اور دیگر تمام ضروریات کی کفالت کا اہتمام کیا جائے گا۔ اس طرح یہ جامعہ ملک کا ایک بہت بڑا رفاہی منصوبہ بن جائے گا تاکہ معتدل مزاج اور اَمن پسند علماء کی ایسی کھیپ تیار کی جاسکے جو اِسلام کے نظریہ اَمن و آشتی اور متوازن سوچ کے حامل اِمام اور خطیب بن کر باغیانہ اور انتہا پسندانہ نظریات کا علم و تحقیق کے ہتھیاروں سے مقابلہ کرسکیں۔ عقائد اور ایمان کو برباد کردینے والے فلسفہ کے برعکس ایک سچا، امن پسند اور متوازن اسلامی نقطہ نظر ترویج پاسکے۔

ہشت پہلو طرزِ تعمیر اِختیار کیے ہوئے ہاسٹلز اور کلاس رومز مسجد کے بڑے ہال کے اردگرد ہوں گے، جن کے نام حدیث، تفسیر، فقہ، عقیدہ اور تصوف کے اَئمہ کے ناموں پر ہوں گے۔ مختلف اسٹریٹس، پارکس، عمارات اور ہال وغیرہ چاروں خلفاء راشدین، ائمہ اہل بیت، مشاہیر جیسے عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عمر، سیدہ زینب، امام زین العابدین، امام

الباقر، امام جعفر صادق، امام موسیٰ کاظم، اویس قرنی، امام بخاری، امام مسلم، امام ابو داؤد، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابن ماجہ، ابن عربی، مولانا رومی رضوان اللہ علیہم اجمعین اور دیگر نام ور ہستیوں کے ناموں سے منسوب ہوں گے۔

ایسے تعلیمی و روحانی اور تحقیقی و تخلیقی ماحول میں تربیت پانے کے بعد ایسی نابغۂ روزگار اور عبقری ہستیاں پیدا ہوں گی جو نہ صرف رازی و غزالی، ابن رشد و ابن الہیثم اور عطار و رومی کے جانشین ہوں گے بلکہ تاریخِ اِسلام کی چودہ سو سالہ روایات کے بھی امین ہوں گے۔

یہاں مختلف عمارات تعمیر کی جائیں گی جن میں جامعہ کی مختلف کلیات (faculties) قائم کیے جائیں گے۔

چند ایک کلیات اور عمارات کا ذکر درج ذیل ہے:

۱۔ امام بخاری کلیۃ الحدیث، ۲۔ امام سیبویہ کلیۃ اللغۃ والادب، ۳۔ امام ابن اسحاق کلیۃ السیرۃ والتاریخ

۴۔ دارارقم کلیۃ الدعوۃ واصول الدین، ۵۔ امام طبری کلیۃ التفسیر، ۶۔ امام طحاوی کلیۃ العقیدہ، ۷۔ امام ابو یوسف کلیۃ الفقہ

۸۔ بیت الحکمہ (لائبریری، ریسرچ و دارالترجمہ)، ۹۔ عائشہ صدیقہ کلیۃ للبنات (گرلز کالج)

3۔ زاویہ الغوثیہ

منہاج ایجوکیشن سٹی کا تیسرا بڑا منصوبہ ''زاویہ الغوثیہ'' کے نام سے تعمیر کیا جائے گا۔ دنیا بھر میں بالعموم اور برصغیر پاک و ہند میں بالخصوص اسلام کی ترویج و اِشاعت ان عظیم المرتبت صوفیاء کرام اور اولیاے عظام کی مرہون منت ہے جنھوں نے مخلوقِ خدا کی بہتری کے لیے خانقاہی نظام کا اجراء کیا۔ یہ خانقاہیں تصوف کی راہ کے طالبوں کے لیے تربیتی ورکشاپس کا درجہ رکھتی تھیں۔ اِس نظام کے ذریعے اِنسانیت سے اِحترام و محبت کا درس دیا جاتا اور حقوق اللہ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد بجا لانے کو بھی پیش نظر رکھا جاتا؛ عالمی بھائی چارے اور پُراَمن بقاے باہمی کو برداشت، رواداری اور باہمی مکالمے سے فروغ دیا جاتا۔

شیخ الاسلام نے اپنی ساری زندگی اس عظیم مقصد کے حصول کے لیے وقف کر رکھی ہے۔ وہ آج بھی اَن تھک جد و جہد کے ذریعے اس مشن کو ساری دنیا میں پھیلا رہے ہیں۔

'زاویہ غوثیہ' اپنی تعمیر کے حوالے سے نہ صرف اِسلامی فن تعمیر کا ایک نادر نمونہ ہوگا بلکہ یہ منہاج ایجوکیشن سٹی کی ایک ایسی عمارت ہوگی جسے دیکھتے ہی قلب و روح کو روحانی بالیدگی حاصل ہوگی اور اس کی زیارت باعثِ تسکینِ قلب و جاں ہوگی۔ اسے زاویہ الغوثیہ کہا جائے گا۔ زاویہ کے زیر اہتمام تزکیہ نفس، تصفیہ قلب، تجلیہ روح کے ذریعے تطہیرِ باطن کا بھی ساماں کریں گے جب کہ عامۃ الناس کی روحانی و اَخلاقی تربیت کے لیے بھی زاویہ میں مختلف دورانیہ کے کورسز کروائے جائیں گے۔

4۔ منہاج یونیورسٹی

منہاج ایجوکیشن سٹی کا چوتھا بڑا منصوبہ منہاج یونیورسٹی کے لئے الگ کیمپس کا قیام ہے۔ منہاج یونی ورسٹی لاہور کو حکومت کی طرف سے 2005ء میں باقاعدہ چارٹر دیا گیا۔ اُس وقت سے اِس کی چھ Faculties کام کر رہی ہیں جن کے 30 سے زیادہ شعبہ جات (Department) ہیں۔ ان میں تین ہزار سے زائد طلبہ گریجوایشن، ماسٹر، ایم فل اور پی ایچ ڈی کی سطح کی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ معقول فیس پیکج اور اَعلیٰ معیار کی تعلیم کے باعث ملک بھر سے بے شمار طلبہ منہاج یونی ورسٹی سے تعلیم حاصل کرنا چاہتے ہیں لیکن موجودہ کیمپس میں محدود جگہ کے باعث وہ تمام داخلہ نہیں لے سکتے۔

یونی ورسٹی مزید faculties اور departments بھی شروع کرنے کا منصوبہ رکھتی ہے۔ وہ اِس موجودہ جگہ پر ممکن نہیں ہے۔ اِسی لیے منہاج یونی ورسٹی کا نیو کیمپس منہاج ایجوکیشن سٹی میں تعمیر کیا جائے گا تا کہ طلبہ کے داخلے اور شعبہ جات میں توسیع کی جا سکے۔ علاوہ ازیں MEC میں مختلف کالجز قائم کرنے کا منصوبہ بنایا گیا ہے جس میں ہر ایک شعبہ تدریسی میدان میں خصوصیت کا حامل ہوگا۔ درج ذیل مختلف کالجز منہاج یونی ورسٹی کے ڈپارٹمنٹ ہوں گے جو منہاج ایجوکیشن سٹی میں تعمیر کیے جائیں گے:

منہاج یونی ورسٹی کے یہ ڈپارٹمنٹس اور کالجز 25000 سے زائد طلبہ کو بیک وقت تعلیم دینے کے حامل ہوں گے۔

ا۔ابن سینا میڈیکل اینڈ ڈینٹل کالج، ۲۔زہراوی ٹیچنگ ہاسپٹل، ۳۔الہیثم کالج آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی

۴۔الکندی کالج آف ٹیکنیکل وووکیشنل ایجوکیشن، ۵۔عمر بن خطاب کالج آف مینجمنٹ سائنسز، ۶۔غزالی کالج آف ایجوکیشن

۷۔ابن خلدون سنٹرل لائبریری اور آڈیٹوریم، ۸۔فارابی کالج آف لاء، ۹۔قابوس کالج آف کامرس

۱۰۔صغانی کالج آف میڈیا سٹڈیز، ۱۱۔حمزہ سپورٹس سنٹر

☆ ابن خلدون سنٹرل لائبریری اور آڈیٹوریم عظیم فلاسفر ابن خلدون کے نام سے موسوم ہوگی۔ جس میں ابتدائی طور پر تمام موضوعات کو محیط پانچ لاکھ کتب میسر ہوں گی۔

5۔ سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن

منہاج ایجوکیشن سٹی کا پانچواں بڑا منصوبہ سیکرٹریٹ تحریک منہاج القرآن کا قیام ہے۔ 365 ایم بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور میں واقع موجودہ سیکرٹریٹ کا 30 سال پرانا سیٹ اپ ادارے کے پھیلاؤ اور عمومی و اُفقی ہر پہلو کی ترقی پذیری کے باعث ناکافی ہو چکا ہے۔ زمینی حقائق اِس سیکرٹریٹ کی ایسی توسیع پذیری کے متقاضی ہیں کہ کسی کمی کا سامنا نہ رہے۔ ہماری نظر صرف موجودہ نسل کی ضرورتوں کی تکمیل کی بجائے آنے والی نسلوں پر بھی ہے، لہٰذا منہاج ایجوکیشن سٹی میں مرکزی سیکرٹریٹ کی عمارت ایک ایسا شاہ کار ہوگی جسے تمام جدید سہولیات سے مزین کیا جائے گا۔ اِس میں اِنتظامیہ کے لیے انتظام و انصرام اور ترسیل و مواصلات کی تمام ضروریات میسر ہوں گی۔ MQI کی یہ کثیر المقاصد عمارت تمام نظامتوں (directorates) اور فورمز کے دفاتر اور کانفرنس ہالز اور میٹنگ رومز پر مشتمل ہوگی۔

6۔ ہاسٹلز برائے طلبہ و طالبات و رہائشی کالونی برائے سٹاف

منہاج ایجوکیشن سٹی میں ملک کے دور اُفتادہ علاقوں سے آنے والے طلبہ و طالبات کے لیے علیحدہ علیحدہ ہاسٹل بنائے جائیں گے۔

☆ منہاج ایجوکیشن سٹی کا ایک حصہ سٹاف کی رہائشی کالونی کے طور پر تعمیر کیا جائے گا۔ منہاج ایجوکیشن سٹی و منہاج یونی ورسٹی کے مختلف شعبہ جات میں کام کرنے والے اسٹاف ممبران کی تعداد تقریباً 5000 ہوگی۔

مسلمانوں نے گزشتہ چودہ صدیوں میں زندگی کے ہر میدان میں کارہائے نمایاں سرانجام دیئے ہیں۔ علم و سائنس کی ہر شاخ کا نام مسلم اسکالرز میں سے ہی کسی نہ کسی سے موسوم ہے۔ شہر فاس میں نویں صدی میں مسلمانوں کی قائم کردہ القرویین یونی ورسٹی کو عصر جدید کی اولین ڈگری ایوارڈ کرنے والی یونی ورسٹی ہونے کا اعزاز حاصل ہے۔ اسلام کا نور حجاز مقدس سے طلوع ہوا اور شرق تا غرب ساری دنیا اس سے منور ہوئی۔ مسلمانوں نے پوری دنیا میں عظیم درس گاہیں

قائم کیں بالخصوص بغداد، قاہرہ، دمشق، بخارا، سمرقند، تاشقند، فارس، قرطبہ، غرناطہ اور سسلی میں تاریخی جامعات تعمیر کیں۔ عظیم مسلم محققین کی ان گنت یادگاریں نہ صرف پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں بلکہ لائبریریوں اور کتب میں بھی ان کے حیات افروز تذکرے محفوظ ہیں۔ لہٰذا طے کیا گیا ہے کہ منہاج ایجوکیشن سٹی کا تعمیراتی پراجیکٹ ایسا ہو جس میں علم اور سائنس کے میدان میں پھیلا ہوا گزشتہ چودہ سو سالوں کا عظیم ورثہ سمو دیا جائے۔ اس شہر بے مثال میں عمارات قدیم اسلامی فن تعمیر کا شاہ کار ہوں گی۔ عمارات کے اندرونی و بیرونی مناظر ناظرین کو چودہ سو سالہ عظمت اسلام کی یاد دلا دیں گے۔ ایسے ماحول میں حصول علم کے لیے اپنی زندگی کا بیش قیمت وقت صرف کرنے والے طلباء نہ صرف شاندار تاریخ کے ساتھ مربوط ہوں گے بلکہ پر اعتماد ہوکر علم و تحقیق کی روشنی اگلی نسلوں کو بھی منتقل کر سکیں گے۔

اس عظیم تعلیمی منصوبہ کی تعمیر میں معاونت کی سعادت آپ بھی حاصل کر سکتے ہیں۔ ❁❁❁❁❁

پیرزادہ علامہ اقبال احمد فاروقی رحمۃ اللہ علیہ کا سانحہ ارتحال

ملک عزیز کے صاحبِ طرز ادیب، دانشور، محقق اور مرکزی مجلسِ رضا پاکستان کے نگرانِ اعلیٰ حضرت علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقیؒ اٹھاسی سال کی عمر میں 20 دسمبر 2013ء کو اس جہان فانی سے رخصت ہوگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت پیرزادہ صاحب مرحوم و مغفور بڑی دلآویز علمی شخصیت کے مالک تھے، آپ کے احباب اور قارئین کا حلقہ بڑا وسیع تھا جو ان کے حسنِ تکلم اور ندرت تحریر کے بڑے معترف اور مداح تھے۔ آپ بیسیوں کتابوں کے مصنف، مولف اور مترجم تھے۔

14 ستمبر 2013ء کو ادارہ منہاج القرآن کی طرف سے محترم پروفیسر محمد نصراللہ معینی ڈائریکٹر FMRI، محترم علامہ محمد حسین آزاد مرکزی ناظم رابطہ علماء و مشائخ، منہاج شریعہ کالج کے پروفیسر محترم علامہ محمد الیاس اعظمی، محترم علامہ محمد امداد اللہ صدر منہاج علماء کونسل پنجاب پر مشتمل ایک وفد عیادت کے لئے ان کے دولت کدہ پر حاضر ہوا۔ پیرزادہ صاحب بہت خوش ہوئے، فرمایا آپ لوگ دین کی بڑی عظیم خدمت کر رہے ہیں، میرا جی چاہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا کرے تو آپ کے ہاں ادارے میں آؤں، آپ کی باتیں سنوں اور اپنی سناؤں۔ فرمایا: ڈاکٹر فریدالدین صاحب کتابوں کا بڑا عمدہ ذوق رکھتے تھے، میرے مکتبہ پر بھی تشریف لایا کرتے تھے، بعض دفعہ ان کے ساتھ ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب بھی ہوتے۔ بعد ازاں ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب کے کئی خطابات سننے کا موقع ملا۔ قاضی کورس میں ان کے لیکچر بڑے پُرمغز ہوتے تھے۔ کارڈیالوجی ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھنے کے موقع پر ڈاکٹر طاہرالقادری صاحب نے ''دل اور اس کے امراض'' کے موضوع پر ایسا خطاب کیا کہ ڈاکٹر دنگ رہ گئے۔ وہ دنیا بھر میں اسلام کا پیغام پہنچا رہے ہیں، لیکن افسوس یہ ہے کہ ان کی خدمات کا صحیح اعتراف نہیں کیا جاتا۔ قبل ازیں دسمبر 2012ء میں مینار پاکستان پر عوامی تحریک کے عظیم اجتماع کے موقع پر پروفیسر محمد نصراللہ معینی سے علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقیؒ نے بیان فرمایا تھا کہ میں اپنے پاس آنے والے علماء اہل سنت سے کہتا رہتا ہوں کہ آپ لوگ دو چار سیٹوں کی خیرات بھی پیپلز پارٹی سے مانگتے ہیں اور کبھی مسلم لیگ سے۔ اللہ تعالیٰ نے ڈاکٹر طاہرالقادری جیسا لیڈر آپ کو دیا ہے اسی کے دست و بازو بنیں، دوسری پارٹیوں سے ٹکٹوں کی بھیک مانگنے کی ضرورت نہیں رہے گی۔ زندگی کے آخری ایام میں تحریک منہاج القرآن اور اس کے بانی کے بارے میں علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقیؒ کا یہ حسن تاثر ہمارے لئے باعث افتخار ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور ان کے ورثا اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

2013ء شیخ الاسلام کے TV چینلز کو تاریخی انٹرویوز

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری نے ملکی حالات و واقعات کے تناظر میں 2013ء میں متعدد TV چینلز کو خصوصی انٹرویوز دیئے۔ جن میں آپ نے بالخصوص درج ذیل سوالات کے تفصیلی جوابات مرحمت فرمائے۔

☆ نظام کی تبدیلی کی ضرورت کیوں؟ ☆ موجودہ فرسودہ سیاسی نظام کی قباحتیں ☆ایک خاندان کی حکومت ☆ حکومت کی داخلہ و خارجہ پالیسی ☆بین الاقوامی تعلقات کا معیار ☆حکمرانانِ وقت کے بزنس معاملات ☆نیٹو سپلائی ☆ڈرون حملے ☆ شہید کون؟ ☆بلدیاتی انتخابات کا التواء ☆دہشت گردوں کو حکومتی آشیر باد ☆دہشت گردی و انتہا پسندی کا حل ☆حکومت طالبان مذاکرات کی حقیقت ☆ اہم ملکی اداروں کو خریدنے والے کون؟ ☆ نجکاری کے نام پر قوم سے دھوکہ ☆غیر آئینی و غیر قانونی الیکشن کمیشن ☆ آئین پاکستان میں شامل عوام کی فلاح و بہبود پر مشتمل شقوں سے حکومت کا انحراف ☆ آرٹیکل 38 کیا ہے؟ ☆ آرٹیکل 63,62 کا اطلاق ☆ آرٹیکل 6 کا اطلاق کیوں اور کس طرح؟ ☆انقلاب کی مخالف قوتیں کون؟ ☆انقلاب کب اور کیسے آئے گا؟ ☆انقلاب کیلئے عوام کو کیا کرنا ہوگا؟ ☆ ایک کروڑ نمازیوں کی جماعت کب کھڑی ہوگی؟

علاوہ ازیں آپ نے بیداری شعور کے سلسلے میں دیگر متعدد سوالات کے جوابات بھی دیئے۔ ذیل میں ان جملہ انٹرویوز کی فہرست درج کی جارہی ہے۔ یہ تمام انٹرویوز www.minhaj.org پر بھی ملاحظہ کئے جا سکتے ہیں۔

نمبر شمار	CD#	تاریخ	TV چینل	نام پروگرام/ اینکر
1	1806	4-1-2013	ARYنیوز	سوال یہ ہے (ڈاکٹر دانش)
2	1810	8-2-2013	ARYنیوز	سوال یہ ہے (ڈاکٹر دانش)
3	1821	10-2-2013	CNBC	Live With Mujahid (مجاہد بریلوی)
4	1831	17-2-2013	ایکسپریس نیوز	تکرار (عمران خان)
5	1832	18-2-2013	ARYنیوز	11Th Hour (وسیم بادامی)
6	1833	21-2-2013	CNBC	ہے کوئی جواب (نادیہ مرزا)
7	1835	15-3-2013	ARYنیوز	سوال یہ ہے (ڈاکٹر دانش)
8	1837	18-3-2013	ARYنیوز	11Th Hour (وسیم بادامی)
9	1838	20-3-2013	ARYنیوز	کھرا سچ (مبشرلقمان)
10	1844	14-4-2013	ARYنیوز	سوال یہ ہے (ڈاکٹر دانش)
11	1852	15-5-2013	ARYنیوز	کھرا سچ (مبشرلقمان)
12	1854	26-5-2013	سماء نیوز	ہم لوگ (علی ممتاز)
13	1895	15-9-2013	ARYنیوز	سوال یہ ہے (ڈاکٹر دانش)

نمبر شمار	CD#	تاریخ	TV چینل	نام پروگرام/ اینکر
14	1896	26-9-2013	ایکسپریس نیوز	تکرار (عمران خان)
15	1903	11-10-2013	ARY نیوز	سوال یہ ہے (ڈاکٹر دانش)
16	1905	22-10-2013	ARY نیوز	کھرا سچ (مبشر لقمان)
17	1908	2-11-2013	ایکسپریس نیوز	تکرار (عمران خان)
18	1915	8-11-2013	ARY نیوز	سوال یہ ہے (ڈاکٹر دانش)
19	1916	11-11-2013	ARY نیوز	کھرا سچ (مبشر لقمان)
20	1921	30-11-2013	ایکسپریس نیوز	تکرار (عمران خان)
21	1922	7-12-2013	ARY نیوز	سوال یہ ہے (ڈاکٹر دانش)
22	1923	9-12-2013	سماء نیوز	Live With Nadeem Malik (ندیم ملک)
23	1924	12-12-2013	CNBC	پاکستان آج رات (شہزاد اقبال)
24		30-12-2013	ARY نیوز	کھرا سچ (مبشر لقمان)
25	1951	1-1-2014	سماء نیوز	Live With Nadeem Malik (ندیم ملک)
26	1952	3-1-2014	ایکسپریس نیوز	تکرار (عمران خان)
27	1950	5-1-2014	ARY نیوز	سوال یہ ہے (ڈاکٹر دانش)
28		19-1-2014	ARY نیوز	سوال یہ ہے (ڈاکٹر دانش)

ہفتۂ تقریبات بسلسلہ قائد ڈے 12 تا 19 فروری 2014ء

جیسا کہ آپ کے علم میں ہے کہ شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہرالقادری مدظلہ العالی کا یوم پیدائش صرف پاکستان میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں تحریک کے وابستگان کیلئے خوشی و مسرت کا ہوتا ہے۔ ہر سال تحریک سے وابستہ تمام لوگ اپنے ذوق کے مطابق اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں حسب معمول امسال 12 تا 19 فروری 2014ء ہفتۂ تقریبات قائد ڈے منایا جارہا ہے۔

ان تقریبات کا مقصد جہاں اللہ تعالیٰ کے حضور اظہار تشکر اور تجدید عہد ہے، وہاں تنظیمی سطح پر شیخ الاسلام مدظلہ العالی کی صحت، سلامتی اور درازی عمر کیلئے خصوصی دعائیہ تقریبات کا اہتمام کرنا ہے۔ شیخ الاسلام مدظلہ العالی کی عالمی سطح پر احیائے اسلام، اقامت، قیام امن اور فروغ محبت و رواداری اور تحریک بیداریٔ شعور اور مصطفوی انقلاب کیلئے کی جانے والی کاوشوں کو موجودہ حالات و واقعات کے تناظر میں عوامی سطح پر نمایاں کرنا وقت کی ضرورت ہے۔

شیخ الاسلام کی ان کاوشوں کو خراج تحسین پیش کرنے کیلئے ان تقریبات میں پاکستان اور دنیا بھر میں موجود تحریک کے وابستگان، کارکنان، تنظیمات، طلبہ و طالبات اور تعلیمی ادارے سب شریک ہوں۔

اس سلسلے میں مرکز اور فیلڈ میں تقریبات کا اہتمام کیا جائے گا۔ تنظیمات و کارکنان ان تقریبات کا بھرپور اہتمام کریں اور اپنی شرکت کو یقینی بنائیں۔

شیخ الاسلام کی 2013ء میں شائع شدہ نئی تصانیف

1. مَعَارِجُ السُّنَنِ لِلنَّجَاةِ مِنَ الضَّلَالِ وَالْفِتَنِ

فی زمانہ مادیت کا بڑھتا ہوا غلبہ، دین سے دوری کا بہت بڑا سبب ہے۔ عبادات کا ذوق ناپید ہوتا جارہا ہے یا ان کی ادائیگی محض رسم بن کر رہ گئی ہیں۔ حقوق و فرائض کی ادائیگی محض خواب بنتی جارہی ہے۔ عقائد و عبادات، حقوق و فرائض، اَخلاق و آداب، اَذکار و دعوات، معاملات و عمرانیات اور آداب معاشرت جیسے اہم و اچھوتے موضوعات پر مشتمل اِس نادر مجموعہ میں آیاتِ بینات، اَحادیث مبارکہ، آثارِ صحابہ، اَقوالِ اَئمہ سمیت محدثین و فقہاء کرام کی توضیحات و تصریحات اور تعلیقات کا عظیم انسائیکلو پیڈیا ہے۔

گیارہ جلدوں پر مشتمل شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کا یہ عظیم شاہکار بہت جلد طبع ہوکر منظر عام پر آرہا ہے۔ (اس کتاب کی مکمل تفصیل آپ گذشتہ صفحات پر ملاحظہ فرماچکے ہیں۔)

2۔ صدائے اِنقلاب (مجموعہ خطابات)

یہ کتاب شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری کے درج ذیل مواقع پر ہونے والے تاریخی اجتماعات سے کئے گئے خطابات کا مرتبہ مجموعہ ہے:

☆ 23 دسمبر 2012ء: عوامی استقبال، مینارِ پاکستان لاہور

☆ 13 تا 17 جنوری 2013ء: اِسلام آباد لانگ مارچ اور دھرنا

☆ 15، 17، 22 فروری اور 17 مارچ 2013ء: اِنقلاب مارچز اور عوامی اِجتماعات

3۔ سلسلہ تعلیماتِ اِسلام (8): زکوٰۃ اور صدقات

2013ء میں زیورِ طبع سے آراستہ ہوکر آنے والی یہ کتاب تعلیمات اسلام کے سلسلہ کی آٹھویں کتاب ’’زکوٰۃ اور صدقات‘‘ ہے۔ اس کتاب میں اِنفاق فی سبیل اللہ کی فضیلت، زیورات پر زکوۃ، رہائشی مکان، فلیٹ اور پلاٹ پر زکوۃ جیسے موضوعات زیر بحث ہیں۔

4۔ Islam on Mercy & Compassion

اِسلام امن و سلامتی کا دین ہے۔ اس کے ہر ہر حکم اور تعلیم میں رحمت و محبت کا پیغام جھلکتا ہے۔ فی زمانہ اِس حوالے سے اسلام پر جتنے اعتراضات وارِد کیے جارہے ہیں، شاید ہی کبھی ہوئے ہوں۔

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری نے اس کتاب میں اسلام ہونے والے ایسے ہی اِعتراضات کا مدلل جواب دیتے ہوئے واضح کیا ہے کہ اسلام سراسر محبت اور امن کا پرچار کرتا ہے۔ اس کتاب کے دو حصے ہیں:

پہلا حصہ بیانیہ ہے، جب کہ دوسرا حصہ رحمت الٰہی کے ایمان افروز بیان پر احادیث نبوی کا مجموعہ ہے۔
یہ انگریزی کتاب www.minhajpublications.com سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

5۔ Muhammad ﷺ: The Merciful

اس کتاب میں آقائے دو جہاں حضور نبی اکرم ﷺ کی شانِ کریمی اور رحمۃ للعالمینی کو قرآنی آیات اور احادیث کی روشنی میں انتہائی شرح و بسط کے ساتھ اجاگر کیا گیا ہے۔ آپ ﷺ کی آفاقی رحمت میں تمام جہانوں اور جملہ مخلوقات پر بے کراں شفقت و رافت کے فقید المثال مظاہر دامن دل کو کھینچتے نظر آتے ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ کی سیرت مطہرہ کے ایسے بے شمار گوشے ہیں جن سے رہنمائی حاصل کرنے کی ضرورت آج پہلے سے کہیں زیادہ ہے۔ آپ ﷺ کا دامن رحمت ضعیفوں، فقراء و مساکین، بیواؤں، یتیموں، غلاموں، لونڈیوں، خدام، غیر مسلم اقلیتوں، ذمیوں اور معاہدین پر ہمیشہ کشادہ رہتا تھا۔ حتی کہ آپ ﷺ کے جانی دشمن، کفار و مشرکین بھی آپ ﷺ کی رحمت عامہ سے محروم نہ تھے۔ پھر انسانوں پر ہی نہیں جانوروں، پرندوں حتی کہ نباتات و جمادات پر بھی آپ ﷺ کی رحمت سایہ فگن تھی۔

کتاب کے مطالعہ سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اسلام امن ومحبت اور رحمت کا دین ہے اور اس کے رسول رحمۃ للعالمین ﷺ ہیں۔ مخلوق خدا سے محبت اور ان کی دل جوئی و غم خواری، ان کے دکھوں کا مداوا اور ان کی خیر خواہی و نفع مندی کی فکر نبی رحمت ﷺ کے اخلاق عالیہ کا حصہ تھی۔ اس محبوب کائنات ﷺ کا قرب حاصل کرنے کے لیے مومن کا ان صفات سے متصف ہونا ضروری ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ کتاب ہذا کا ہر صفحہ محبت و اطاعت رسول ﷺ کے فروغ میں مد و معاون ہے۔ اس کتاب کے بھی دو حصے ہیں:

پہلا حصہ بیانیہ ہے، جب کہ دوسرا حصہ رحمتِ مصطفیٰ ﷺ کے ایمان افروز بیان پر احادیث نبوی کا مجموعہ ہے۔
یہ انگریزی کتاب www.minhajpublications.com سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

6۔ *Mawlid al-Nabi* ﷺ: Celebration and Permissibility

تاجدارِ کائنات ﷺ کی وِلادت باسعادت کے بیان پر مشتمل اپنی نوعیت کی منفرد اور ضخیم کتاب ہے۔ یہ کتاب دراصل جشن میلاد النبی ﷺ کی شرعی حیثیت پر قرآن وحدیث، آثارِ صحابہ اور ائمہ ومحدثین کے اَقوال و اَفعال سے ماخوذ دلائل کا جامع اِنسائیکلوپیڈیا ہے۔ اس میں جشن میلاد النبی ﷺ کی اِعتقادی حیثیت کو واضح کرنے کے ساتھ ساتھ اس پر کیے جانے والے اِعتراضات کا مدلل جواب بھی دیا گیا ہے۔ نیز یہ بھی واضح کیا گیا ہے کہ قرونِ اُولیٰ کے مسلمانوں نے میلاد کیوں نہیں منایا۔۔۔؟ عید میلاد النبی ﷺ کے موقع پر جلسے، جلوس، کھانا کھلانا اور چراغاں کرنا کیسا ہے۔۔۔؟ محافلِ میلاد کے تقاضے کیا ہیں۔۔۔؟ کیا میلاد النبی ﷺ منانا بدعت ہے۔۔۔؟ گویا اپنے موضوع پر ایک جامع و مانع تصنیف ہے۔
یہ انگریزی کتاب www.minhajpublications.com سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

☆☆☆☆☆

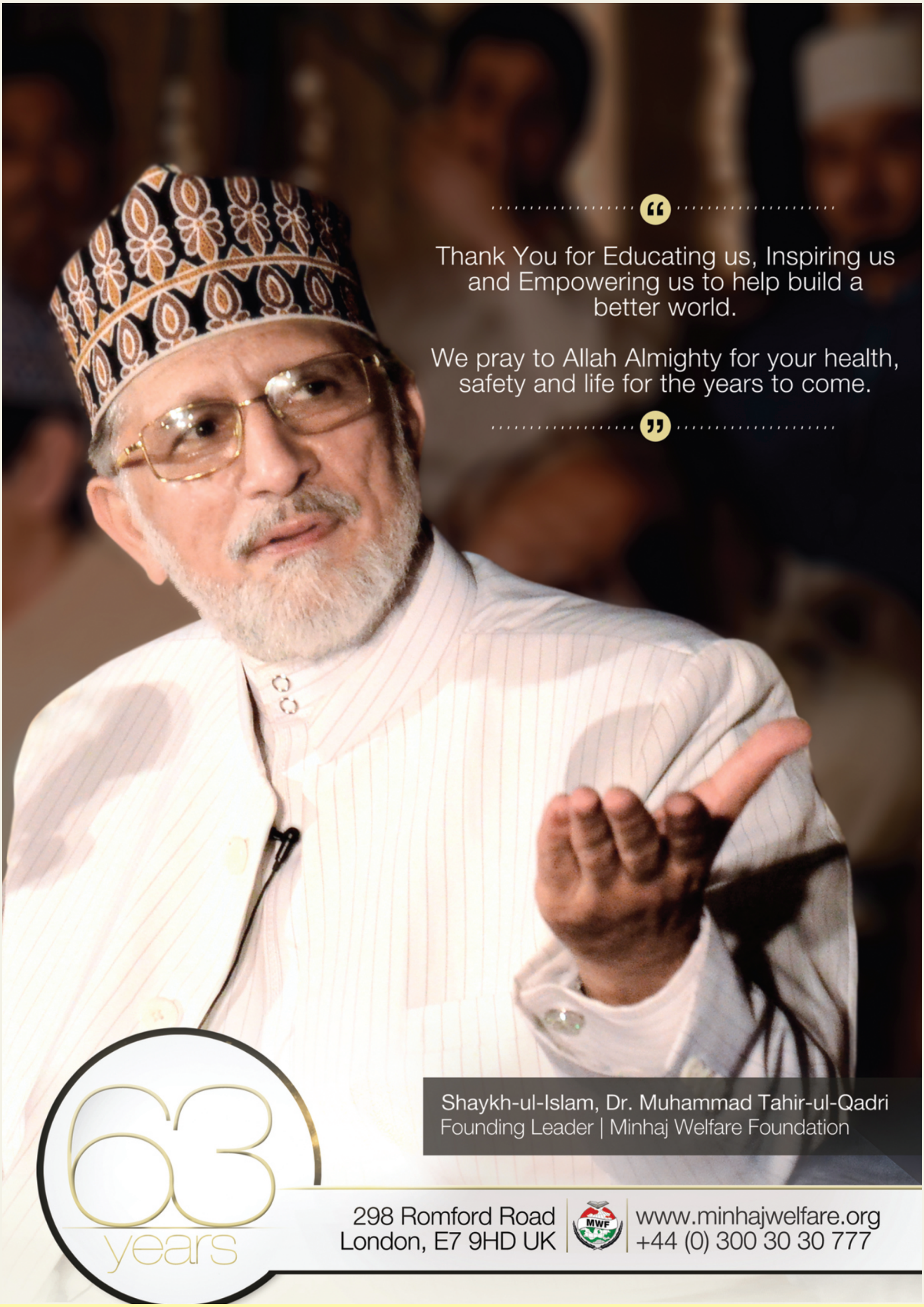
Thank You for Educating us, Inspiring us and Empowering us to help build a better world.
We pray to Allah Almighty for your health, safety and life for the years to come.
Shaykh-ul-Islam, Dr. Muhammad Tahir-ul-Qadri
Founding Leader | Minhaj Welfare Foundation
63 years
298 Romford Road
London, E7 9HD UK
MWF
www.minhajwelfare.org
+44 (0) 300 30 30 777

Monthly
MINHAJ-UL-QURAN
LAHORE
Regd CPL No.41